ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح علیه

تصنیف حاجی الحرمین مقبول الدارین بہرہ یاب ازلی حاجی منشی محمد سید انور علی متخلص عاجز

مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ دار فوجداری

کتاب [illegible] الحج

بامداد و سعی جمیلہ و استبداد و یاوری جزیلہ جناب [illegible] لعل صاحب

بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع خیرآباد متعلق اضلاع لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور میں طبع مزین مقبول جہاں ہوئی

مطبوع مطبع نول کشور بمقام کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس خدا کو ہے سزا ❊ جسنے اشرف خاک کو سب پر کیا ❊ او کیا اوس خاک کو اپنا خلیل ❊
بہر طوف کعبہ رب جلیل ❊ حمد فراوان اور ثنا بے پایان اوس سلطان عظیم الشان کو ازبسکہ زیبا
کو بجا ہے کہ جسکے کن کہتے ہی فیکون ہوا اور بموجب فرمان قضا جریان وَلْیَطَّوَّفُوا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
کے جملہ حور و ملک کو بذریعہ طواف اوس خانہ فیض کاشانہ کے رتبہ تقرب عطا فرمایا اور شکر بے قیاس
و ہزاران سپاس اوس خلاق ارض و سما کو زیبا ہے کہ جسکے ادنی اشارہ سے آسمان بے ستون بنا
اور اس مثال لازم الامتثال وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا
ہر افراد جن و انس کو بوسیلہ خاکبوسی اور جبہہ فرسائی اوس آستان رفیع المکان کے ذائقہ حلاوت ایمان
اور جایزہ عفو عصیان کرامت کیا **ابیات** وہی ہے بادشاہ جن و انسان ❊ وہی ہے مالک سب
حور و غلمان ❊ کیا ہے کعبہ مسجود جسنے ❊ وہی مقصود حاصل ہیگا اوس سے ❊ وہی ہے کارساز
کار تقدیر ❊ وہی ہے سازگار کار تدبیر ❊ صلوٰۃ افزا اور نعت متکاثر کے لایق وہی محبوب اور مقرب
بارگاہ الٰہی نامتناہی ہے کہ جسکے احرام زیارت بابرکت سے خزانہ شفاعت کا واسطے جملہ [illegible]

معمور ہے اور اوسکے طواف اتباع سے کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سایر ناکامون کا پر نور ابیات
وہی ہیگا مطوف عرش و کرسی ✤ وہی ہے راز دار راز قدسی ✤ وہی ہے آگہ عرصات محشر ✤ وہی میدان
شفاعت کا ہے رہبر ✤ وہی ہے پیشوا سب عاصیونکا ✤ وہی ہے رہنما سب گمرہونکا ✤ اور ستایش بے
بسیار اور توصیف بیشمار کے متوجب ہی ماہ آسمان ہدایت کے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
منارے ہین کہ جسکی ضیاء انوار محبت اور خلوص قلوب مودت سے زنگ خواطر ایک عالم کا دور ہے اور
دل تمام عالم کا منور اور مسرور اور پیروی اونکی باعث افزونی نور ایمان ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
ایقان ابیات وہی تخت ہدایت کے ہین وزرا ✤ وہی رکن رسالت کے ہین امرا ✤ وہی ہین
جان نثار حکم مولے ✤ اونہین کی ہے محبت سبکو اولے ✤ وہی قوت دہی ہر پہلوان ہین ✤ جوانمرد
مردان جہان ہین ✤ علی و فاطمہ شبیر و شبر ✤ ابو بکر و عمر عثمان و حیدر ✤ محبت ان سبھون کی ہے مقدم
کرو تم یاد انکو دل سے ہر دم ✤ سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش ✤ نکرنا ایک ساعت بھی فراموش ✤ محب
انکا رہے دایم با ایمان ✤ عدو ساری قیامت تک پریشان ✤ اما بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور علی
محدد متخلص بعاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے اور کسقدر حقیقت
حقیقت کو اپنی زبان پر لاتا ہے مخفی نرہے کہ یہ راقم آوارہ زمانہ چہ از خویش و چہ بیگانہ اپنے وطن سے
یکشش آب و دانہ بتلاش روزگار فرخندہ نہاد حیدر آباد مین محض بخیال دار الاسلام وار دہوا و ہان چندے
بمکان کرایہ مستقیم رہا اور جابجا ہر صبح و مسا بخدمت امرای دیار و ارا کین دربار کے آمد و رفت رکہی اور
تعرف و مدارات بحث بہم پہونچایا اور جملہ اجرای کار مالی و ملکی وہان کا جو نظر آیا سو محض خلاف شرع از وصول
و فرع پایا اور ہر افراد بشر وہانکا با وضع نظر نہ آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے ہے ہاتھ
اوٹہایا ہر گز ہرگز دل نہ لگایا اور کہنا البعض باب فلاح جو و تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچہ بہی خیال مین
نہ لایا کیونکہ دنیا چندروزہ ہی آخر کار با خداوند روزگار نعوذ باللہ کس دن اور کسکے واسطے اتنا شرالمذمن
فرمانی کا اپنی گردن پر یون گناہ روزانہ کیا کم ہے کہ جسکی گران باری سے پشت خمیدہ راست نہین کر سکتا ہے

ہالمن جو وہ کرم کرے تو سب بن آوے بہرحال امیدوار لو نظر رحمت اور عنایت کی اوسکے درکار اصحال
بباعث اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے گہر کا کیا پر دل گہبرایا کچہ بن نہ آیا اس عرصہ مین ایام فرحت
فرجام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جوق جوق مسلمانون کو اوس سفر وسیلہ ظفر مین جاتے پایا تب ہمکو بہی
دل غمدیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی لیس باتباع آیہ کریمہ کیشاورہم فی الامر ہے مشورہ کرنا لازم آیا جو
اس شہر مین کسی کو اپنا پایا اور مونس غمخوار نپایا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
طلب ہوا اوسنے بہی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین مین کوئی امر بہتر اوس سے نہین ہے دیا
لہذا صرف مسمی خداداد اسنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر اوپر دوش آرزو نیوش کے
رکہا اور من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کو زاد راحلہ کیا اور حسبی اللہ ونعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
بنبئی کو جو در مراحل حجاج ہے روانہ ہوا اور واسطے پرکیہ قناعت کے جو جو امداد و عنایت کارسازی ہو
وہ بیان سے بیرے باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک دفتر ہے اسلیے تذکرہ اس ذکر کا بدو وجہ
ایک بہ خیال طوالت رسالہ و ثانی بدگمانی ابنای زمانہ اوپر تعلی راقم کی ترک کردیا اور شہر بنبئی
مین وصا آیا اور یہان پر اکثر احباب تو وطن کی ملاقات سی لطف عجیب پایا اور رخط غریب دیکہا یا اوس جلسے
مین بہ تحریص و ترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم سے بخیال کار آمدنی عزیزان تسالق دبرادران
ناواقف فایق ترتیب دینا اور یکجا کرنا مسائل مناسک حج و احکام احرام و عمرہ وغیرہ مشتہر ہا وسیلہ
سرخروی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبیٰ کا اپنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے احسن
مانا ولیکن اس شہر ناشناس مین کتب فقہ اور رسایل حج کے کہان کہ بنا بر اخراج مطالب کو
کافی اور اعانت تالیف مین وافی ہووے باری بہزار دقت و فراوان مشقت چند رسائل
مثل احکام الحج و مفتاح الحج و زاد سبیل فی بیت الخلیل و رسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری رحمت اللہ
علیہ و رسالہ مولوی خرم علی مرحوم و دیگرے رسائل فارسی و عربی پایا اوس سے اکثر مطالب
لابدیہ ذہن نشین کیا اور مسائل حج کے جیسا کہ منظور دل تہا یکجا کیا اور اوسے چبوترہ تالیف بلی

عروس مدعای کو ساتہہ زیور بیان وردو سلیس کے آراستہ کرکے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب حج رکہا اور عام فہم زبان مین کہ ہر کس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب درباب حج اور
احرام وغیرہ کے احکام نکال لے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار کے حق مین
بنا بر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای فرماوین علے الخصوص حاجیان خدا پرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے بایام حج وطواف وزیارت کے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہ اس رسالہ مین
خطا یا نقصان دیکہین اوسکو ساتہ اصلاح کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر اور طعن سے نہ دیکہین پس
اس رسالہ کو ساتہ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فوایداور چند نصایح پر
ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا ✦

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مروہ وغیرہ بجالاتا ہے
اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق
عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض و سما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک
دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق
عالم نے آسمان کو بنایا اور بہ مقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف اپنے خلعت وجود
پایا یعنے اوس کف کو بصورت زمین بنا کر پہیلایا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہوکر حرکت
مین آنے لگی اور جنبش بجالانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ
کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو قبیس پہاڑ نمونہ ہے بیت زمین راتیپ ولرزہ

آمد ستوہ ٭ فرو کوفت بر دامنش بیخ کوہ ٭ پہر اوسکے بعد اوس زمین مکرمہ پر ایک گہر جو بیت المعمور زبان
سے تعمیر کیا گیا اور اوس سے پہلے بمقابل اوس گہر کے یعنی خانہ معمور کے کوئی گہر معمور نہین ہوا
تہا جیسا کہ پروردگار عالم اپنے کلام ابلغ النظام مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ اور جب ابو البشر آدم علیہ السلام اوپر
زمین کے تشریف لائے سو اسی کا طواف کرتے تہے اونکے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے
زمان طوفان مین وہ خانہ فیض کا نشانہ آسمان چہارم پر قرار پایا سو اوس وقت سے ابتک روزانہ ستر ہزار
فرشتے جداگانہ یعنے یکی بعد دیگرے اوسکے طواف مین مصروف رہا کرتے ہین یون جس صف
نے آج طواف کیا وہ روز دیگر باز رکہا گیا پہر بعد جانی اوس خانہ معظمہ کے مسجود تمام انبیا علیہم السلام
فلک چہارم پر بار دیگر بفرمان واجب الاذعان آفرینندہ جان کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بدل
بیت المعمور کے اس خانہ کعبہ شریف کو تعمیر کیا اور معمور بعبادت ہوتے پہر بعد ضایع ہوجانے
اوسکی بنا کے تیسرے بار قوم جرہم جو کہ قبیلہ از قبایل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سسرال سے
تہا بنایا تہا پہر اوسکے بعد پہر تبہ چہارم مسمی عمالقہ بادشاہ مصر و شام نے بایام سلطنت خود بنوایا تہا از ان
پس پہر تبہ پنجم قبل از بعثت آن حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش نے حسب الخواہش
خود حطیم کو کعبہ سے الگ کر کے تیار کیا پہر بار ششم عبد اللہ بن زبیر نے بزمان حکومت کی کی
تباہی قریش کو توڑ کر موافق آرزوی آن حضرت علیہ السلام مطابق بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے تعمیر فرمایا یعنے حطیم کو اندر کعبہ پہونچایا اور اوسمین دو دروازے ایک جانب مغرب اور ثانی
طرف مشرق کے بنایا او مردمان صدور اور مرور کو تنگی او تکلیف سی پہر گونہ وسیلہ آرام او نجات
بطرز آسان کے دیکہایا پہر بار ہفتم بایام حکومت مکہ مبارک حجاج بن یوسف نے اپنا تصرف
پا کر اون دروازون سے در مغربی کو بند کر دیا اور حطیم کیطرف دیوار توڑ کر حطیم کو باہر کر کے جہان
پہلے تہا وہان سے اوٹہایا کہ اب کعبہ شریف اسی بنا پر ہی قایم دائم کہ حکمت الٰہی یون ہی ہے

الغرض مطابق بنا کعبہ شریف کے طواف کے لیے بھی سات شوط یعنے سات بار قرار پایا اور اس
گھر کو نہایت بزرگیان عطا فرمایا اور بنا بر استحصال خوبیان دارین کی جای پاک اور برگزیدہ کونین بنایا
کہ لطف عجیب و حظ غریب و سکادل حج کرنے والے اور اعتکاف بجالانے والے سے
پوچھا چاہیے پر ظاہر کہ یہ گھر لاثانی محض اسطے پیدا کرنے نیکوکاری دارین کے بندون کے
لیے آراستہ کیا گیا اور بنا بر استقامت دایمی کے اوسکے جوار رحمت مین آبادی مکہ کو شاد آباد
کیا الحق کہ بالتخصیص مکہ مکرمہ بہترین اور روشنترین سرزمین سائر زمین سے نزدیک خلاق ارض و سما
کی ہے اور کعبہ معظمہ بزرگترین اور عظمت گزین خانہ تمامی شہرہا و خانہ ہاے روی زمین سے
برجہا اور افضل اور احسن بیشتر ہے اور پروردگار عالم اپنے کلام پاک میں ہر مرتبہ مزید خوبیاں اوسکی بیان
فرماتا ہے بلکہ زاید از لبست آیہ مین بزرگیان اوسکی اور بڑائیان بیان کرتا ہی اور اوسکے فضیلت
مین جناب حضرت رسول الثقلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ و الہ و اصحابہ وسلم نے بسیاری
حدیث ارشاد فرماتی ہین کہ حد شمار سے افزون ہے اور گنتی اور اعداد سے بہر حال بیرون مگر
تھوڑیسی حدیثون کے ترجمہ اس مقام کے رسالہ ہذا مین تذکرتًا لکھے جاتے ہین واضح ہو کہ اول
حدیث یہی ہے کہ بایام ہجرت از مکہ جانب مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان
فیض ترجمان سے اپنی ارشاد کیا الحدیث بالتحقیق بہترین شہرہا و دوسترین زمین ہا و نیکوترین خانہ ہا
تو پیش خلاق عالم کی ہے لیس اگر ایسا نہوتا کہ مشرکین عرب مجکو باہر نکرتی ہرگز ہرگز مین تجھہ سی بیرون
قدم نرکہتا فقط حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہترین بلاد بر روی زمین اور
دوسترین شہرہا نزدیک خداتعالی مکہ معظمہ ہے اور نیچے اوسکے تمام روی زمین کشیدہ دوام اسلیے
نام اوسکا ام القری ہے یعنے مادر سب کانون کی بنایا اور سب سے پہلے جو پہاڑ روی زمین پر بنایا گیا
وہ جبل ابو القبیس کہلایا اور اول جس گروہ نے طواف زمین مکہ مکرمہ سے زینت پائی ملائکہ
ہین حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار سال قبل پیدائیس حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی فرشتہ اسیا

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر نا وے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فرود آوی حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجا لاوے سات مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پہر اپنے کار مفوضہ پر راہی ہوئے حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور تا فوت اپنی تن بعبادت الٰہی دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ وہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہائی اور الم ہر گونہ کہنچے ہوئے روز میدان صبر مین پہونچے ہوے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہما السلام بیچ منحجر کے یعنے در حطیم کہ جانب ناودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوی قوم سے اون کا ایمان نہ لاتا اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہوکر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین فرماتی اور بعبادت الٰہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل رہا کرتی ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب و بدون عقاب کے درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرمائے مکہ کی فرمائی تب وحی تشریف لائے کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام تکو اوس دروازے سے آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ اونپر دوان کعبہ کے کہڑے دعا کرتے تہے حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر ایسا روی زمین پر ہے کہ خدا تیعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جاگہ فرمایا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو روی زمین پر کہ مجرد دیکھنے سے عبادت لکھی جاتی ہے اور اجر پہونچے مگر مکہ معظمہ +

فصل اول بیان مین فرضیت حج کے

اى بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور بدرستی ہوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلامیہ کے ایک رکن عظیم سے ہے اور فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حُرّہ عاقل بالغ وصاحب نصاب پر باستجماع شروط متذکرہ آیندہ کے تمام عمر مین ایکبار سنکر حج کا کافر ہے بلا اختلاف اور عبارتون مین حقتعالی کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس بمجرد قدرت ہونے کے جو شخص اوسکی اوای مین آمادہ اور کمربستہ نہو ویگا بڑا گنہگار ہوگا کیونکہ پاتہی قدرت یعنی استعداد کے حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نکیا اور مرگیا تو بلا تفاوت موت اوسکے مانند موت یہود اور نصارے کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ کیسی وعید سخت اور حکم کرخت نسبت تبرک حج بنا بر ارکان کے وارد ہے پس ظاہر کہ تارک حج بمرتبہ نہایت بدقسمت اور عاقل بکفران نعمت ہے اور بالتخصیص اہل یہود اور نصارا سے دربارہ موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہی اہل ملت اور صاحب کتاب ہین پر اوسکے مطالب عمل درامد سے بے نصیب بلکہ ساتہ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دارمی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اس لفظ کے کہ جو کوئی ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب برفع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان جابر ویا از صدمہ بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے بعد جہو دسے مرے خواہ ترسا حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی حج نکرے اور بہی وصیت بحج نکرے حق سبحانہ تعالی

قبول نکرے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر سے اور بہر طور مفروض ہے بہر وہ حج نکرے یا نہ عزیمت حج کے اور مرجاوے تو بلا دلیل اور حجت مرے مثل یہودی اور نصارے کی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا وصیت حج کرنے کو وہ مرے حق تعالے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا نہین قبول کریگا اور اس مقدمہ مین روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہوا اور استطاعت حج کی رکھتا ہووے سو وہ بدون ادائے حج کے اسپے حال پر مرجاوے سو ورا وسے کا آتش دوزخ مین یہ لفظ مین مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ مستعد حج کرنے کی ہووے اوسکو بہت شتابی اور تعجیل ضرور ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے غزا کے اور مرجاوے عین راہ مین لکھتا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی و حاجی و منعمر کا اور اسباب مین بعض روایت مین کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکھا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج مین حدیث قدسی سے نقل کرتے ہو فرماتا ہے اللہ تعالے کہ ای بندہ میرا تجھے مینے صحت دی اور وجہہ معاش کو تجہبر وسیع کیا پہر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف سبل نکیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکمل نعمت سے میری ناامید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے یعنے حج ہر بعد پانچ سال کے عود کرتا ہے یعنے بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی ایکساعت خاص برائے خدا و برائے رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ روبی بجانب کعبہ کے بیٹھے عنایت کرے ثواب اللہ تعالے اوسکو مانند اوس ثواب کے جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو جہاد کیا ہو اور گھوڑے راہ خدا مین دوڑائے ہون اور روزہ رکھے ہون حدیث فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رحمت کی اللہ تعالی اوپر اہل مکہ کے

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین دیکھے ویاروی بکعبہ کردہ سو بخش دیا مین
نی سبکو ملایکہ عرض کرین کہ کوئی باقی نرہا مگر ایک جماعت وہ جو سوتی ہین حکم نے صادر
ہوگا کہ اون سبکو بھی داخل کرین بخشش کے ہوتے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی مکہ شریفہ مین روز شہر مبارک رمضان کا رکہے عطا کرے خدا تعالی اوسکو ثواب
سو ہزار ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکھا ہوا اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابری کرتی ہے ساتھ
ہزار رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہووے اور جو کہ جماعت ساتھ ادا کرے نماز وہ محسوب
ہے ساتھ ایک سو پچیس ہزار نماز کے یعنے ایک لاکھ پچیس ہزار حدیث فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کہ پاوے ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکھے اور نماز تراویح
اور نماز شب ادا کرے اور جو کچھ چاہے سو ہوسکے پڑھے عطا کرے خلّاق عالم ثواب وسکو
سو ہزار ماہ رمضان کا در غیر مکہ ہووے اور دیوے اللہ تعالے بعد ہر روزے کی مغفرت
اور شفاعت اور بعد ہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد ہر روزے کے ثواب ازادی
بندہ کا حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے بلکہ
بڑی سعادت اوسکی ہے جو جاروب کشی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک بختی
اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا بہرحال ملحوظ اور مدنظر رکھے
اور کاش اگر باختیار خود لطلب دنیا اور حظوظ نفس کے بدون ضرورت باہر ہووے وہ بلا تفاوت
میدان شقاوت دوڑے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمان نے فرمایا ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہان پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو ہزار جزا لکھی جاوے
سوای مکہ مکرمہ اور پہر وہی بزرگ فرماتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
کہ جسمین شراب ابرار اور مصلا اخیار ہو غیر از مکہ مشرفہ کے وہان شراب ابرار آب زمزم ہے
اور مصلاء اخیار زیر ناودان پھر فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حقتعالی نے اپنے پیغمبرون کو امر کیا ہووے کہ نماز کرو الا مکہ مکرمہ فقط حدیث[۱۴] فرمایا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گرما مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایکساعت تو دور کرے اللہ تعالی
اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خداتعالی بیچ بہشت کے
دو لبست سالہ راہ سے حدیث[۱۵] فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ مین مرجاوے بعد
باندھنے احرام حج کے یا عمرہ کے اوٹھاوے اوسکو اللہ تعالی روز قیامت مین بلا حساب و
عذاب اور حکم دیویگا مالک الملک کہ خلق چلی آوے بہشت مین جدہر سے چاہے آوے حدیث[۱۶]
فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ معظمہ مین رکھے
اور نماز تراویح اور تہجد اداکرے پروردگار عالم اوسکو ثواب ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہووے
یہان روزہ رکھے اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام مین برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے اگر
بجماعت نماز اداکرے ایک رکعت محسوب ہوگا ساتھ ایکسو بچیس ہزار رکعتون کے بعد ہر روز کے
اوس سے مغفرت اور شفاعت اور درجہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاویگا حدیث[۱۷]
جو کوئی ایکروز مکہ مین بیمار پڑے حرام کرتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ کی اوسپر حدیث[۱۸] فرمایا حضرت
صلعم نے جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہین اوسکی شفاعت روز قیامت مین بدرگاہ
بارک و تعالی کے مین کرونگا حدیث[۱۹] فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہو کہ مکہ
اور مدینہ آدمیون کو پاک کرتا ہے گناہون سے جیساکہ پاک کرتا ہے بھٹہ لوہی کا لوہے کو اور
اہل مکہ خداتعالی کے نزدیک خاصون سے ہین اور ہمسایون سے اور بہترین وادی باوا
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچ حجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہون سے
پاک ہو جاوے گا اور بہترین چاہ ہای سے چاہ زمزم ہے اوسپر نظر کرنا امان ہے نفاق سے
اور جو کوئی کہ پانی اوسکا پیے جس نیت سے اللہ تعالی وہ مراد اوسکی برلاتا ہے حدیث[۲۰]
فرمایا جناب نبی صلی اللہ وسلم نے کہ جو کوئی مومن نظر کرے بسوی کعبہ پہر اوسکے گناہ پاک

گذشتہ اور آیندہ بخش دیے جاتے ہین روز قیامت مین اور ہمیشہ امان مین اللہ تعالے کے رہیگا
حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبہ شریفہ کے نگاہ کرے بدون
طواف اور اداے نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالی کے عبادت یکسالہ سے
غیر مکہ کی اور جو کوئی ادا کرے مثل روزہ کے اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے
تا ذات بابرکات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے
اون سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہین اور حج اگلے امتون پر فرض ہونے یا نہونے
مین علماء کا اختلاف ہے پس قول اصح یون ہے کہ فرض نہ تہا اور بحر العمیق مین درج ہے
کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتون کے حق مین تہے چنانچہ
حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل ہی ملایک بیت اللہ کا حج کرتے تہے ملا علی قاری
نے شرح مناسک متوسط مین تحریر کرتے ہین کہ علما کا اتفاق ہے فرض ہونے مین حج
کے اوپر سایر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تہا پر انکی
امتون پر فرض نہ تہا اور ملا لازمی اور قطب الدین وغیرہ رحمہ اللہ مکہ معظمہ کے احوال مین یون
قلم زن ہین کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تہے پر امتان مرحومہ
پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم کی پر حج فرض ہوا اور اکثر علماء ونکا قول اوپر فرضیت حج کی یون ہے
کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چہہ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضون نے
کہا کہ بعد آٹہہ سال کے سال نوین مین پس آنحضرت صلعم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے
کوئی سال حج ترک نفرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب مین لکہا ہے اور قول بعض
کا یہ ہے کہ آپنے ایک بار دو بار حج شریف کیے ہین شرح سفر السعادت مین مذکور ہے کہ حج
کرنا آپکا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تہا اور جب آپ مدینہ منورہ مین رونق
بخش ہوئے اوسکے بعد حج فرض ہوا اب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسوین سال

حضور اقدس صلعم ساتہ بہتیرے لوگون کے جنکی گنتی بعلم الٰہی ہے بنا بر حج مکہ شریفہ کو تشریف لیگئے
پر ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکھ بہ انہزار تہے اور حضور پرنور نے جو حج کیا ہے
وہ قران تہا کیونکہ قران افضل ہے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
قران اور حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکات شریف مین جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے بغیر ریا
اور سنانے غرض اور باز رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوی و لغو پردازی و غیبت نوازی اور غمازی
اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور ارتکاب لارفث ولا فسوق سے تو پاک کرتا ہے
خدا تعالی اوسکو ایسا گناہون سے جیسے جنے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روایت
کی ہے بخاری اور مسلم اور بہی دیگر احادیث مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو اون دونون کے درمیان مین ہون اور حج مبرور
کے صراحت مین بروایت بخاری اور مسلم کی یون واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہو اور ریا پایا جاوے اور بہی مبرور مقبول کہاتا ہے اور علامت
مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سے بعد حج کے پہر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا حال
احسن و پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند چلیتا یا صرنکیا نہووے
بلکہ ایسا بہاگے جیسے فصاے اُسے گا ہی اور نیک کامون مین جاہد اور راغب رہے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جلشانہ روزانہ ایک سو
بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے از انجملہ ساٹہہ بنا بر طواف کرنے والونکو
اور چالیس واسطے نماز پڑہنے والونکے اور بیس واسطے اونکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
رکہتے ہین حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے اور عمرہ

لانے والے درگاہ مین اللہ تعالی کی پہونچنے والی ہین اگر خاص کسی اپنے واسطے مرادین
مانگے تو اللہ تعالے اوسکو قبول نہین فرماتا ہے اور جو اپنے گناہون سے امرزش چاہے
تو اونکے گناہون کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرداس نے کہ حدیث شریف
مین وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دعا کی عرفے کے دن عرفات مین
بوقت مغرب واسطے بخشائش گناہان امتان خویش جواب آیا رب الجلیل سے کہ مین نے
بخشدیے اون سبکے گناہون کو مگر حق العباد پہر اپنے بعد حمد پردازی جناب احدیت جلشانہ
کی دعا فرمائی کہ پروردگار تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اوسپر کچھ جواب نازل
نہوا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین تشریف لائے اور صبح کی وقت پہر دعا کی
سو دعا انکی قبول ہوئی او سوقت آنحضرت صلعم متبسم ہوے تب جناب ابوبکر صدیق اور
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما نے حضور مین عرض کیا یارسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت
نتھا اس ہنسی کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب دعا کی قبولیت کی
اور میری جملہ امتون کے گناہونکی بخشائش کی خبر سنی تب چلایا اور اپنے سر پر خاک ڈالا اور گریہ
وزاری کرنے لگا یہ حرکت اوسکی دیکھکر مجھے ہنسی آئی روای اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ
بسند طبرانی اور حکیم ترمذی اور عبد اللہ بن احمد اور علی نوحلے اور ابن نجدی سے اور یہ لوگ عباس
بن مرداس سے اور جو شخص بارادہ حج وعمرہ کے اپنے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو اجر اوسکا اللہ تعالے پر ہے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ
ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص بنا بر حج کے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاے لکھتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے
ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنا بر عمرہ کے گہر سے نکلے اور مرجاوے تو اللہ تعالی
ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اوسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا یتعالی اپنے فضل سے مقرر

کرتا ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس موتی کا نایب ہوکر اوسکی طرف سے تاقیامت حج کیا کریگا روایت ہے
حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو وہ شخص بلا حساب وکتاب آخرت کے بہشت مین جلدی چلا جاوے گا فقط ✤ ✤ ✤

فصل دوم بیان مین شروط حج کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ ان شروط کی تین قسم ہین قسم اول شرط وجوب ہے جس سے
حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلا رکن مسلمان ہونا دوسرا بالغ ہونا
تیسرا عاقل ہونا چوتہا آزاد ہونا یعنے غلام کسیکا نہووے پانچوان قدرت زاد وراہ پر رکہنا یعنی اسقدر
زاد راہ ہووے کہ آتے جاتے فراغت سے خرچ کرے اور سواری اور کہانے پینے مین محتاج
نہو اور اہل وعیال کو اپنے خرچ معقول تا مراجعت کے دیجاوے قرضدار نہو بہرحال فارغ البال
ہووے چہٹوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال وذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے کل دو ماہ ایام
اور یہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر ہین لازم ہے کہ وہ لوگ انہین دنون مین اپنے
گہرون سے نکلین اور جو کوئی حج پر مفروض ہوا اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید
اوسکو کسی دوسری ضرورت مین خرچ کر دیا تو حج لازم نہین ہے ساتوین تندرست ہونا مریض
نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنپر فرضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ قیود حج کے منحصر ہون
اس شرط کو شرط توقفی بہی ہین اسکی چار قسم ہین قسم اول امن راہ بہر طور نہو بنا بر آسایش جان
مال کے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور محبوس اور خایف نہو قسم سوم اگر عورت ہو
تو وہ اپنے شوہر یا کسی شخص محرم کے ساتہ ہووے یعنے جسکے ساتہ نکاح حرام ہوا اور خنثی مشکل
کا بہی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو لیس بحالت
استجماع شروط بالا ہر شخص مشروط پر لازم بل واجب ہے کہ بذات خود یا بحالت محض عاجزی

اور معذوری دایمی کی نیابتاً ادا ے حج کرے اور جو کسی وجہہ سے نہین کیا تو وقت مرنے
کے اپنے وارث سے نیابۃً ادا ے حج کے وصیت کرے اور برخلاف اسکے کریگا اور
مرجاوے تو اوسکی گردن سے بار حج گران با کسی طور سے نہین اوترتا اور بخوبی واضح ہو کہ آج
کوئی مالدار ہی اور چند روز مین نادار ہو گیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جاوے یا صحیح ہی مریض ہو جاوے یا ابو
تندرست ہی بیمار بن گیا ان وجوہ سے بہی فرضیت حج اونکی ذمہ سے ہرگز ساقط نہوگی پس اس
صورت مین جسنے خلاف ورزی کی اور تعجیل شروط ادا ے حج مین تیندہی نکی اور وہ مرگیا تو موت
اوسکی سات موت یہود اور نصاری کے اور مجوس اور ترساکی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سی روایت کرتے ہین کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک زاد راحلہ
لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اوس نے حج کی نیت ادا نکیا تو کچہہ فرق نہین ہی کہ وہ شخص
مرے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ بحت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادا ے حج کیا اور اوسکے
بعد اوسپر شروط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی اوسکو لازم نہین ہی کیونکہ حج اسلامیہ
جو کہ عمر بہر مین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہو چکا ہی اوس شخص سے الا چار شخص اس کو جسے
باہر ہین یعنے مستثنی نابالغ غلام دیوانہ کافر ان چارونکو بار دیگر حج فرض ہی حدیث
شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی
مان اور باپ کے واسطے تو لکہتا ہی خدا تعالی واسطے اوسکے حج مخصوص اور دیگر حج
نیابۃ مادر و پدر اوسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقبول دنیا سی اور جو کچہہ دنیا مین ہے
حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اس بات کے کہ
وصیت کیا گیا ہو شے لکہتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس موتی کی ایک حج اور واسطی حج
کرنے والے کے شرح قسم سوم کی وہ شرطین ہین کہ جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا ہے
اوسکی چار قسم ہین اول قسم مسلمان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہین ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام کے کوئی افعال وارکان حج کا صحیح اور درست نہین ہوتا اور قسم سوم ہونا ایام حج یعنے ماہ شوال و ذیقعدہ تا دہ یوم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی مگر طواف قدوم وسعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہین ہے ولیکن فقط واسطے طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چہارم ہونا مکان یعنے مسجد حرام کا واسطے طواف کرا اور ہونا میان صفا ومروہ کا بنابر سعی کے بہی ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنے ٹہرنے کی میدان عرفات اور واسطے جمع کرنے نماز ظہر اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنابر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی جاے منیٰ بنابر رمی جمار اور حرم بنابر ذبح ہدایا کے واقع ہو کہ یہ ہر ہر مقام مخصوص ہے واسطے انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سوای اون مقام کے عمل در آمد اونکا مون کا جائز اور صحیح نہین ہوتا

فصل سوم بیان فرائض حج واحرام اور واجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومحرمات ومفسدات کے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ اس فصل مین سات قسم ہین پہلا قسم فرائض حج اور احرام مین کہ اسمین دو شکل ہے شکل اول بیان مین فرائض حج کہ یہ درحقیقت متعلق ہی ساتہ تین ارکان فرضیہ کے رکن اول باندہنا احرام کا بدو طریق پہلے شروط حج ہے لہذا تقدیم اوسکے اوپر ماہ ہاے حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد بستن احرام کے بالغ ہوا پہر واسطے حج کے اوسکو احرام باندہنا ضرور ہوا ورنہ اداے حج بدون بستن احرام ہرگز نہین ہوتا اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پہر تقدیم ماہ ہاے حج پر نا جائز ہی دوم وقوف کرنا یعنے ٹہرنا عرفات مین نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنے زوال یوم مذکور سے تا فجر دسوین اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایکہی ساعت ہووے یہ فرض ہے سوم طواف زیارت کہ اسکو طواف افاضہ بہی کہتے ہین بقدر چار بار کے فرض ہی باقی تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونکے ساتون بار فرض ہے اگر ان تینون جز سے کوئی جز بہی

ره جاویگا حج صحیح نهوویگا اور اسکے سوا ے ان دو رکنون کو بهی بعضون نے شامل بفرض کیا
هے یعنی یه که ایک نگاه رکهنا ترتیب ان تینون ارکان گذشته مین اور ثانی ادا ے کرنا هر رکن کو
اوسکے وقت پر شکل قسم ثانی بیان مین فرایض احرام کے جاننا چاهیے که احرام کیا چیز هی اور
حقیقت اوسکی کیا هے پس معنی احرام کے حرام کر دینے کے هین بدین وجه مناسبت رکهتا هی
که حجاج پر چند چیزین حرام هوتی هین اور فرض احرام کی دو قسم هین پهلا قسم بیان مین میقات احرام
کے واضح هو که میقات وه مقام کهلاتا هے که جو محدود بحد شارع هے که جب کوئی شخص اوس جاے
خاص پر یا محاذی مین اوسکے وارد هووے پس باندهنا احرام کا اوسپر فرض هو جاوے بدون
بستن احرام کے جانا مکه معظمه کو غیر واجب دیکهاوے سو قدم اوسی طرف ٹهراوے اور جهان
مقابله میقات کا صاف نظر نه آوے تو دو منزل سے احرام باندهنا لازم هو جاوے جیسا که ظاهر
هے که احرام واسطے حج یا عمره کے باندها جاتا هے پر ظاهر هے میقات تین قسم کے هین ایک آفاقی
یعنی خارج از میقات دوم میقاتی یعنی قریب میقات سوم مکی یعنی خاص مکه والے باقی اب یهان سے
جاننا چاهیے که آفاقی کے میقات پانچ هین یعنی مدینه والون کے واسطے ذو الحلیفه هے اور
واسطے ارباب عراق یعنی بصری اور کوفی اور مشرقیون کی ذات عرق اور مصریون کے واسطے
اور اشخاص شام اور مغرب کے جحفه اور واسطے نجد والون کے قرن اور بنابر ارباب یمن و هندیان
کے یلملم هی الحاصل جو کوئی جس میقات کی طرف گذرے وهی اوسکا میقات هے اور جانا
مکے کو میقات بدون احرام باندهے جانا حرام هے خواه به نیت حج جاوے یا عمره یا بذریعه
تجارت وغیره کے اور پهلے میقات سے احرام باندهنا هی صحیح هے اور میقاتی کے پهلے
تمامی زمین حل میقات هے یعنی درمیان حرم اور میقاتون کے جو زمین واقع هی اوسکے
لیے میقات هے مگر اونکو احسن یهی هے که اپنے گهر کے دروازه سے احرام باندهین اور بغیر باندهے
احرام کے بهی اونکو زمین حرم یا مکے مین جانا درست هے جو حج کا یا عمره ارا ده رکهتی هون ورنه واجب هے

واجب ہے کہ جانب حل کے پہر جاوین اور احرام باندہ کے مکے اپنے کو پہونچاوین ورنہ دم دینا لازم ہے جائز نہیں
اور بنا بر ارباب مکے کے واسطے احرام حج کے تمامی زمین حرم کے میقات ہے پر افضل
ہے کہ اپنے گہر کے دروازے سے احرام باندہنا اور نزدیک بعضون کے زمین مسجد احرام
افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندہنی کو تمام زمین حل میقات ہی ولیکن مقام
حطیم افضل ہے نزدیک امام حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام حجر اسود نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے
بسبب قیام مکہ بہ نیت اقامت یا بغیر اقامت مکہ کی آفاقیون کے حق مین یہہ حکم ہے پہر اگر باندہے احرام
حل مکے سے واسطے حج کے یا حرم سے عمرہ کے لیے اور میقاتی حرم سے حج کے واسطے
تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اوسکے مقام مین باندہے ورنہ گناہ گار ہوویگا اور دم
لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم سے مکے مین آنے کا ارادہ رکہتا ہے جو بغیر احرام کے میقات
سے گذرے تو واجب ہے کہ پہر کر اوسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندہ کر
جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو مسافت سے ہے اگر احرام باندہے وہان سے تو میقات پر پہر کر آوی
احرام بستہ تلبیہ گویان لوٹے جو تلبیہ کہتا ہوا میقات سے پہرنے وقت تلبیہ نکہنے تو اوسپہ دم لازم
آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکہتا ہوا احرام باندہے اور میقات سے گذرے اوسکے
بعد حج کی موت کا اندیشہ ہو تو میقات کو نجاوے لوٹ کر بلکہ اوسی جگہ سے احرام باندہ کر حج ادا کرے
لیکن اوسپر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو چہوڑ کر دوسرے میقات پر
پہونچکر احرام باندہے تو بہی جائز ہے دم لازم نہین آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گذر کر
عمرہ کا احرام باندہے بعدہ اس عمرہ کو فاسد کرے تو اوس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا
سے جو دم کے اوسپر میقات کے گذرنے کے سبب سے واجب ہوا تہا ساقط ہوتا ہے اور یہی
حکم اوسکو ہے جو کہ میقات سے بڑہ گیا اور احرام حج کا باندہا پہر فاسد کیا اوسکو یا وہ حج فوت ہوا
اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہین رکہتا ہے اگر بدون احرام کے مکے مین جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجا لاوے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول مکے سے پہر جو اوسنے احرام باندہا وہین پر
حج یا عمرہ کا اور میقات کیطرف پہر کر نگیا اور اس حج یا عمرہ کو ادا کیا تو ادای وجوب ہو گیا لازم
آیا اوسپر دینا دم میقات کا باعث ترک حق اوسکے اور جو اوسنے میقات مین آکے یا
احرام باندہا اس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تہا اور اوسکو
ادا کیا تو واجب ادا ہو گیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندہا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت
کا اور ادا کیا اوسکو اوسی سال تو روا ہوتا ہی پر اوسکی ضمن مین جو باس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے
داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تہا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم بہی ساقط ہوتا ہی
یا ادا کرے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال مین تو ادا نہین ہوتا وجوب اس حج
یا عمری کا جو مکے مین احرام باندہنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تہا بلکہ چاہیے
کہ اسکو علیحدہ ادا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہین یعنے ایک اگے رکن ہے اور دوسرا
شرط ہے اور رکن کی دو صورتین ہین ایک قولی وثانی فعلی قولی جیسا کہ ساتہی نیت کے یکبار
تلبیہ زبان سے کہنا یعنے باواز بلند اور فعلی یعنے تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتہہ اور چلا آنا
اوس کو ساتہہ لیکر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے تلبیہ کرنے
کی نیت کرنا حج کی یا عمری کے یا دونون کے تلبیہ اسکی متصل ہووے ایسی لفظون سے
کہ جس سے اللہ کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللہم لبیک تا آخر بولنا سنت ہے اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ فرض نہین بلکہ نیت کافی ہے پہر جو شخص نیت کر کے ساتہ
اوسکے ایکبار تلبیہ کہے گا تو محرم ہو جاویگا پہر تلبیہ کہے یا نہ کہے اور اگر بدنہ بہیجدیا تو محرم نہین ہوتا جبتک
اوس سے جا کر نملے مگر متمتع اور قارن بدنہ بہیجدینے سے محرم ہو جاتے ہین پر اوسی ملیا نہ ملی
قسم سوم بیان واجبات حج اور احرام کے کہ اوسکی بہی دو شکل ہے شکل اول بیان وجوب
حج مین ای برادران مسلمانان جانو حیلہ وجوب حج کے ۲۷ ہین پہلے نہ جا و زنکرنا مواقیت سے

احرام باندھنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دوسرے سعی
یعنے چلنا صفا و مروہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغاز کرنا بھی قول صحیح ہی
چوتھے بے عذر کو سعی پیدل کرنا پانچوین وقوف کرنا عرفات مین نوین ذیحجہ
کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تھوڑی رات گذرے تک چھٹے شب
باش ہونا مزدلفہ مین عید کی رات کو اگرچہ ایکہی ساعت ہووے اور اکثر شب
رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتوین
وقت ٹھہرنے کا مزدلفے مین دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے تا برآمد آفتاب
ہے درمیان اسکے گو کہ ایکہی ساعت ہووے آٹھوین پڑھنا نماز مغرب کو نماز عشا
کے ساتھ ملاکر مزدلفے مین اسکو جمع تاخیر کہتے ہین نوین رمی جمار یعنے
کنکری پھینکنا تین روز یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین دسوین نگاہ رکھنا ترتیب جمرہ عقبہ کی
رمی اور حلق کی درمیان یعنے اول رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا
واجب ہی مفرد حج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف
زیارت کے واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح ترتیب
سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیارھوین جن روزون
مین رمی جمار کرنا ہے اونہین دنون مین کرنا بارھوین سر منڈانا یا بال کترانا
پاؤ سر کا احرام سے نکلتے وقت تیرھوین سر منڈانا یا بال
کتروانا وقت معین اور مکان معین مین یعنے حرم اور ایام
نحر معین مین چودھوین طواف کرنا حطیم کے باہر
سے بدین طور کہ حطیم طواف سے اندر آ جاوے شروع
کرنا طواف کا حجر اسود سے بعضے عالمون کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتون مین مذکور ہے شروع کرنا طواف
کا اپنے سیدہے طرف سے طہارت سے طواف کرنا فرض ہویا
غیر فرض یعنے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک رہنا حالت طواف مین ستر عورت کرنا
یعنے جس بدن کا چھپانا نماز مین زن و مرد کو فرض ہے اوسکو چھپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے
لیکن طواف واجبات سے ہے پیادہ[19] پا طواف کرنا بے عذر کو بعد[20] ہر طواف کے پڑہنا دو
رکعت نماز طواف صدر[21] کرنا کہ اسکو طواف وداع اور طواف رخصت بہی کہتے ہین اوسکو واجب
ہے اوپر آفاقی اور میقاتی کے طواف[22] زیارت ایام نحر مین کرنا یعنے عید کے روز اور دو روز
اوسکے بعد رمی[23] جمار کو ذبح پر مقدم کرنا قارن اور متمتع کو ذبح[24] کرنا ہدیہ کا قارن اور متمتع پر مقدم[25] کرنا
قارن اور متمتع کو اوپر حلق کے ذبح کرنا ذبح[26] کرنا ہدیہ کا ایام نحر مین قارن اور متمتع کو عرفات[27] سے
امام کے ساتھی نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خواہ
عمداً ہو یا سہواً مسئلہ جانتا ہو یا نہو حج صحیح رہتا ہے والا عمداً ترک کرنے سے گناہ اور کراہت تحریمی
اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آویگا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہین پر
عالمون نے استثنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئین کہ اگر وے ترک ہو جاوے
بغیر عذر کے توبہی دم لازم نہین ہوتا لیکن گنہگار ہوگا کیونکہ اسکے وجوب مین اختلاف ہے یعنے
ایک بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ مین ادا کرنا دوسرا تاخیر کرنا نماز مغرب کو مزدلفہ
مین واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب باشی کرنا مزدلفے مین جو سے تہے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے فقط
شکل دوم وجوب احرام کے بیان مین کہ بحث متعلق بہ دو گونہ رکھے ہے پہلا میقات یا اوس سے پہلے
کی جگہہ سے باندہنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سی احرام کے قسم سوم بیان مین سنن حج اور احرام
کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول مین بیان سنن حج کے واضح ہو کہ سنن
حج کی بہت ہین مگر وہ جو مو کد ہین پندرہ ہین ۱ طواف قدوم کرنا ہے آفاقی پر جو مفرد حج ہو

یا قارن نہ ہوسکے پر اور بہ مفرد عمری پر اور نہ متمتع پر سے ۲ شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے بحسب قول
صحیح اور ہاتہ اوٹھانا حجر اسود کے مقابل تکبیر کہنے کے وقت شروع طواف مین اور بوسہ دینا اوسکو
اول اور آخر مین ہر طواف کے اور واضح ہو کہ حدیث مین وارد ہے ۳ لئے فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ حجر اسود یمین ہے خداتعالی کا اوپر زمین کے کہ مصافحہ کرین اور اوسکے ساتہہ بندہ
سب اس طور پر کہ جیسے آپس مین برادران مومن مصافحہ کرتے ہین اور جو شخص کہ بہرہ یاب بیعت
سرور عالم صلعم کا نہوا پس اوسنے ہاتہ حجر اسود مین پہونچایا گویا بیعت ساتہ خدا اور حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کیا حدیث ثانی کہ حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ السلام مین جو کوئی آوے وہ ہر دو احد
روز قیامت مین افزائش بزرگی مین مثل کوہ ابو قبیس کے ہونگے اور ہر ایک اون مقامونکو
آنکہین اور زبانین عطا ہونگے کہ وہ گواہی دینگے جو اونسے ملے ہین اور جسنے بعہد ابراہیم علیہ السلام
کی وفاداری کی ہے اوس روز کہ جس دن بنا بر حج کے بولایا ہے حدیث ثالث کہ کوئی چیز باقی
نہ ہے روی زمین پر بہشت سی مگر حجر الاسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور جو وہ نہوتے کہ مشرکان
زمان جاہلیت مین اپنے اوسکو اپنے ہاتہونسے چہوتے رہتے واسطے ایسے بیماری کے
طلب شفا تکرتے تو گروہ کہ وہ بیمار شفا پاتے ۳ خطبہ پڑہنا امام کا تین جا ایک پہلے مکے معظم مین ۷ تاریخ
کو دوسرے عرفات مین ۹ تاریخ بعد زوال کے مسجد نمرہ مین تیسرا منا مین ۱۱ تاریخ کو ۴ جانا مکے
سے منا کو ۸ تاریخ کو بعد نماز فجر کی ۵ نماز پنج وقتہ ادا کرنا منا مین آٹھوین کی ظہر سے لیکر
روز عرفے فجر تک ۶ عرفی کے اکثر شب منا مین رہنا ۷ جانا منا سے عرفات کو عرفے کی روز
طلوع آفتاب کے بعد ۸ غسل کرنا عرفات مین ۹ عید کی اکثر شب مزدلفے مین رہنا ۱۰
عید کے دن آفتاب طلوع ہونے کے آگے مزدلفے سے منا کو جانا ۱۱ و ۱۲ کی شب منا مین رہنا
۱۲ اوترنا ابطح مین کہ اسکو محصب بہی کہتے ہین منا سے مکے کو آتے وقت اگرچہ
ایک ہی ساعت ہو ۱۳ رمل کرنا مرد کے اول کے تین مرتبہ مین اوس طواف مین کہ جسکی

بعد سعی ہووے ۱۴ اضطباع کرنا مرد کو اوس طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمری کا ہووے اضطباع کے معنی چادر اوڑہنا یون کہ دہنی طرف کی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندہے پر ڈالدے ۱۵ جلد متوجہ ہونا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے مسجد نمرہ مین جمع تقدیم سے پہر اسمین تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکم سنت کا یہ ہے کہ عمداً ترک کرنے سے اوسکے گناہ ہے اور خوف عتاب کا اور عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے لیکن دم یا صدقہ اوسکے ترک سے لازم نہین آتا ہے شکل دوم بیان مین سنتین احرام کے اور وہ آٹھہ ہین پہلی حج کے مہینون مین احرام حج کا باندہنا اول سے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت ہو یا نہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونکے نزدیک احرام حج کا سوائے شہور حج کے درست نہین ہے لیکن بغیر احرام عمری کے دوسرے اپنے شہر کی میقات کے پاس سے احرام باندہنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمری کے اگرچہ حیض اور نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہووے چوتھے دو کپڑون سے زاید نہ پہنا ایک چادر ثانی لنگی پانچوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے کپڑون کو کہ وہ جائز نہین ہے جب اس کا اثر باقی رہے چھٹے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتوین تلبیہ کہنا الفاظ ماسورہ سے بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ مین آٹھوین جب تلبیہ کہے تین تین بار پکار کے کہتے جانا اور اوسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیان مین مستحبات حج اور احرام کے یہ ہے دو شکل پر ہے شکل اول مستحبات حج مین جاننا چاہیے کہ حج کے مستحب بے شمار ہین ولیکن چند مستحب جو ضروری ہین وہ زبان قلم پر جلوہ گر ہوتے ہین پہلے مفرد حج کو ذبح کرنا بکرے کا ہے ۲ غسل کرنا مکے مین داخل ہونے کے وقت جو آفاقی ہو ۳ غسل کرنا مزدلفے مین جانے کے وقت مکے اور آفاقی ہر دو کو ۴ جبل رحمت کے نزدیک عرفات مین وقوف کرنا یعنی آنحضرت صلعم کے ٹہرنے کی جا وہان ٹہرے ہین ۵ نماز ظہر و عصر کو جمع کر کے ظہر کے وقت عرفات مین اسکی شرطون کے

جیسے جمع تقدیم کے کہتے ہین ۶ دعا کرنا کثرت سے عرفات مین اور تلبیہ کہنا کثرت سے ہر وقتون مین ۷
ٹہرنا عرفات مین پیچہے امام کے یا اوسکے قریب دہنے یا بائین طرف ۸ نحر کے روز فجر کے وقت
ٹہرنا مشعر الحرام مین جو ایک جگہ ہے مزدلفے مین اگرچہ سب جگہ مزدلفے کے موقف ہے سوا
بطن محسر کے ۹ نحر کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام مین ادا کرنا ۱۰ اس نماز کو اول وقت تاریکی
مین ادا کرنا ۱۱ نحر کے روز رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اسکے بعد
طلوع فجر کے جائز ہے ۱۲ طواف زیارت دسوین تک کرنا ۱۳ طواف کرنا عورتون کو رات کے
وقت پس یہ سب حکم مستحب ہین کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم ہے فعل سنت
کے ثواب سے اور ترک مین اوسکے کچہ گناہ نہین اور دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مستحب احرام
کے بہی بسیاری ہین مگر جو ضروری ہے وہ لکہا جاتا ہے واضح ہووے پہلے قبل احرام کے
غسل کرنا اور بال بغل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور مونچہہ کترانا اور ناخن کٹانا دوم بہ نیت احرام
غسل کرنا اگرچہ نیت مطلق کافی ہے سوم چادر اور لنگی نئی سفید دہوئی ہوئی ہو چہارم نعلین پہننے
کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بہی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کرنیکے
بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلے پر بیٹہے ہوئے ہفتم بلند آواز سے تلبیہ کہنا مردون کو مگر مسجد
حرام مین آہستہ کہے ۸ تلبیہ بکثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال و بہر آوان اور در ہر مکان مخصوص
بعد نماز فرض یا نفل کے اور پچہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑہتے وقت اور اوترتے
وقت اور سوتے اور جگتے اور بازار مین چلتے وقت اور باہم ملاقات کسی قافلے کی اور وقت
اوترنے چڑہنے مکان بلند کے الغرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہین
جیسا کہ درمیان دو رکعتون کے تکبیر کہنا پڑتا ہے مدام ورد زبان ایسا چاہیے کہ کہڑا ہو
یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا یا سوار یا پیدل اور ٹہرا با وضو یا بے وضو جنب ہو یا حائض یا نفسہ ولیکن
طہارت ہر حال مین اولے تر ہے سوائے قضائے حاجت کے کہ مکروہ ہے ۹ باندہنا

احرام میقات سے آگے آفاقی کو بشرطیکہ ممنوعات احرام سے بچے [۱۰] باندہنے احرام سے
پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو اوسکے ساتہ صحبت اور ملاقات کرنا احسن [۱۱] حج کی نیت کرتے
وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو [۱۲] بایام باندہنے احرام کے ذکر کرنا تلبیے مین اول ہی بار
حج یا عمرہ یا قران کو جیسا کہے لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ یا لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ یا لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ [۱۳]
درود پڑہنا بعد تلبیے کے افضل درودون سے درود تشہد ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے
[۱۴] اور دعای یا سورہ پڑہنا لیکن درود اور دعا مین آواز کو پست کرنا [۱۵] تلبیہ بولنا کوئی چیز خوش
آنے وقت بعدہ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ کہنا [۱۶] درمیان تلبیے کے سلام
اور کلام نکرنا اور کہانا نہ کہانا اور پانی نہ پینا [۱۷] تلبیے کہتے والے کو سلام نکرنا قسم پنجم و ششم بیان مین
مکروہات و محرمات حج اور احرام کے اسمین بہی دو شکل ہے شکل اول مکروہات و محرمات حج
مین جاننا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بہی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ
ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنے قریب بحرام کے اور ترک سنت سے مکروہ
تنزیہی ہوتا ہے یعنے قریب بحلال کے اور انکے سوائے جو چند مکروہات اور ہین اونکو بہی
بیان کیے دیتا ہون وہ یہ ہے پہلے رمی کرنا وہان کے پڑے ہوے کنکرون سے
کہ جسکو لوگ پہینک چکے ہین [۲] دوسرے رمی کرنا کنکرون سے مسجد کے تیسرے رمی
کرنا ان کنکرون سے جو تحریا حرم کے گہٹلی سے بڑی نہون چوتہے توڑنا بڑے کنکر کو چہوٹے
کنکر بنانے کو بنا بر رمی کے پانچوان احرام سے نکلتے وقت بال و سر کے حلق یا قصر پر اکتفا کرنا
چہٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سوائے کسی دوسری جاگہ مین اگرچہ مکے ہو
پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر خوف عقاب لگا ہے تارک سنت موکدہ کو
اور اس سے دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہونا
دم کا ہے اور جو چیزین احرام کے بعد ممنوع ہین وہی چیزین حج مین حرام ہین شکل دوم مکروہات

ومحرمات احرام مین کہ وہ یون ہین یعنے مکروہات احرام کے ترک کرنا سنتون کا ہے یعنے احرام
کے مکروہات یہ ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالون کو کنگہی کرنا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو
بیر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دہونا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہجلانا جو بال ٹوٹنے
کا خوف ہووے اور چادر کو گنڈہی لگا کر باندہنا اور قبا اور عبا اور جبہ اور لبادہ کا ندہے پر ڈالنا
اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندہنا اور سوئی اور کانٹا سے
اسکو باندرکہنا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ کے سونگہنا اور اوسکو چہونا اور عطار کی دوکان مین
خوشبو سونگہنے کے ارادے سے ٹہہرنا اور بدن مین کسی جگہ کپڑے سے بغیر عذر کے پٹی باندہنا او کعبہ
کے پردون مین داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹہڈہی ور رخسارے کو کپڑے سے
دہانپنا اور خوشبو ملا ہوا کہانا کہانا اور اوندہی منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مثل الاچی و لونگ و زعفران
وغیرہ کے کہانی مین ملی ہو کہانا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے دو ہین ایک کرنا
ترک واجبات احرام کا ثانی ترک نکرنا احرام کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل ممنوعات مین الگ آویگا
تلفے عمل مین لانا قسم ہفتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ دو نو بشکل واحد کی ہے واضح ہو
جماع کرنا وقوف احرام باندہکر عرفات کے آگے حج ہے اور طواف کے پہلے عمرہ مین اور جو کوئی
حج مین ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہین ایک
یہ کہ بکری ذبح کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف سے لیکر طواف وداع تک ادا کرنا تیسرے
قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندہکر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے
بعد اور طواف زیارت کی پہلے جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہین ہوتا لیکن ذبح کرنا اونٹ یا گای
کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت یعنے چار شوط فرض کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہین
ہوتی ایک یہ فایدہ ہے قابل یاد رکہنے کے ہے اسکا جو کوئی حج کا احرام باندہے سب وقت تمیز
تلبیہ کہے ولیکن جمرات ثلثہ کے رمی کے وقت موقوف کرے اور طواف قدوم طواف

زیارت مین دعوات ماثورہ پڑہنا چاہیے ✤

فصل چہارم بیان مین حج کے آداب مین

ای بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ آداب حج مین کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے ادای دیون سے فارغ البال بہرحال ہووے اور مرد دانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے باتباع آیہ کریمہ شاورہم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ یا سورہ خلاص ادا کرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑہے بعدہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جن لوگون کو اوسنے رنج پہونچایا ہو اونسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہون اونکو ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز کبہی خیال نرکہے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام سے جو حج کیا جاتا ہے مقبول نہین ہوتا اگرچہ فرض اوترجاتا ہے یعنے ساقط ہو جاویگا اور جو مال مشتبہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادای حج کرے اور اوس مال مشتبہ قرض کو ادا کر دیوے حج صحیح ہوگا اور رفیق صالح بہم پہونچاوے مگر قرابتی سے اجنبی رفاقت مین افضل ہین اور اپنے اہل وعیال کیواسطے نفقہ رکہکے آپ بخاطر جمعی وخوشدلی سے روانہ ہووے اور راہ مین اللہ جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقوی کے لباس سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غضے کو دل سے نکال دیوے خصائل احسن اختیار کرے اور شکل رزائل کو چہوڑ دیوے اور لوگون کی باتونکی برداشت کو اپنے مین حلم اور وقار کا پہاڑ بنا دیوے اور کلمات لایعنی اور بیہودہ گوئی نکرے اور قبیح کامون سے دست بردار ہووے اور اس سفر مبارک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نکرے اور زاد راہ مین غیر کو شریک نکرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعضے نے دوشنبہ کے دن بہی

لکھا ہے گھر سے نکلے اور اپنے اہل وعیال کو رخصت کرتے وقت اونکی نسبت دعا کرے اور دنیا سے سفر کرنے والے کے طور پر سفر کرے اور گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز نفل ادا کرکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِيْ التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اور جب گھر سے نکلے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاحْفَظْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بعدہ آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین ایکبار پڑھے اور سواری سے نکلے کہ پیادہ چلنے سے افضل ہی اور جب سوار ہووے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فصل پنجم بیان مین عمرہ کے

بھائی مسلمانو اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنے چھوٹا حج اور اسکے بھی فضایل نہایت از حد ہین جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ یعنے ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے ان گناہون کا جو درمیان مین اون دونون کے ہون اور حدیث شریف مین وارد ہے ثَلَاثُ عُمَرَاتٍ كَحَجَّةٍ یعنے تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور

ایک روایت مین آیا ہے عُمْرَتَانِ كَحَجَّةٍ یعنے دو عمرے مانند ایک حج کے ہین یہ حکم غیر رمضان کا ہے ولیکن رمضان مین ایک عمرہ مثل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف مین وارد ہے عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اور سنت موکدہ بہی ہی تمام عمر مین ایک بار نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر مین ایکبار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بالاجماع اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنون مین جائز نہین ہے یعنے روز عرفہ اور عید اور تشریق کے دنمین احرام عمری کا باندہنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمری کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور رکن اسکا طواف ہے بہ قدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین مرتبے طواف سے اور سعی اور حلق او قصر ہی پہر جب طواف اور سعی و حلق او قصر کیا تو احرام سے نکلا شرطین اور فرضین اور واجبین اور سنتین وغیرہ عمرے کی وہی ہین جو حج کی ہین جیسا کہ جو چیز احرام مین اور طواف مین اور سعی مین اور حلق مین حج کے فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور حرام اور مکروہ ہین وہی سب چیزین اسمین بہی واجب العمل ہین اور ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمری کے بجنسہ مانند احرام حج کے ہین بہر حال ان دونونکے جملہ احکام الٰہی ہین کچہ فرق نہین ہے مگر فرق...... دس چیزون مین ہے حج اور عمری مین سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہین برخلاف حج کے ثانی یہ کہ عمری کو کوئی وقت معین نہین یہان تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنے عرفہ وعید و تشریق کے کہ ان دنونمین مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا عمرہ فوت نہین ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتہا عمرے مین نہ وقوف عرفات کا ہے نہ وقوف مزدلفے کا اور نہ شب باشی ہے مزدلفے مین اور منا مین اور نہ رمی جمار ہے اور نہ جمع کرنا دو نمازون کا اور نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس مین سب چیزین ہین پانچوان عمری مین طواف قدوم نہین اگرچہ معتمر آفاقی ہووے چہٹا بعد عمرے کے طواف وداع نہین مگر

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رکھے بخلاف حج کے مگر بعضون کے نزدیک عمری مین بھی
طواف وداع واجب ہے ساتوان واجب نہین ہوتا کسی خیانت سے عمری مین ذبح کرنا اونٹ
یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنابت سے واجب ہوتا ہے ایک احد السبیلین مین جماع
کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت کے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس
کی حالت مین طواف زیارت کرنے سے آٹھوان میقات عمری کا مکے والون کے حق مین تمام
زمین حل ہے اور میقات حج کا اونکو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات اونکا
دونون احرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمری مین طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ
موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور قران اور تمتع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رمی
شروع کرنے کے وقت سے موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہین ہوتا ہے صدقہ جنابت
طواف مین عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر یا اقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم
بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت مین اقل اشواط بے وضو یا بے غسل
ادا کرنے سے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت مین صدقہ یعنے آدہی صاع
واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے
پھر اگر غیر طواف مین جیسا سعی مین عمری کے جنابت ہو تو اوسکا حکم اور حج کی سعی کا حکم ایک ہی
ہے اور مفسد عمری کا جماع کرنا احد السبیلین مین پہلے ادا کرنے چار شوط طواف عمری سے ہے
پھر اگر ایسا فعل عمری مین کیا تو اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری ذبح کرنا اور دوسرے
باقی افعال عمری کے ادا کرنا تیسرے پھر دوسرے بار احرام باندہکے اس عمری کو قضا کرنا

فصل ششم بیان مین ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز مین وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص احرام

حج خواہ عمری کا باندہے ہے تب اوسکو بہر طور لازم ہوگا کہ دور رہے رفث اور فسوق اور جدال سے
جیسا کہ تبارک وتعالے ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
یعنی رفث کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیز باتین روبرو عورتون کے کہنا ہویا
مردون کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان سے ہے اور وجہ ممانعت
کی عین احرام مین یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدتر ہے کسی اور وقت کے گناہ سے اور
مراد جدال سے یہ ہے کہ بناحق لڑائی کرنا لوگون سے بزور نفسانیت و نافہمی خود لیس ارتکاب
سے ان چیزون کے دم لازم نہین ہوتا ہے ولیکن مرتکب سخت گناہ گار ہوتا ہے اور حج قبول
نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوای انکے کئی چیزین حرام ہوتی ہین جو انکو
ممنوعات اور مباحات احرام سے کہتے ہین پہر اگر محرم عمدًا اور بغیر عذر کے کوی حرکت ان ممنوعات
سے کر بیٹہے تو اوسکا کفارہ اور گناہ دونون عاید ہوتے ہین یعنے چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کی
توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بہول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل مین لاوے تو کفارہ
ہے اور گناہ نہین یعنے گناہ کے واسطے توبہ نہین ہوتا بہر حال ممنوعات کے ارتکاب سے
کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکہا ہو یا بہولا مسلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہووے
یا غیر کے جبر سے سوتا ہو یا بیدار ہوشیار ہو یا بدہشت ہو یا ہشیار معذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا بمقدور
بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم
نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصدًا یا سہوًا یا خطاءً یا جبر وغیرہ سے ترک کرے تو بلاشک
دم لازم آویگا جیسا کہ حج کے وجوب مین اسکا مذکور ہوچکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہین
اول دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گاے یا بکری نر ہو یا مادہ یہ جملہ جنایتون مین کافی ہے
ولیکن دو جنایت مین سواے گاے یا اونٹ دو سالہ ذبح کیے کی جایز نہین اولے یہ
کہ کل طواف فرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالتمین ادا کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقوف

عرفات کے احد السبیلین مین جماع کیا ہووے دوم صدقہ دینا نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع
کہجور یا جو سے مسکین کو دینا سوم تین روزے پے در پے یا جدا جدا رکہنا پس جنایات باعتبار کفارے کے
تین قسم ہین پہلی قسم وہ چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے
کہ سبب جنکے کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسرے وہ چیزین ہین کہ جنکے
کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پہر اگر بسبب عذر کے کوئی جنایت محرم سے ہوگئی تو اختیار ہے
کہ دم لازم آنے کی صورت مین دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکہے اور صدقہ دینے
کی صورت مین صدقہ دیوے یا روزے رکہے کفارہ اعتذاری یعنے منجملہ دم دینے یا صدقہ دینے
یا روزہ رکہنے کے کوئی امر بجا لاوے پہر جب دم دیوے تو سوائے حرم غیر حرم مین جائز نہین ہے
اور صدقہ دیوے تو تین صاع گندم چہہ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو روزے
رکہے تو برابر برابر تین روزے رکہے یا جدے جدے بہی صحیح ہی لیکن عمل در آمد ان دونون
حرکا ہر جگہہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنے دوسری وجہون سے یعنے بہول یا چوک یا اختیار
یا کفارہ اختیاری یعنے سوائے دم دینے کے دوسرا چارہ نہین یا جبر سے یا خواب یا بیداری
وغیرہ مین کوئی جنایت ہو تو اسکا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو معتبر
ہین اونمین سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہووے ثانی سردی جو سختی ہووے ثالث
گرمی جو بکثرت ہووے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہووے یا پہوڑے کا خامس تمام سر کا درد
ہو یا آدہے کا سادس جوئین کثرت سے ہون بالون مین سر کے پہر ممنوعات احرام کے پانچ
چہہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہوگیا ہے فقط قسم دوم بیان مین ملبوسات کے حکم کے جاننا
چاہیے کہ پارچہ سوزن زدہ یعنے ایسا سیا ہو کہ بدون باندہے صرف ذریعہ سیون سے بدن یا
عضو پر محیط ہووے یا کہپ جاوے سو ایسا کپڑا پہننا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز ہے جو لباس
کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیا ہوا کرتہ یا جامہ

یا لنگ کہ بجاے لنگ کے ڈورے یا رسی سے اسکو کمر مین باندہے تو ممنوع اور حرام
نہو گا روزہ کفارہ عاید و واجب ہو ویگا مگر مکروہ البتہ ہے احسن ہے کہ تہمبند درجہ اقل ۲ہاتہ
اور چادر ۶ ہاتہ بدون سیا ہوا عمل مین لاوے اور محرم اپنے ہاتہ سے ناپے اور جب محرم
حسب عادت اپنی سیا ہوا لباس ایک رات دن کامل کے قدر پہنا تو اوسپر دم دینا واجب
ہوا یا اوس ساعت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ
صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم ہو تو لپ بہر گیہون یا دو لپ جو ہارا جو دینا
چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوے رہا اور بدن سے الگ نہے نکیا اوسوقت
ایکہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنون دم دینے کے بعد پہر ایک روز یا اوس سے
زاید کپڑا بدن سے جدا کنیا پہدا کرکے پہر اوسکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور ایک ہی
روز کامل مین پہنا اور نکالا دو مرتبہ تو یہ دیکہنا چاہیے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہر اوسی کو یا دوسرے
کپڑا کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید ہو گا
اور اگر بضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور ٹوپ اور پگڑی اور پاجامہ
کے ایک دن یا کئی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دنمین پہن لیا یا بوجہ
برودت کے کئی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتون مین ایکہی کفارہ دینا لازم
آویگا یعنے کفارہ اعتذار کہ جسمین دم یا صدقہ یا روزے جائز ہین اور دو کپڑے پہنا
ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلاً قمیص ضرورۃً اور موذی بدون ضرورت
کے پہنا تو اول مین کفارہ اعتذار کا اور دوسرے مین کفارہ اختیار کا ثابت ہو ویگا یعنے
دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ سے بچنے ہے اور کپڑا ایکروز پہنا دوسرے روز نکالا تو ایکہی
کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ ہے اور عذر جانے کے شک کی صورت
مین سے ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر ایکروز کامل عبا یا قبا کے تکمہ لگایا اور ہاتہ آستینو نمین

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسیطرح ایکہی دم ہے اس صورت مین جو آستین مین ہاتہ نڈالا
او تکمہ لگایا اور اگر آستین مین ہاتہ نہین ڈالا اور تکمہ بہی نہین لگایا تو کچہ لازم نہ آویگا مگر کراہیت ہے
اور اگر محرم کو سیا لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچہ نہین صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر سر
اور منہ کے سوائے کسی جای پر بدن سے پٹی باندہتے تو کچہ بہی لازم نہ آویگا مگر مکروہ ہے اور
اگر زعفران یا کسم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب ہوگا یعنی
مرد پر ایکدم سیون کے باعث سے اور دوسرا باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایکدم فقط بوجہ
خوشبو کے ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کرکے اس طور سے پہنا کہ پہلے دن قمیص پہنا اور دوسرے
دن پگڑی باندہا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دینا
لازم آویگا اور اگر سر یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن دہ کپڑا یا بغیر اوسکے چہپاوے تو دم
لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ
پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات مین دم اور اوس سے کم مین صدقہ واجب ہوگا او
چہارم سر و چہارم روے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گاڑہی چیز خوشبودار مانند صندل
وغیرہ کے سر پر لگاوے تو دو دم لازم ہونگے ایک سر چہپانے اور دوسرا خوشبو لگانے کی
سبب سے اگر وہ خوشبودار نہو تو ایکدم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہووے سر پر لگاوے
یا مانند گونی یا تہلا اور طشت اور لگن اور پتہر و ڈہیلا اور لوہا اور پتیل اور تختے کے سر پر اوٹہاوے
تو کچہ لازم نہووےگا اگر کوئی ایکدن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دم اوس سے کم ہو
صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو یا اونکے نیچے کے پاس سے تراش کرکے پہنا جو اوسکے پیٹہ کی
اونچی ہڈی سے نیچی ہووے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچہ لازم نہوگا فقط قسم سوم بیان خوشبو یا
کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن مین قبل احرام باندہنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے
جائز نہین ہے اور کپڑون مین لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام کے بدن اور

کپڑون مین لگانا خوشبو کی چیزون کا مثل مشک وکافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور صندل اور گلاب
کا پہول تر ہو یا خشک اور زعفران اور کسم اور مہندی اور بنفشہ اور سبزہ اور موگرہ اور چنبیلی اور
نرگس اور زیتون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہین ہے کہ بدن مین یا کپڑون مین لگاوے
یا کہاوے یا سونگہے پہر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زاید اوس سے خوشبو لگاوے
تو اوسپر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مراد عضو کامل
سے مانند سر اور داڑہی اور موچہین اور ہاتہ اور ران اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم ہو
تو اعتبار عضو کو ہے او اگر خوشبو زاید ہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنے اگر تہوڑی خوشبو کامل
عضو مین استعمال کیا یا زاید خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تہوڑی خوشبو
ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس مین سب عضا کو خوشبو
لگاوین تو اوسپر ایکدم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسون مین لگاوے تو ہر عضو کے لیے جدا
جدا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہون مین استعمال خوشبو کا کری پہر اوسکو جمع کرنے
سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا ورنہ صدقہ اور اگر سرمہ خوشبودار
تین مرتبہ انکہون مین لگاوے تو اوسپر بہی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگاوے تو صدقہ
اور جس سرمہ مین خوشبو نہو اوسکے لگانے سے کچہ لازم نہین آویگا مگر ترک اوسکا اولے ہے
اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک وکافور وغیرہ بے ملائے دوسری چیز مین بہت سی
کہ جس سے اکثر کہانے سے منہ بہر جاوے لگاوے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم
ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزین کہانے مین ڈالکر پکا کے کہاوے تو کچہ لازم
نہوگا اور اگر بغیر پکانے کے کہانے کی چیزون مین ملا کر کہاوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے
اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر مغلوب ہے تو کچہ بہی نہین بخلاف اوسکے
کہ اگر پینے کی چیزون مین ملا کر پیے تو خوشبو کی چیز غالب ہونیکی صورت مین دم اور بحالت مغلوب

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملاتی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایکبار لگایا تو
صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و
طول مین ایک بالشت سے زاید خوشبو لگی ہو اور اوسکو ایکدن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیوے
اور اگر بالشت بھر ہو تو صدقہ اور اوس سے کم ہووے تو ایک لپ گیہون دیوے اور مانند
زعفران اور کسم کے خوشبوی سے رنگا ہوا کپڑا ایک روز پہننے سے دم اور اوس سے کم مین
صدقہ لازم آویگا اور ایکروز یا ایک رات تک چادر یا لنگ کے پلو مین مشک یا کافور یا عنبر یا
عود باندہ رکھنے سے دم یا صدقہ لازم ہوویگا یعنے اگر وہ خوشبو اگر زاید ہے تو دم اور جو کم ہے
تو صدقہ اور جو تمام سر یا ڈاڑہی یا ہتیلی کو منہدی سے خضاب کرے اگر وہ منہدی پتلی ہے
تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر گاڑہی ہے تو دو دم اور اگر تمام سر کو منہدی پیپکر لگاوے گا تو مرد پر دو دم
اور عورت پر ایکدم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتہ کی ہتیلی یا پاون کے تلوٗن مین منہدی
لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو تیا اور گہانس کہ خوشبودار ہووے سنو اوسکا بہی یہی حکم
ہے اور جو تیل کہ خوشبودار ہووے سو اوسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو
سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تِل کا تیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال
کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تہوڑے استعمال سے صدقہ.......لازم ہوگا اور
اور اسکو کہاوے یا بطور دوا کے استعمال کرے یا پاٗون کے شقوق مین یا زخم کو لگاوے
یا کان یا ناک مین ٹپکاوے تو کچہ نہین اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو
لگایا تو فاعل پر کچہ نہین اور مفعول پر جزا ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم
ہے یعنے دونون کا حکم واحد ہے فقط قسم چہارم بیان مین سر مونڈانے اور ناخن
کٹوانے مین جاننا چاہیے کہ اگر سر تمام یا پاٗو سر اور تمام ڈاڑہی یا پاٗو ڈاڑہی اور تمام گردن کے
بال اور زیر ناف کے بال اور سنگی لگانے کی جگہہ کے بال اور دونو بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال مونڈے یا مونڈاوے یا اوکھاڑے یا نورہ سے پاک
کرے تو ان جملہ شکل مین دم لازم آویگا اور جو سر یا ڈاڑہی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے
اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال پاؤ حصہ سے زاید تراشے تو صدقہ ہی لازم ہوویگا اور جو
بال موچہہ کے کل یا تہوڑے ترشواے تو بہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب عضا کے
بال ایکہی نشست مین نکالے تو ایکہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار جلسہ
مین یعنے ہر ایک نشست مین پاؤ سر مونڈاوے تو بہی ایکہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا ڈاڑہی
سے بوقت وضو یا وقت کہجلانے یا ہاتہ پہرانے کی وجہ سے ایک بال سے لیکر نو بال تک نکلے
تو ایک مٹہی گندم یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک کہجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو
دس بال ہون دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکاتے وقت کسی کے بال جل جاوین اور عضو
کامل کو نہ پہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر یا ڈاڑہی کے بال جہڑ جاوین
تو کچہ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور منڈانے
والے پر دم لازم آویگا سواے غیر محرم کے کہ اوسپر کچہ نہین خواہ وہ مونڈنے والا بحکم محرم
مونڈے یا خود جبراً یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبراً اور حالت نیند کے اوسپر دم واجب
نہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اوسکے حکم سے یا بدون حکم
کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم
کی موچہین مونڈے یا کتراوے یا ناخن کٹاوے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب
ہوگا اور بقول ای ایک قول کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اوسکے ناخن کٹا لینے سے
محرم پر صدقہ معین نہین مگر کچہ خیرات کرے اور جو محرم ایک ہاتہ یا ایک پانو کے ناخن تراشے
یا ایک جلسہ مین دونو ہاتہ یا دونو پاون کے یا ایکہی ہاتہ یا ایکہی پانون کے ناخن کٹاوے
تو ایکدم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس مین متفرق تراشے تو چار دم واجب ہوونگے

اگر چاروا عضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے مقابلہ
مین... آدھے صاع گیہون صدقہ دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پہونچے تو دم دینا جائز
ہوگا اور اگر ہاتہ کے یا پانون کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم
ہوگا فقط قسم پنجم بیان مین جماع اور دواعی جماع کے واضح ہو کہ جماع سے احرام اور حج اور عمرہ
فاسد ہوتا ہے پہر اگر کوئی محرم جماع قبل یا دبر مین آدمی کے وقوف عرفات کے یا آگے طواف
عمرہ کے کرے تو حج اور عمرہ ان ہر دو کا فاسد ہوتا ہے اگر وہ دونون محرم ہون اور اونپر
تین چیزین واجب ہوتے ہین جیسا بیان اسکا حج اور احرام کی مفسدات مین گذر گیا اور اگر وقوف
عرفات کے بعد یا حلق اور اکثر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عمداً یا سہواً حج فاسد نہین
ہوتا ہے اور اوسپر بدنہ واجب ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع
کرے تو بکری لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچہ لازم نہین ہوتا
اور اگر کوئی محرم آگے وقوف عرفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج مین جماع یا معانقہ یا مباشرت
فاحشہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چہووے انزال ہو یا نہوا اوسپر دم لازم آویگا
لیکن حج یا عمرہ فاسد نہ ہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکہے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال ہو جاوے
یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہوگی اور بسبب زلق کے یعنی ہاتہ کی حرکت سے
منی نکالے تو دم لازم آویگا قسم ششم بیان مین شکار اور حرم کے جنگل کا جہاڑ کاٹنی اور جون وغیرہ
کے مارنے کے جاننا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل مین یا حرم مین مارنا
اور اوسکے قتل کو غیرون کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہہ جانور کے بتانا
پہر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہین اور شکار کرنے والے کی اعانت
کرنی اپنی ذات سے یا ہتیار سے مانند تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکی جگہہ
سے نکال دینا اور اوسکو بیچنا خرید کرنا پہر ان سب صورتون سے جزا لازم ہوتی ہے یعنی اوس

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اوسکے مارے جانے کی جگہ مین یا اوسکے اطراف مین
جو قیمت اوسکی اوسوقت مین دو شخص عادل ٹھہرانے سے ٹھہر جاوے پھر وہ شخص مختار ہے چاہے
کہ اوس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اوسکو کے مین ذبح کر کے گوشت کو اوسکے
خیرات کرے یا اوس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجون اور مسکینون کو آدھے آدھے
صاع گیہون اور ایک ایک صاع جو یا چھوہارا اپنے خرچ خیرات کر دیوے یا ہر مسکین کے
صدقے کے بدلے ایک روزہ رکھے پر تقسیم کے آخر اگر کچھ غلہ آدھے صاع سے کم گندم مین اور
ایک صاع سے جو خرمہ مین رہ جاوے تو اوسکو بھی تصدق کر دیوے یا اوسکے بدلے مین
بھی ایک روزہ رکھے اور جو غیر محرم شکار کو حرم کے قتل کرے تو اوسکو بھی یہی جزا ہے
لیکن اوسکو روزہ رکھنا جائز نہین ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اوسکا کوئی عضو کاٹنے یا
اوسکے بال اوکھاڑنے کی صورتون مین اسکے نقصان کے موافق جو قیمت ٹھہر گئی سو اوسکو
خیرات کر دے اور جو کوئی کسی جانور کے پرون کو اوکھاڑے یا اوسکے پاؤن کاٹے اور وہ
اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پھوڑ کے مرا ہوا بچہ اوسمین سے نکالا تو قیمت اوس
جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی محرم حل کے یا حرم کے شکار کو ذبح کیا تو کھانا
اوس گوشت کا اوسپر اور غیر پر حرام ہوا پھر اگر محرم اوسکو کھاوے تو پھر لے نئے گوشت کی قیمت
خیرات کرنا اوسپر واجب ہوا اور غیر محرم کھاوے تو کچھ نہین اور جو غیر محرم کے شکار کو ذبح
کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر محرم کے شکار کا گوشت جو اوسنے حل مین شکار کیا اور ذبح
کیا ہو محرم کو کھانا حلال ہے اس شرط سے کہ محرم نے اوسکو شکار کرنے کے واسطے حکم یا
اشارہ نکیا ہو اور جو کسی کے ساتھ حرم مین داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہیے
کہ اسکو چھوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مر جاوے تو جزا لازم ہوتی ہے اور اگر اسکو کسی کے
ہاتھ بیچا ہے تو پھر اوس سے مول لیکے چھوڑ دینا واجب آتا ہے اور اگر دو محرم یا زیادہ ایک

جانور کو قتل کریں حل میں ہو یا حرم میں تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص غیر محرم یا زیادہ ایک جانور کو حرم کے اندر ایک ہی ضرب مین قتل کریں تو جزا اوسکی سب پر تقسیم کیجاویگی اور اگر کوئی محرم نے شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اوس شکار کو ذبح کیا تو جزا دونوں پر لازم آویگی مگر جزا پکڑنے والے کی جانب سے قاتل ہی کو دینا ہووے گا اور حرم کی گھانس یا جنگلی جہاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی ہی جاننا چاہیے بہائی مسلمانوں کہ وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سو دونا اسکا قارن پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتہہ ہدی لے گیا ہی واجب ہوتا ہی اور جب قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑہے تو مفرد کے برابر ہے

اگر محرم ہرنی کو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بعد بچہ جنے پہر دونوں مر گئے ضمان دونوں کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا بعد بچہ پیدا ہوے کے دونوں مر جاویں تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ بچہ کا اور ایک جوآن کو مارنے سے ایک ٹکڑا روٹی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین تو ایک مٹہی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہوں تو آدہا صاع گندم دیوے یہ اس صورت مین ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑکر مارا ہوا ور جو زمین سے پکڑکر مارا ہو تو کچہہ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دہوپ مین ڈال دیا کہ جوئین مرجاوین اور بہت جوئین موے تو اوسپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے اور جو دہوپ مین کپڑا خشک ہونے کو رکہا اس نیت سے کہ جون مرجاوین یا اون جون کو غیر کے ہاتہہ سے مروا ڈالا تو اس پر نصف صاع گیہون صدقہ دنیا واجب آتا ہی اور اگر دہوپ مین کپڑا رکہا ہووے اور نیت جون مرنے کی نکیا ہووے اور جون مرجاوین تو اسپر کچہہ بہی لازم نہین آتا ہی اور ایک ٹڈا مارنے سے جنس گندم وغیرہ سے تہوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جہاڑ چار قسم پر ہین

پہلے وہ ہی جو آدمیون نے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہین دوسرے وہ ہی کہ جو
خود بخود پیدا ہوا ہووے ویسا جو آدمی نہین لگاتے ہین پہر اونکی تین قسمون سے
جہاڑ کاٹنا اور استعمال مین لانا درست ہی اور چوتہی قسم سے بشرطیکہ تر و تازہ ہو کاٹنا
اور اوسکو استعمال کرنا کسیکو جائز نہین محرم ہووے یا غیر پہر اگر کوئی مسلمان
عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسیکا ملک نہین ہووے تو قیمت اوس
جہاڑ کی دینی اوسپر واجب ہے پہر اگر چاہے اوس قیمت سے گندم خرید کر مساکین
کو دیوے اور ہر ایک مسکین کو نصف صاع ... دیوے یا اوس قیمت سے بکری
خرید کر کے ذبح کرے اور یہ صدقہ ہر جگہ پر جائز ہی اور ذبح سوائے حرم کے
جائز نہین ہی اور ادا کرنے قیمت کے بعد اوس جہاڑ کو استعمال مین لانا مکروہ ہے
ولیکن اگر اوسکو بیچکر قیمت کو اوسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سوکہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا
اور اوسکو استعمال مین لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسیطرح جہاڑ سے تازے
پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہووے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور
چرانے سے قیمت لازم ہووے گی ۞

فصل ہفتم بیان مین مباحات احرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا مباح ہی آب خالص سے واسطے طہارت
کے اور اوس پانی مین کسی قسم کی خوشبو نہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن بدن کو ملے اور
میل دور نکرے اور پانی مین غوطہ مار کے نہانا اور کپڑے دہونا طہارت کی نیت
سے نہ جوان کے مرنے کے ارادے سے اور ہتیار باندہنا مانند شمشیر وغیرہ کے
اور کمربند باندہنا اور کمر مین ہمیانی باندہنا اور دہوپ سے گہر یا دیوار یا دیرہ
یا چہتری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور سرمہ لگانا کہ جسمین خوشبو نہو سنت اور

قوت بصارت کی نیت سے اور آئینہ دیکھنا اور مسواک کرنا اور دانت کو جڑ سے اوکھاڑنا
اور ٹوٹا ناخن تراشنا اور فصد کہولنا اور سینگی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور ختنہ کرنا
اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندہنا منہ اور سر کے سوائے اور اوڑہنا سب طرح کے
کپڑونکا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہو مگر سرخ اور زرد اور خوشبودار نہو اور تکیے
پر سر اور رخسارہ لگانا اور سر پر ہاتھہ رکہنا اپنا ہو یا غیر کا اور پہننا جوتے کا جو پاؤن
کے پیٹھ کی ہڈی اونچی سے نیچی ہووے اور دوکانون اور کپڑون اور ٹھڈہی
کے نیچے ڈاڑہی اور باقی سب بدن کو ڈہاپنا سوائے سر اور منہ کے اور اوڑہانا
سر پر دیگ اور تہلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہین اور کہانا
اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اوسکو لائے اجازت محرم کے حل مین شکار کیا ہو اور
غیر محرم نے اوسکو ذبح کیا ہو اور شکار کرنا مچھلی کا اور کہانا اوس کہانے کا کہ جسمین خوشبو
کی چیزین ڈالکر پکائے ہون مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا
یا اوکہاڑنا گہانس یا جہاڑ کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر پڑہنا اور بنانا کہ جسمین
گناہ کا مضمون نہو اور نکاح کرنا یا کر دینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اونکے نزدیک
جائز نہین ہی بلکہ حالت احرام مین حرام ہی اور ذبح کرنا گائی اور بکری اور مرغی اور اونٹ
کا اور مارنا سانپ اور بچھو اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور نابیل اور گرگٹ اور لاندگی
کا اور مارنا اون جانورونکا جو پہاڑ کہانے والے اور ایذا دینے ولے ہین اور مارنا
شپلک اور مکہی اور مچھر اور پسو اور گوجڑے کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کتے
اور درندے کا اور کہجلانا بدنکا اسطور سے کہ بال نہ جہڑے اگرچہ خون نکلے اور
بہی بیٹھنا عطار کی دوکان مین جس کے پاس کہ خوشبو ہووے بشرطیکہ خوشبو
سونگھنے کا ارادہ نہو ۱۲

آغاز فصل ہشتم بیان مین اقسام احرام اور احکام قران اور تمتع وغیرہ کے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ احرام چار قسم پر ہے پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد عمرے کا ثالث احرام قران کا چوتھا تمتع کا پھر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ان چارون مین قران افضل ہے بعد تمتع اوسکے بعد افراد حج بعد ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہے پس پیچھے تمتع اوسکے بعد قران ولیکن قران اور تمتع آفاقی کے حق مین مشروع ہے اور میقاتی اور مکی کے حق مین ممنوع اور افراد حج اور افراد عمرہ سب کے حق مین درست اور صحیح ہے خواہ آفاقی ہو یا میقاتی یا مکی پس افراد حج کا احرام یہ ہے کہ حج کرنے والا میقات کو پہونچکے یا آگے سے میقات کے حج کے ماہون مین یا اوسکے آگے فقط حج کا احرام باندہے پھر اگر حج کے ماہو نمین مکے کو پہونچا ہے تو طواف قدوم بجالا کے اسی احرام سے حج کے دنونمین حج ادا کرے اور عمرہ ادا نکرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنے کی دوسرے احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینون کے آگے مکے کو پونہچا ہے تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہووے یعنے سر نمونڈا وے پھر حج کے دنونمین اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندہنے والے کو مفرد حج بولتے ہین اور افراد عمرے کا احرام یہ ہے کہ میقات کو پونہچکے یا آگے سے میقات کے صرف عمرے کا احرام باندہے حج کے مہینون مین یا آگے اوسکے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لبیک بالعمرۃ اور ادا کرے اوسکو حج کے ماہون کے سوا یعنے حج کے آگے یا بعد حج کے یا اس سال حج نکرے اور عمرہ فقط بجالاوے اسطور سے احرام باندہنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہین اور قران کا احرام یون ہے کہ میقات سے یا اوسکے آگے سے حج کے مہینون مین یا اوسکے پہلے حج اور عمرے کو

ملا کر دونون کے واسطے ایک ہی احرام باندہے اور مکہ معظمہ مین جا کے
اون ارکان عمرے کے یعنے طواف اور سعی حج کے ہی مہینونمین بجا لاوے
بعد دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہولے یعنے سر مونڈے
بلکہ اسی احرام پر رہے پہر حج کے دنونمین ارکان حج کے ادا کرے احرام کہولے
ایسے احرام باندہنے والے کو قارن زبان دکرتے ہین پہر اگر قارن، حج اور
عمرے کے واسطے دو طواف اور دو سعی ملا کر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور
عید کے روز یعنے دسوین تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد واسطے آگہی کے
بکرا یا بدنہ ذبح کرے جو سات آدمی شریک ہو کے ایک بدنہ یعنے اونٹ ذبح
کرین تو درست ہی دم قران اسکو کہتے ہین یہہ دم واجب ہی قارن پر جواحرام
قران کا باندہے اور بعد ذبح کے حلق یا قصر کرے کے احرام سے نکلے او جسکو
بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت نہین ہی تو تین روزے رکہے یعنے احرام
باندہنے کے بعد سے نوین تاریخ تک یہہ روزے رکہنے جائز ہین مگر
افضل اور اولی یون ہی کہ ساتوین آٹہوین و نوین رکہے بعد تنہا کے روزہ
یعنے دسوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکہے
اور ان روزون کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضا ہی رمضان یا نذر مطلق
یا کفارے کے روزون مین شرط ہی او جائز ہی کہ پے درپے رکہے یا جدا جدا انکی
مین سہ کے رکہائے یا اور کہین یہہ دس روزے بدل ہین دم قران کے ہین
پہر جو قارن اول کے تین روزے رکہے گا تو دوسرے سات روزے ہی
اوسکے ذمہ سی ساقط ہوتے ہین او انکے بدلے مین دم دینا لازم آتا ہی اور اگر
کوئی قارن مکے کو نجاکے عرفات مین جا کر ٹہرا تو عمرہ ترک ہونے سے ذبح
کرنا بکر یکا اور قضا کرنا عمرے کا اسپر واجب ہوتا ہی اور اگر پہلے حلق کے ہدی کا

قادر ہو تو اوسی ذبح کرنا لازم ہی اور روزے رکھنا اوسکے بدلے مین جائز نہین ہی اور تمتع کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے حج کے مہینون مین حج کے یا اوسکے آگے احرام عمرے کا باندہے اوس کے بعد حج کے ہی مہینون مین مکہ شریف مین پونہچکر اول طواف عمرے کا بجالاوے اور اس طواف مین حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد سعی کرے پہر حلق کرے یا قصر کرکے احرام سے نکلے پہر حج کے دنون سانوین یا آٹھوین تاریخ احرام حج کا باندہ کے حج ادا کرے پہر اگر عمرے کو حج کے مہینون سے آگے ادا کیا تو متمتع نہووے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد حج ہووے گا اور دم تمتع کا اوسپر واجب نہوگا کیونکہ عمرے کو حج کے ماہون مین ادا کرنا تمتع اور قران کے لیے شرط ہی اور اوس متمتع پر واجب نہین کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی رکھے بعد ازان ارکان حج کے ادا کرے اسطور سے احرام باندہنے والے کو متمتع بولتی ہین پہر جو متمتع میقات سے اپنے ساتھ ہدی نہین لے گیا سو اسکا حال یہی ہی جو مذکور ہوا اور جو متمتع اپنے ساتھ ہدی لے جاوے اوسکو حلال ہونا جائز نہین ہے بہر حال متمتع پر خواہ ہدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرا یا ہدیہ ذبح کرنا واسطے شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا قارن کو پہر اس دم کو دم تمتع کہتے ہین اگر بکرا یا ہدیہ خرید کرنے کے قدرت یعنی مقدور نہو تو اس کے بدل دس روزے رکھنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو قارن کے روزے رکھنے کا حکم ہے اور متمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے مین مگر طواف قدوم متمتع کے حق مین نہین ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور وہ کل

کے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنے چار دورا ادا نہ کیا
ہو یا نہا کرنا عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر وقوف عرفات کے پہلے
جائز بلکہ سنت ہی کہ اسکو قران کہتے ہین ولیکن صورت اخیر مین اشارت گناہ ہی
کیونکہ اس صورت مین حج کے احرام اور اوسکے افعال مین عمرے کے افعال
حاصل ہوتے ہین پہر جب وہ دونون احرام حج کے ہون تو ادا ہر دو کا لازم
ہوگا مگر ایک ترک کرکے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ تکرار حج
کی ایکسال مین ناجائز ہی گرچہ ہر دو احرام عمرے کے ہون تب بہی ادا کرنا دونون
کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کرکے بمرتبۂ ثانی اسی سال مین قضا کرنا لازم ہوگا
کسواسطے کہ تکرار عمرے کے ایکسال مین درست او صحیح ہی اور باقی مذکور ہی
چار دن صورتون مین ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے عائد حال
ہوگا مگر قران کی صورت کے سوا ان دوسے ایک کو ترک کرنا پڑے گا
پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا
پہر اگر متروک عمرہ ہی اسکو قضا کرے ترک کرنے کی جنابت کا دم دیوے اور
جو متروک حج ہی تو اوسکو دوسرے عمرے کے ساتہ قضا کرکے دم جنابت کا
دیوے مثال ان چار صورتون کی علی الترتیب سے ہین مثال جیسا کوئی آفاقی
یا غیر آفاقی حج کا احرام باندہے حج کے طواف سے اقل شواط اعنے ایک
یا تین بار پہرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندہا تو عمرے کو چہوڑ
دیوے اور بعد ادا ے حج کے عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے مثال
جیسا کہ مکی او میقاتی عمرے کا احرام باندہ کر اوسکے طواف کثر اشواط پہرنے
کے بعد حج کا احرام باندہا تو اس حج کو چہوڑ دے اور اوس عمرے کو ادا کرنے
کے بعد حج کو قضا کرے اوسی سال یا دوسرے سال ساتہ دوسرے عمرے کی

اور دم دیوے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا میقاتی حج کا احرام باندہا اور
اسکے طواف سے کوئی شوط ادا نہ کرکے پہر عمرے کے احرام کو باندہین عمرے
کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجالاکے حج ادا کرے اسصورت مین آفاقی قارن ہوگا
مگر اوسپر دم شکر اور غیر پر جنایت کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا میقاتی عمرے
کا احرام باندہکے اوسکے طواف سے کوئی شوط نہین پہرکے حج کا احرام باندہے
تو عمرے کو ترک کرکے اوپہ حج ادا کرکے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے
اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پہرنے کے بعد حج کا احرام کیا
ہی تو حج کو چہوڑ دیوے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تینون وسرے
عمرے کے ہمراہ قضا کرنا پر ضرور ہی اور دم دینا بہی واجب اور لازم ہوگیا اور اگر عمرے
کو چہوڑ کر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگیا اور دم بہی دینا لازم
ہوئے گا اور حج اور عمرے دونون کو ادا کیا ملاکر تو بہی جائز ہی مگر دونون کو
جمع کرنے سے دم جنایت واجب الحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور میقاتی کے
خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت مین کہ عمرے کے طواف سے
چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندہا ہی تو اس کے حق مین سنت
ہی کہ حج یا عمرے کو ترک نکرے بلکہ عمرے کو ادا کرکے حج گذارے یا حج اور
عمرے کی افعال ہر طرح جمع کرکے بجالاوے پس اسپر بہی دم قران واجب
ہوگا ولیکن یہ دم دم جنایت نہین بلکہ دم شکر ہی اور اگر اوس نے چار شوط ادا
کرنے کے بعد حج کے احرام باندہا ہی تو قارن نرہیگا بلکہ مفرد حج ہو جاوے
گا پس اسکا حکم مکی اور میقاتی کا ہے فقط

فصل دہم بیان مین طواف حج[1] اور جنایات[2] طواف اور سعی[3]

اور وقوف عرفات اور کیبوف مزدلفہ اور رمی جمار اور ذبح ہدایا وغیرہ کے

اے برادران مسلمانون اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق اس کے آٹھ اقسام پر بیان کی ہین پ

پہلی قسم بیانون مین طواف حج کے ہی

واضح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پہرنے کو کہتے ہین اور ہر طواف کے سات پہیر ہین اون پہیر کو شوط عرب مین کہتے ہین سو اوس طواف کے تین طرح ہین اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور لقاء کے ہی زبان زد ہی سو وہ سنت موکدہ ہی میقاتی اور آفاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہووے ولیکن مکی اور متمتع اور مفرد عمرے پر سنت نہین اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتہ احرام کے ماہ ہاے حج مین پس جو کوئی طواف قدوم نکرکے عرفات مین جا ٹہرا تو وقت اوسکا فوت ہوا دوم طواف زیارت ہی کہ جو ساتہ طواف رکن اور طواف افاضیہ کے بہی مرسوم ہے سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہین اور اوسکے صحت کا وقت عید کی طلوع فجر سے تحریک ہی یعنی انتہا بارہوین کے غروب آفتاب تک سیوم وداع ہی جو طواف صدر بہی کہاتا ہی یہ طواف واجب اوپر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنے بحالت ہونے حج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہین اوپر مفرد عمرہ یا مکی خواہ میقاتی پر اور اوسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پہر اوسکو ایام نحر مین بجالاوین یا بعد اوسکے مگر مکی سے نکلتے وقت نیت سے حضرت کے بجالانا مستحب ہی اور اون تینون طوافون مین نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف مین چار شوط فرض ہین اور باقی تین شوط واجب اور ان طوافون کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنین تین درج کیے گئے ہین وہان سے ہر شایق کو مفصل اور مشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جاننا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم مین سنت موکدہ ہی لیکن اوسوقت
سے کہ حج کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع
اور رمل بہی اس طواف مین نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کہ حج کی سعی کو بعد
طواف قدوم کے بجالاوے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف
زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے
بعد کرنا درست نہین ہی پہر اضطباع اور رمل اوس طواف مین سنت ہوگا کہ جسکے
پیچہے سعی پائی جاوے پس طواف عمرے مین اضطباع اور رمل بغیر شرط کے
سنت ہی اور طواف وداع مین نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اوسکے بعد سعی
ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اوسکو مقام ابراہیم کے پاس
ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتون کو مکروہ وقتون مین نہ پڑہے اور مکروہ ہی
طواف کرنا نعلین یا موزہ پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبہ
جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کر کے
بقیہ طواف بجالاوے اس صورت مین صدقہ اوسپر کسی چیز کا واجب نہین ہوتا ہے
حدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف دور
کرنا مین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت مین حجر اسود کے
پاس پہونچے اور اوسکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اوسوقت کسیکو ایذا نہ پہونچے اور کلمات
دنیاوی نکہے بجز ذکر اوتعالے شانہ کے سو بعد ہر قدم کے رکہنے اور اوٹہانے
ستر ہزار نکوئیان اوسکے واسطے لکہی جاوین اور ستر ہزار حسنات اوسکے نبلند کیے جاوین
اور اوسکے نامۂ اعمال سے ستر ہزار برائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فرشتہ لوگ کسی کے ساتہ مصافحہ کرین
ہر آئینہ ساتہ غازیان یا نیکی کنندگان یا مادر و پدر خود شکے یا جو کہ طواف

گرد کعبہ مکرمہ کے کرین حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
گرد مین کعبہ معظمہ کے ستر ہزار فرشتہ ہین کہ آمرزش چاہتے ہین اون کے
واسطے جو طواف کرین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ در آتا ہی رحمت پروردگار عالم مین بدرستیکہ
خداوند تعالی مباہات کرتا ہی طواف کرنے والے کعبہ مکرمہ کے ملائکان
پر حدیث فرمایا جناب رسول خدا تعالی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کہ طواف بہت کرے پہلے اوس سے کہ حایل ہووے درمیان شما و
درمیان کعبہ شریفہ یعنے گویا کہ دیکھتا ہون حق مردی را کہ آدم سر ہی
و پا کُنج خانۂ کعبہ مین بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اوسکے کو اور
بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام مین ادا کرے وہ ایسا ہی
کہ ہزار رکعت میری مسجد مین ادا کیا ہو یعنے مسجد مدینہ مین اور ایک رکعت نماز
میری مسجد کی افضل تر ہی اوس سے جو ہزار رکعتین غیر وہان کے پڑہی
جاوین حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے
برابر ہی کہ زیارت کیا اوس نے مجکو میری حیات مین اور زیارت کرنے
والا میرا جانے کہ اوسکو اجر کتنا ہی ہر آئینہ میری قبر پر واسطے زیارت کے
آوے غرغرون یعنے نبر دو ہیچ عرابہ طفلان کو

قسم دوم بیچ بیان طواف کی جنایات مین

اے برادران مسلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب مین قاعدہ کلیہ پہچانو کہ طواف فرض کلی
ہی یعنے ساتون پہیرے یا اکثر چار پہیری پر ساتہ جنابت یا حیض یا نفاس کے
بجا لایا جاوے تو بدنہ لازم ہوگا اور جو کوئی اقل تین پہیرے یا اس سے کم

بحالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوسپر واجب ہی یا بکرا کرنے کا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اوس سے کم بے وضو پہرا تو ہر پہرنے کے بدل آدہا صاع گیہون مسکین کو صدقہ دینا ضرور پڑے گا اور جو اسی طواف مین تین بار ہی یا کم اوسکے ترک کیے جائین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے ذبح بکرے اور اقل کی دیرکی سے صدقہ واجب الحال ہوتا ہی مسئلہ پس اعادہ طواف فرض کا اوپر محدث کے ساتھہ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر مین اعادہ کیا یا اوسکے بعد ساقط الدم ہو جاوے گا اور جنب پر واجب ہے طہارت سے اعادہ کرنا اوس طواف کا ولیکن بدنہ یا دم اوسوقت ساقط ہوجاوے گا جبکہ ایام نحر مین اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے بصورت وجوب ہدیہ بدنہ ساقط ہو جاوے گا مگر بظہور تاخیر طواف کے اوسپر دم دینا واجب آوے گا یعنے ذبح بکرا اور بحالت وجوب دم کے دم ساقط ہی ہوجاوے گا ولیکن ہر شوط کے بدل مین آدہا صاع گیہون محتاج کو دینا پڑے گا ضرور اور جس شخص نے اس طواف کو پارچہ نجس سے کہ اوسمین قدر درم سے زاید آلودہ تہا نجاست ادا کیا تو جائز مگر مکروہ ہی اور دم واجب نہوگا اور جو اوس طواف کو بدون ستر عورت کے ادا کرے تو اوسپر اوسکا پہیرنا واجب ہی ورنہ دم دینا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ اور طواف غیر فرض لیعنے طواف قدوم یا صدر کو کل یا اکثر کو بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بحالت جنابت کی کل یا اکثر کے عمل در آمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ طواف غیر فرض یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکرا واجب آوے گا اور اوسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث پر ساتھ طہارت کے مستحب اور مجنب پر واجب اور صورت کرنے اعادہ بطہارت اوسکے واسطے کچھ واجب ہوگا مسئلہ جس نے طواف زیارت ساتھ جنابت کے اوا کیا اور اعادہ اوسکا ساتھ طہارت کے نکر کے طواف صدر آخر ایام تشریق کے بطہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتھ طواف اول کے یعنے زیارت کے بدل جاوے گا اور طواف ثانی یعنے صدر جاتا رہیگا سواس طواف متروک کے عوض مین اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہووے گا اور نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بھی دوسرا دم بھی لازم آتا ہی مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر باوضو آخر زمان تشریق مین بجالاوے تو اوسپر ایکھی دم واجب آتا ہی مسئلہ جو شخص طواف زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل مین لاوے گا اوسپر دو دم آوینگے واجب یعنے ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے مسئلہ جو شخص کہ ان دونون طواف کو ترک کرے گا اوسپر اوسکی عورت حلال نہوگی تاوقتیکہ مستعد ہوکر ان دونوں کو ادا نکرے گا پھر اوسکے بعد باعث تاخیر زیارت اوسپر دم واجب ہی نہ بسبب ورنگی طواف صدر کے کہ واسطے کہ اوسکا کوئی وقت معین نہین ہی مسئلہ طواف زیارت چھوڑ کے طواف صدر بجالانے کی صورت مین یہ طواف اسکا بدل ہوکر بسبب متروک ہونے کے ایکدم اور طواف زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت کئے جاوین اور طواف صدر تمامیہ ادا ہووے توچار کرت صدر سے زیارت مین جاتے رہینگے اور طواف زیارت صحیح ہوجاوے گا ولیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایکدم لازم الحال ہوگا اور بسبب ترک چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بھی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل مین لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین
کرت زیارت مین لاحق ہو کر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاوے گا مگر اوس
تین کرت کے دیرنگی کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اوسکے چھوٹ جانے
کے سبب سے دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت
اور طواف صدر سے بہی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چہون شوط داخل زیارت
ہونگے پہر بوجہ ترک ہونے ایک کرت زیارت کے ایکدم اور باعث ترک
جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہووے گا مسئلہ اگر دونون طواف سی
چار چار کرت عمل درآمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت مین ملکر وہ پورا
اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہہ تاخیر کے صدقہ اوسپر لازم ہوگا اور بوجہہ چھوٹ
جانے چہہ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف
زیارت کے واسطے چار شوط پہرا اور طواف صدر کے لیئے کچہہ بہی نہین کیا تو
اوسکا حج صحیح ہوگا بسبب ادائے فریضہ کے لیکن اوسپر دو بکریونکا ذبح کرنا
لازم ہوگا ایک بوجہہ نقصان زیارت کے اور ثانی بلحاظ ترک ہوجانے صدر
کے سو چاہیے کہ ان دونون بکریونکو دوسرے سال ہنا مین بہیجدے کہ ذبح
کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے
اوسکا اعادہ لازم ہی ورنہ بہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ
طواف راکب اور محمول کا بعذر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو عذر شرعی
نہو تو بہی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سیوم بیان مین سعی کے اور اوسمین تیرہ ۱۳ شروط ہین

جاننا چاہیے بہائی مسلمانون کہ سعی ارکان حج سے رکن واجب سے ہی اور سعی

کہتے ہین درمیان صفا اور مروہ کے دوڑنے کو یعنی پہرنے کو ایسا کہ صفا سے مروہ آوے اور مروہ سے صفا مین جاوے سات بار اور ہر ایکبار کو شوط کہتے ہین پہر اونمین چار بار فرض ہی باقی تین بار واجب جیسا کہ تفصیل بیان اسکا طوافون مین بہی درج ہی پہر جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نہ پائی جاویگی اور دم لازم آوے گا اور جو تین کرت چہوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس بمقابلہ ہر کرت نصفے صاع گندم محتاجونکو دینا ضرور ہی شرط دوم سعی پائی جاے مقام صفا اور مروہ کے بیچ مین اور دوسری جاگہہ کی سعی جائز اور صحیح نہین ہی شرط سوم چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبے کے کیجاوے پہر جو کوئی قبل از طواف کے سعی کیا تو درست اور جائز نہین ہوگا اسواسطے کہتے ہین کہ جب مکی حج کا احرام باندہے اور طواف زیارت کے پہلے سعی کرنا چاہیئے تو ضروری کہ اول طواف نفل بجالا کر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی کے کسواسطے کہ مکے کے حق مین طواف قدوم نہین ہی شرط چہارم احرام حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنے جو سعی کہ مناسک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینون پر یعنے وقت اوسکا حج کا مہینہ ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا معین نہین بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا اور مروہ کے جو درمیان مین ہی طی کیجاوی پہر جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی مین شروع سعی کا کرے صفا سے اور مروہ پر ختم کرے پہر جو کہ مروے سے آغاز کیا تو اول کرت حساب مین نہ آوے گا بلکہ اوس ایک کرت کا دہرانا چاہیے و اعادہ نکیا تو نصفی صاع گندم صدقہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے ہین

شرط نہم پیادہ پا سعی کرنا اور با احرام رہنا اور سعی مین نیت شرط نہین ہے پر
سنت ہے شرط دہم دو رکعت نماز بعد سعی کے مسجد حرام مین پڑھنا
سنت ہے شرط یازدہم درمیان سعی کے معاملہ خرید و فروخت کا کرنا
مکروہ ہے اور سوای کلمات ضروری اور سخن نکرے کہ مکروہ ہے شرط دوازدہم
اگر درمیان سعی کے نماز فرض یا نماز جنازے کی جماعت کھڑی ہووے تو
اوسوقت سعی کو چھوڑ کے اون نمازون سے فارغ ہووے بعد جہان سے
چھوڑا ہو وہان سے تمام کرے ایسا حکم طواف کے شروط کا بھی ہے
شرط سیزدہم محدث اور جنت اور حایض اور نفسا کے سعی بھی صحیح ہے
کیونکہ جو عبادت مناسک حج کے خارج مسجد سے ادا کیے جاوین اوس مین
طہارت حدث اور جنب سے شرط نہین ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ سعی اور
وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ مین اور جو عبادت کی مسجد مین بجا
لائی جاتی ہے اوسمین طہارت شرط ہے مانند طواف کے اور حلال ہونے
اور جماع کرنے بعد سعی درست ہے اور محمول اور راکب کی بھی سعی بعذر صحیح ہے
اور اگر بغیر عذر کے ہو تو دم لازم آوے گا فقط

قسم چہارم بیچ بیان وقوف عرفات کی

واضح ہو کہ بیچ میدان عرفات کے ٹھہرنے کو وقوف زبان پر لاتے ہین
اور وہ منجملہ ارکان کے ایک رکن ہے حج سے اوسکے فوت سے
حج فوت ہوتا ہے اور فضائل اوسکے بہت بڑے ہین اور اسیقدر
وسکی فرضیت ہے کہ تاریخ نوین ذیحجہ کو شب ہو یا روز میدان عرفات
مین ایک لحظہ ٹھہرے کھڑا ہو یا بیٹھا یا چلتا ہو یا برہنہ ہو یا کپڑے پہنے

ہو محدث ہو یا جنب ہو حایض ہو یا النفسا ہو عرفات جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جاگتا ہو
یا سوتا ہشیار ہو یا بے ہوش مست ہو یا مجنون راغب ہو یا مجبور اور اوسمین
چند شرطین ہین سو یہ لکھی جاتی ہین مخفی نرہے شرط اول احرام حج کا مقدم
ہوئے شرط دوسری وقت اسکا تاریخ ۹ ذیحجہ کی زوال آفتاب سی لے کر
تاریخ دسوین کے طلوع آفتاب تک ہی لیکن نوین کے غروب آفتاب تک ٹھہرنا
وہان پر واجب ہی کہ جسکے ترک کرنے سے حج فوت نہین ہوتا مگر دم لازم آتا
ہی شرط سوم جو کوئی پہلے غروب کے اپنے اختیار سے نکلے یا سواری کا
جانور سرکشی کر کے اوسکو نکالے تو اوسپر دم واجب ہوتا ہی اسصورت مین جو
پہلے غروب کے پہر جاوے گا تو اوس سے دم ساقط ہو جاوے گا والا
فلا شرط چہارم وجوب مسبوق الذکر اوس شخص کے حق مین ہی جو کہ دن ہی کو
عرفات مین جا ٹھہرا ہو اور جو شب کو جا کر ٹھہرا تو اوسکا ایک لحظہ بھی ٹھہرنا کافی
ہی اگرچہ بطور عبور کے ہو اور اوسپر کوئی شی لازم نہ ہووے گی شرط پنجم
جو کوئی حج فرض یا منذور یا سطوع یعنے نفل کا احرام باندہا اور اوسکو عرفات
مین ٹھہرنا میسر نہوا یہان تک کہ دسوین کی صبح ہو گئی تو اوسکا حج جاتا رہیگا
پہر اوسکو لازم ہی کہ اوسی احرام سے طواف اور سعی کر کے حلال ہوئے
اور اس حج کو دوسرے سال قضا کرے جو وہ شخص قارن ہی تو عمرے
کے واسطے سعی اور طواف اور بہی واسطے حج کے سعی اور طواف کرے
اور اوس طواف مین تلبیہ موقوف کرے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے
نکلے لیکن دم قران اس سے ساقط ہو جائیگا شرط ششم جو کوئی
متمتع ہی اور بہ سبب تمتع کے ہدی چلایا ہی تمتع اوسکا باطل ہوگا ہدی
کو جو چاہے سو کرے اور حج فوت کیا سو اوسپر طواف صدر واجب نہین اور عمرہ

فوت نہین ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط ہفتم اوس روز نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتھ ایک اذان
اور دو اقامت کے ملا کے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہین
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی ساتھ چھہ شرطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پھر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندہ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑھے تو
ہرگز جائز نہین شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پھر جو کوئی
بھول کے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعد نماز ظہر پڑھے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت مین پھر اکر پڑھنا فرض ہے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنی عرفے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنے جاگہہ عرفات
کے شرط پنجم ہر دو نماز کے واسطے جماعت ہونا پھر جو کوئی ان دونون نمازون
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہین ہوگی اسکے وقت کے آگے شرط ششم
دونون نمازون مین سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سواے کوئی شخص ان دونون نمازون مین یا ایک مین
امامت کیا تو جائز نہین ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکر آوے تو جمعے کی نماز وہان پر
نہ پڑھنا چاہیے کسواسطے کہ جمعے کی نماز عرفات مین صحیح نہین ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہین ہی بخلاف منا کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
مین جاتے وقت ضبّ کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آتے وقت
مازمین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جای مستجاب الدعوات
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار عالم اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

یک نظر کعبہ مکرمہ پر کرے گناہان اوسکے معاف ہوجاوینگے اگرچہ وہ گناہ بعدد
کف دریا کے ہون یا برابر ریگ بیابان کے اور جو روز عرفہ ہو اور خلق ٹہرنے
کو عرفات مین حاضر اور آمادہ ہون اوسوقت رحمت خدا تعالے کی نزدیک اون
خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے اور اوسکے بعد جملہ
دروازے آسمان کے کہل جاوین پس خداے تعالے مباہات فرماوے
اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکھو میرے بندے
سب آئے ہین ژولیدہ بال اور آلودہ گرد بروے رستون دور و دراز
سے بامید مغفرت ہم پاس بدرستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشدیا مین نے
اور منادی دیوے یعنے کہہ پہیرو کہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو
مین نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہونکو معاف فرمایا
جس شخص کی لئے چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی مین مانند ریگ
بیابان و کف دریا و بعدد ستارگان آسمان اور بعدد قطرہای باران کے ہووین
سو سب کا سب مین نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہین اور رحمت میری سب
چیزون پر پہونچتی ہی یعنے کل شی پر محیط ہون حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین
پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتہ اوسکے دونون شانون کے درمیان
مین رکہے اور کہے کہ ای بندۂ بسیار گنہگار پایا کار گذشتہ تیرا ساتہ کفایت کے
انجام پایا اور کبہی کوئی ذریعہ معافی گناہ بزرگ تر کا اوس سے نہین ہی کہ
ہرگاہ بندہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب اوسکے عفو ہو دین اور پہر کہے
کہ بخشا گیا گناہون سے خدا تعالے کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہرگاہ بالاے
زمین نزول اجلال فرماتا ہی دس جزو ہوتا ہی تو حرف نصیب اہل مکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم کے فقط

قسم پنجم بیان مین حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے اے بھائی مسلمانون کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب عالمتاب
حضار ان عرفات عرفات سے مزدلفے مین آوین جب قریب پونہچین سواری
سے اوترین اور غسل کرین اور پیادہ وہان سے چلکر مزدلفے کو آوین اور
وہان پر بتاخیر کے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت مین ایک اذان و
اقامت سے پڑہین یعنے پہلے نماز مغرب نیت ادا پہر نماز عشا دونون جماعت
سے اور سنت مغرب اور عشا اور وترکو بعد ازان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو
جمع تاخیر کہتے ہین یہ جمع واجب ہی مزدلفے مین عشا کے وقت اس شخص
پر جو ان دونون نمازون کے لیے آگے حج کے احرام باندہا ہی اور پہلے
ان نمازون کے عرفات مین جا ٹھہرا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم مین اسقدر
فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے مین اور اوس
جمع مین جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہین مگر افضل ہی اور اوسمین
امامت کے لیئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہین ہی اور اوسین
خطبہ پڑہنا مسنون ہی اور اوسمین نہین ہی اور اوسمین ہر نماز کی اقامت جدی
جدی ہی اور اسمین دونون نمازون کے واسطے ایکہی اقامت ہی پہر وہان
تمام شب رہنا سنت ہی موکدہ اور اوس شب مین نماز اور اذکار اور درود
اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ مین مشغول رہے اور پہر روز عید فجر کے طلوع
ہوے اور بعد مزدلفے مین ہی ٹھہرنا واجب ہی اگرچہ ایکہی لحظہ ہووے
اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کی نزدیک

نزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی موکدہ
اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی مین یعنے اول وقت مین ادا کرکے امام کی
ساتہہ جبل قزح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہین ٹھہرنا مستحب ہی پہر اگر کوئی طلوع فجر کی
پہلے وہان پر نہ ٹھہرکے نکلا یا بعد طلوع آفتاب کے وہان ٹھہرا تو معتبر نہوگا
اور دم لازم آوے گا اور مزدلفے سب موقف ہی مگر بطن محشر کہ وہ مزدلفے
مین داخل نہین ہی پہر اوس جگہہ رہنا معتبر نہوگا اور جب مزدلفے مین ایک لحظہ ٹھہرنا
واجب ٹھہرا پہر ٹھہرنے والا خواہ جاگتا ہو یا سوتا ہو ہوشیار ہو یا بے ہوش مست ہو
یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مزدلفے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو پاک ہو یا ناپاک حائض
ہو یا نفسا تو اوس سے واجب ادا ہو جاوے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
ہوگا فقط

قسم ششم بیان مین رمی جمار کے

واضح ہو جمرہ کے جمع جمرات و جمار ہی اور جمرہ ایک جگہہ کا نام ہی اور اوسطور کی
تین جگہہ ہین پہلے مقام نام جمرہ اولے ہی جو قریب مسجد خنیف کے واقع ہی اور
منا سے نزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جمرہ وسطے ہی اور وہ جمرہ اولے
کے متصل ہی ثالث جمرہ عقبہ ہی کہ اوسکو جمرہ قصوے بہی کہتے ہین اور وہ
مکے سے قریب اور منا سے دور ہی اور رمی کنکر پہینکنے کو نامزد کرتے ہین یہہ
اون جگہون پر کنکر پہینکنے کو رمی جمرہ یا رمی جمار یا رمی جمرات بولتے ہین جب ان لفظون
کے معنے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جاننا چاہیے کہ رمی جمار کی دن چار ہین
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اگر دسوین مین فقط جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنون مین تینون
جمرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اوس شخص پر ہو جو اوس روز طلوع فجر کے آگے

وہان سے مکے کو چلا آیا واجب نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فَمَنْ تَعَجَّلَ فِی یَوْمَیْنِ
فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ یعنے جس کسی نے جلدی
کی دو دن مین پہر گناہ کچہ نہین ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پہر کچہ گناہ نہین اوسپر اور مراد
دو دن سے وہ دو دن ہین جو بعد روز نحر کے ہین اور منجملہ شروط رمی جمار کے کہ کل ۶
ہین اول یہ ہی کہ وہ کنکریان ہون جو خود اوسی جگہہ پڑین یا اوسکے قریب بفاصلہ
تین ہاتہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پر گرین تو جائز نہین ثانی یہ کہ اون
کنکریونکا پہینکنا چاہیے کہ زمین پر رکہہ دیوین پہر جو کوئی اون کنکرون کو زمین پر
رکہدیا تو صحیح اور درست نہین بلکہ پہینکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر جمرے پر جدا
جدا سات سات کنکریان پہینکنا ضرور چاہیے پہر جس نے کہ ساتون کنکریونکو جمع کرکے
بدفعہ واحد پہینکا تو ہرگز درست نہین کیونکہ وہ سب ملکر ایکہی کنکر کا حکم رکہے گا پہر چہہ
کنکر اور سوائے اوسکے جدا جدا پہینکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پہینکنے والا اپنے ہاتہہ
سے پہینکے دوسرے کسیکو اپنا نائب نکرے کسواسطے کہ نائب کرنا جائز نہین ہی
ولیکن بحالت عذر مشروع خامس یہ کہ وہ کنکریان جنس زمین سے ہووین مانند اسکی
جیسے ریزے اینٹ اور ڈہیلون کے اور چونے کی کنکریان اور ہرتال اور
مردار سنگ وغیرہ سے رمی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور گلی وغیرہ
سے ناجائز ہوگا لیکن کنکرون سے رمی کرنا سنت ہی سادس یہ کہ وقت پایا جاوے
پہر جمرہ عقبہ کی رمی کی صحت ادا کا وقت دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر ۱۱ تاریخ
کے طلوع فجر تک لامحالا ہی پس اس فجر کے پہلے رمی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد
اس فجر کے قضا ہونے کے نہ ادا اور وقت مسنون فجر دسوین سے تا زوال آفتاب
اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنے صبح صادق
تاریخ یازدہم ہے اوسکے بعد وقت اداے قضا کا بعد صبح صادق سوا ۱۱ کی تا وقت

زوال تاریخ ۱۳ کے ہی اور وقت جواز قضا ابتدا ے زوال سے تا غروب آفتاب اور
وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تا ۱۳ تاریخ کے غروب آفتاب تک ہی پہر جو
کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبی کو رمی کیا تو اوسپر دم قضا لازم الحال ہوگا
ضرور اور جو قضا کا ہی زمانہ گذر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنون کا حال
رمی کے وقتون کے بابت ویسا ہی جو بیان ہوگیا یعنے ہر گیارہوین اور بارہوین
تاریخ ہر سہ جمرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے
لیکر تا غروب ہے پہر آگے زوال کے رمی کرنا جائز ہی بعدہ وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳
کی تا طلوع آفتاب ہی پہر بعد طلوع کے وقت ادا کا جاتا رہا اور وقت قضا کا زمان
تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پہر جو کوئی ان دونون دنونکے رمی کو قضا تک دیرنگ
کیا ہو تو اوسپر قضا اور دم دونون لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور
۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتداے زوال سے تا غروب آفتاب
ہے پہر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا
نہ قضا اور تینون دنون کی رمی کو ترک کرنے سے بہی ایکہی دم واجب ہوگا ستوم
یہ کہ چار کنکریون سے کم نہووے پہر جو کوئے تین کنکرون سے رمی کیا تو جائز
نہوگا اور اوسپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار
کنکر پہینک کر تین کنکرون کو چہوڑ دیا تو ہر کنکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم
اور واجبات رمی جمرات کے قبیل مین پہلا یہ کہ چار کنکرون سے زاید پہینکے دوم
جمرۂ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متمتع تیسرا ہر روز کے
رمی کو اسکی قضا کے وقت آنے تک تاخیر نکرنا اور رمی جمار کی سنتون کے سی پہلے
یہ ہی کہ پی درپی کنکر پہینکنا دوسرے کنکر ہی پہینکنے وقت جمرے سے اتنے فاصلہ پر
کہڑا رہنا چاہیے جو پانچ گز سے کم نہو اگر زائد ہو تو مضائقہ نہین ہی تیسرے نگاہ کہنا

ترتیب کا آخر کی تین دن کی رمی مین درمیان تینون جمرات کے یعنے پہلے جمرہ او[illegible]

کو کنکر مارے بعدہ جمرۂ وسطے کو بعد ازان جمرۂ قصوی یعنے جمرۂ عقبہ کو پہر جو کوئی ج[illegible]

عقبہ سے شروع کرکے ہر سہ جمرات کو رمی کر چکا تو سنت یہ ہے کہ جمرۂ وس[illegible]

اور قصوی کی رمی پہیر کرکے کرے چوتھے رعایت اوقات کی کرنا چاہیے یع[illegible]

وقت مسنون مین جمرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے پانچوین کنکر خرمے کی گٹھلی[illegible]

برابر یا تمر برابر ہونا چاہیے چھٹوین ٹھہرنا دعا کے واسطے جمرہ اولا اور جب[illegible]

وسطے کو کنکر مارنے بعد پر صرف جمرۂ عقبہ کو کنکر مارکے نہ ٹھہرے اور رمی جما[illegible]

کے مستحبات بھی یہ ہین پہلا یہ کہ قبلہ رو کھڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے مین تینوا[illegible]

جمرات بین منا اوسوقت جو بروز عید فقط جمرۂ عقبہ کو کنکر مارنے کیواسطے جاوے او[illegible]

روز اوس جمری ا کو کنکر مارتے وقت منا کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف رکھ[illegible]

جمرہ کیطرف منہ کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ باوضو رہنا تیسرے رمی کے سب[illegible]

دنون مین جمرۂ عقبیٰ کو رمی کرتے وقت سوار اور دوسرے جمرات کو رمی کر[illegible]

وقت پیادہ پا رہنا چوتھے یہ کہ دست راست سے رمی کرنا پانچوین یہ کہ چار دا[illegible]

مین رمی کرنا یعنے چوتھے دن کے رمی کو ترک کرنا چھٹوین یہ کہ انگوٹھے پر

کنکر رکھکے شہادت کی اونگلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون ک[illegible]

ترک کرنے سے عمل باطل ہوتا ہے اور واجبات کے ترک سے عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے

اور دم لازم آتا ہے اور سنتون کے چھوڑ دینے سے عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے

کفارہ وغیرہ لازم نہین آتا ہے فقط

قسم ہفتم بیان مین ہدی وغیرہ کی ذبح کرنی اور سر منڈانیکی حقایق مین

جاننا چاہیے کہ ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ مکہ معظمہ کو روانہ کیا جاوے اور وہ اونٹ[illegible]

یا گاے یا بکری ہے پہر اون سب مین اونٹ افضل اور اولے ہے بعدہ گاے پس
ازان بکری اور بدنہ خاصکر اونٹ اور گاے کو زبان زد کرتے ہین اور جو شروط قربانی
کے جانور مین چاہیے وہ اوسمین ضروری ہے یعنے فربہ ہونا اور کانا اندہا لنگڑا
لاغر گوش بریدہ سینگ شکستہ دم بریدہ اور کوئی نقصان بظاہر نہووے قدر چہارم حصہ
سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زائد اوسکے سے نہووے اور دم دینا اوسکو بیان
کرتے ہین کہ باعث جنابت کے ذبح کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر ممنوعات احرام
کی فصل مین لکہا گیا ہے اور شرع نفل تطوع اور تمتع اور قران اور نذر کی یہ ہے کہ
جسکو زبان ہندی مین کہتے ہین کہ گلے مین جانور کے کوئی چیز مانند پٹہ کے نشانی باندہ
دیجاوے اور یہ فعل مسنون ہے سواے بکری کے اور دم جنابت اور دم احصار
کے گلے مین بہی پٹہ باندہنا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندہا تو ساتھ کراہت
کے جائز ہوگا بعدہ ذبح کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ
اور مفرد حج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنابت کے جملہ پہر واجب کا حکم رکہتا ہے
پہر ان سب قسم کے ہدایا یعنے جانورون کو ذبح کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب
گو کہ تمامی مقام حرم مین صحیح اور درست ہے مگر جو بروز نحر کے ذبح کرین تو منا
مین ذبح کرین اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے مین ذبح افضل ہے مگر زمین حرم
کے باہر ہو تو نا جائز ہے اور ذبح کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بہی جائز
ہے اور ذبح کرنا تمتع اور قران کے ہدی کو قربانی کے دنون کے آگے ہرگز درست
اور صحیح نہین ہے اور ایام قربانی کے دنون کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے
سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دونون قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنون
مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدی وغیرہ کے
ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے جسوقت چاہین اوسکو ذبح کرین خواہ قربانی

کے دونون کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جسپر ذبح کرنا ہدایا کا واجب ہوا ہی اوس
شخص کو جائز نہین کہ اس ہدیہ کا گوشت کہاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے
ہدایا کا گوشت کہانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجہہ لادنا جائز نہین
ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہر اگر اسمین کچہہ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا
پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوسکا دودہ پینا بہی ناجائز بلکہ اوسکو خیرات کرے
اگر خود پیا یا غنی کو دیا اوسقدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیئے کہ اوسکو
بہی ذبح کرے یا فقیر کو خیرات کردیوے اور جو ہدیہ مر جاوے یا اوسکو شیر
کہا جاوے تو دوسرا خرید کرے بشرطیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے
قارن اور متمتع پر کہ ذبح کرین ہدیہ کو اپنے سر مونڈلانے کے پہلے اور مفرد پر واجب
نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنے سر مونڈانا اور قصر یعنے سر کے
بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دونون مین سے کسی ایک کو اختیار کرلے تو جائز
ہے ولیکن حلق ہو یا قصر پاؤ سر کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام سر
کا قصر اولے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حَلْقَهٗ كُلَّهٗ اَوْ اُقْرُكْهُ كُلَّهٗ
اور مردونکو تمام سر حلق مسنون ہی اور قصر مباح اور عورتونکو حلق کرنا حرام ہی
اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤ سر کے بال اونگلی کے ایک پہیر کے
سے درازی مین کم کترانا نادرست ہی پہر جسکے سر مین بال ایک پہیرے
سے کم ہووے اوسکو سر مونڈانا لازم ہوجاوے گا اور جسکے سر پر بال
بالکل نہون تو بہی استرہ پہرانا اوسپر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادای
مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر مونڈاوے یا دوسرے محرم یا حلال
کا سر مونڈے تو کسی پر کچہ حاجت نہین حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر
کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور جسقدر چیزین اوسپر حرام ہوائی تہین وہ سب

حلال ہوتی ہین مگر عورت حلال نہین ہوتی ولیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہی اور حلق یا قصر کا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے ہی پہر جو کوئی آگے اس سے حلق یا قصر کرے تو ناجائز اور غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی جمار جمرۂ عقبہ کے حلق کرے پہر جو کوئی اوسکا الٹا کیا تو اوسپر دم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہووے یا متمتع یا قارن اسیطرح اگر قربانی کے تین دن حلق نہین کیا تو دم واجب ہووے گا فقط

قسم ہشتم بیان مین متعلق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شدہ کو کہتے ہین مگر یہان پر محصر سے مراد وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے احکام واجب احرام سے پہر وہ مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درندہ جانور کہ راہ مین مرجاوے اور وہ طاقت چلنی کی نہ رکہے یا محرم کسی عورت کا راہ مین فوت ہوگیا ہو پہر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدی اور قارن ہو تو دو ہدی اپنی طرف سے مکے کو روانہ کرے تا اس ہدی کو اسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر نیا بتا اوسکو حرم مین ذبح کرے بعد اوسکے حلال ہووے یا اوسکے قیمت بہیجے یا اوس سے ہدی خرید کرکے وہان ذبح کرے پر اوسکو آگے ذبح کرنے سے حلال ہونا ناجائز ہی پہر جو کوئی چیز احرام کے ممنوعات سے عمل در آمد کرے پس جو کہ محرم پر واجب آتا ہی وہ اوسپر بہی واجب العمل ہووے گا اور اوسپر سر مونڈانا یا بال کترانا حلال ہونیکے واسطے شرط نہین ہی لیکن سر مونڈانا یا کترانا اچہا ہی پہر وہ محصر اگر مفرد عمرہ ہی اوسپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہو ادا ے قضا کرکر اور جو مفرد حج ہی اوسپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوسپر ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہین اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو نیت

اسکے قضا کی اوسپر واجب نہین ہوتی اور عمرہ بہی واجب نہوگا اور جو بعد ہدی بہیجنے کے
احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدی اور حج ہر دو
ملینگے تو اوسپر لازم ہوگا ورنہ واجب نہین اور جو مکے مین طواف اور وقوف عرفات
سے منع کیا جاوے تو بہی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے محصر ہوا اور ایام تشریق
گذر گئے تو مناسب ہی اوسکو بوجہہ اسکے یعنے نہ پہیرنے مزدلفے کے ایکدم
اور باعث ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے
اور حلق کی دیری سے دو دم لازم آوینگے احصار کے ہدی کو حرم کے سوائے
دوسری جاگہہ پر ذبح کرنا جائز ہی اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح کرنا
اوسکا روز نحر کے پہلے اور بعد دونون طرح پر جائز ہی اور نزدیک صاحبین
کے قبل روز نحر کے ناجائز ہی اور اتفاق علما یون ہی کہ عمرے کے احصار کی
ہدیہ کو جسوقت چاہے ذبح کرے مگر حرم کے باہر نہین ہو فقط

فصل یازدہم بیان مین اون احوال کی جو ساتھ عورتون کی خاص کیے گئے ہین

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردون اور عورتون کے حق مین ایکہی ہی ولیکن
بارہ چیزین خلاف مردون کے بحق عورتون کی مخصوص ہین یہ فرق ہی اول یہ
کہ جائز ہی کہ عورتون کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پہننا مگر رنگ خوشبو سے مانند
زعفران اور کسم کے یا دیگر خوشبو کے نہووے دوم یہ کہ کپڑے سے
سر چھپانا اور منہ چھپانا بطور سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ چہو جاوے
کیونکہ منہ چھپانا محرمون سے عورتون کو فرض ہی جیساکہ بیان ہی مین درج ہی سوم یہ کہ
تلبیہ پکار کے نہ کہنا چاہیے بلکہ اہستہ سے چہارم یہ کہ اضطباع اور رمل طواف مین

کرنا چاہیے پنجم یہ کہ لوگون کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمانی کو بوسہ دیوے کہ وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم مین ہی ششم
یہ کہ لوگون کے جاوٗ کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم مین نہ پڑہے بلکہ دوسری
کسی جگہہ مین ادا کرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے وقت
میلین اخضرین کے قریب دوڑ کر نہ چلے ہشتم یہ کہ بسبب ازدحام کے صفا اور
مروے پر نہ چڑہے نہم یہ کہ احرام سے نکلتے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتون کو حرام ہی دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنون مین طواف
زیارت سے آگے حایض یا نفسا یا بیمار ہوجاوے اور قربانی کے ایام گذرنے
بعد طواف کرے تو اوسپر دم لازم نہووے گا یازدہم یہ کہ جو کسی عورت کو آگے
طواف وداع کے حیض آوے پہر وہ پاک نہین ہونے تک رفقا اوسکے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کرین یعنے وہ تا ایام پاک ہونے تک نہ ٹہرین تو
طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہین آتا ہی جایز ہی حایضہ
اور نفسہ کو ادا کرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہین کیونکہ مسجد مین جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حایض او نفسا بعد ایام نحر کے پاک ہووے تو اوسپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ مذکورہ دم لازم نہ آوے گا اور جو نحر کے دنون مین ہی پاک
ہوجاوے اور اکثر طواف ادا کرنے کی قدرت اون دنون مین اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت مین طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حایض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہوجاتا ہی ولیکن گنہگار ہوتی ہی
اور فسخ کرنا بدنے کا اور توبہ کرنا اوسپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
مین گئی اور طواف کرے پہر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کئی بدنہ ساقط

ہو جاوے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت مین ہر قسم کا لباس اور زیور پہننا جیسا غیر احرام مین جائز تہا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام مین حکم عورت کا رکہتا ہی فقط

فصل دوازدہم بیان مین بدل حج اور حج طفلان کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ اصلیت اس واقعہ کی یون ہی کہ جو انسان اپنے نیک اعمال کا ثواب غیر کو آپا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو پوہنچاتا ہی اگر بخشدیوے تو جائز ہی مانند نماز و روزہ و حج اور صدقہ یا خیرات کے اور قرأت قرآن و طواف کعبہ و عمرہ اور اذکارون کا ثواب اور زیارت قبور انبیا یا شہدا یا اولیا و صالحین خواہ تکفین موتے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پوہنچاوے اور بخشدیوے تو اللہ تعالے اپنے فضل سے بحق غیرون کے قبول فرماتا ہی عام ہی کہ وہ عبادت یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کرے پیچہے اوسکا ثواب اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا باتفاق ہے اسیطرح در مختار او رفتوی عالمگیری اور بحر طریق اور شرح متوسط مین ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الآخرت مین چلپی اور کنز العباد اور مختار الفتوی سے تحریر کرتے ہین اور کچہہ شک اور فرق نہین ہے اسمین کہ با یام عمل نیت ان چیزون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا ثواب کسی دوسرون کو وہ زندہ ہو یا مردہ بخشدیوے پوہنچے گا منکر اسکا اہل سنت جماعت سے نہین ہے واضح ہو کہ طحطاوی اور شرح متوسط کے رد ہی سے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پوہنچانے اور بخشنے پر بڑا اہتمام فرماتے ہین اور بہت سے حدیثون کی سند لاتے ہین اس مقام پر ان احادیث

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالۂ ہذا کے انسب نہ جانا جس کسیکو دیکھنا منظور ہو وہی
وہی کتب مبسوطہ مذکورہ بالا کہ موجود ہین ملاحظہ کرلیوین اور جو اسباب مین بیچ
حالات عمل اور خلاف اسے ہین اونکی نزدیک اقوال لاطائلہ اور سخنان باطلہ اور
درشتی افہام ناقصہ اور رسالا ستی عقائد ضالہ کے لیے وہی احادیث کافی
اور وافی ہین اللہ تعالے اپنی عنایت وکرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
طفیل سے ہمکو اور ہمارے عزیزون اور دوستون کو توفیق خیر کی رفیق کرے
کہ ہمیشہ ایسے کار خیر ہین جنکا مذکور اوپر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رہے اور اون
لوگون کو جو قایل اسبات کے ہین کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز و روزہ و حج وغیرہ
کا زندون سے مردون کے تئین نہین پونہچتا ہی اور براہ انکار اس امر عظیم
کو چھوڑ رکہے ہین اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اون سب کو بھی عقل سلیم اور فہم
بلیغ عطا کرے اور راہ راست پر لاوے اور خطاہاے گذشتہ کو اون کے دامن
عفو سے چھپاوے بمنہ وکمال کرمہ اب ای قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصود کی
راہ کا خیال چھوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کیطرف موڑ
پر ظاہر کہ نیا نتائج صحیح اور اوسکے صحت پر مخصوص حدیث در المختار مین موجود ہی
اور منکرین اور مخالفین کی لائق دید ہی اب جاننا چاہیے کہ عبادت کی تین قسم
ہین ایک عبادت بدنی جیساکہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکھتا ہی
دوسرے عبادت مالی جیساکہ زکواۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ یہ صرف مال سا
مال کے اوپر ان رہے تیسرے عبادت مشترک ساتہ بدن اور مال کے جیساکہ
حج ہی پر قسم اول مین نیابت ناجائز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
قسم ثانی مین نیابت جائز ہے قدرت رکہے یا عاجز ہو قسم سوم مین اگر حج نفل
ہے تو نیابت جائز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو عجز معذوری دایمی شرط

ہے جیساکہ اندہا یا لنج یا دائم المرض یا قیدی یا مجزوم یا میت پہر جو کوئی معذور کسیکو اپنا نائب کرکے بہیجا اور وہ نائب اوسکی طرف سے حج ادا کیا تو جائز ہی یعنے حج کی فرضیت اس شخص وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج ادا کرنے کی وصیت کیا تو نیابت جائز ہی اور بغیر وصیت کے مرگناہ ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصے مین جاری اور نافذ ہووے گی اور وصیت نکرنے کیصورت مین اگر اسکا وارث اسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے سے خرچ راہ دیکر میت کیطرف سے حج کروایا تو بہی جائز ہے اور جو غیر وارث اپنے مال سے میت کے لیے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا یعنے فرض نہ اوترے گا مگر ثواب پاوے گا بشرط نیت اور بدل حج کی جواز مین بیس شرط ہین پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پہر جو کوئی فقیر یا لڑکا نابالغ اپنی طرف سے حج کرایا تو فرضیت حج کی اس سے ادا نہوویگی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اسپر حج فرض ہوا ہووے دوسرے یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری پائی جاوے پہر اگر وہ عجز آگے موت کے زائل ہوجاوے تو وہ حج بدل نفل ہوجاوے گا اور اوسپر اپنی ذات سے حج فرض ادا کرنا واجب ہووے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے کے پائے جاوین چوتہے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج ادا کرے مگر وارث بدون حکم مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچوین یہ کہ اجرت کی شرط نکرے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ مین تجھکو حکم کرتا ہون کہ میری طرف سے یا فلانے موے کی طرف سے جملہ مناسک حج کے ادا کیجیے اور یہ مال جو تجھکو دیتا ہون سو تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پہر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج کرنے والیکا ہوگا نہ حج کرانے والے کا چھٹے یہ کہ حج کرانے والے کے مال سے یا مال سے میت کے حج کرے پھر جو اپنے مال سے وصی یا مامور حج کیا تو ناجائز ہی اور مکہ شریف مین رہنے کے دنونکا خرچ جو رفقا کے انتظار یا جہاز کے تلاش کے لیئے ہووے گا سو وہ مال سے آمر کے چاہیئے وگرنہ مال سے مامور کے ساتوین یہ کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے حج کیا تو چاہیئے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موتی کو واپس کرے پیسے اور سواری سے اوسکے واسطے حج کرے آٹھوین یہ کہ نائب جسکے لیئے حج بدل بجالاتا ہی اسکے گھر یا وطن سے نکلے پھر جو ثلث مال میت کا اوسکے گھر یا وطن سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اوسجگہہ سے سفر کرنا واجب ہے اور جو وطن سے جانے کو کفایت نکرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے وہان سے جاکر حج ادا کرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہین تو وصیت باطل ہوتی ہی نوین یہ کہ حج کی نیت حج کرانے والے کی یا میت کیطرف سے احرام کے وقت کرے اور یون زبان سے کہے اولے تر ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ وَلَبَّیْكَ عَنْ فُلَانٍ دسوین یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندہے گیارہوین یہ کہ مامور اپنی ذات سے حج ادا کرے پھر جو اوسنے بیماری کی باعث بدون اجازت آمر کے کسی غیر کو مال دے ڈالا اور وہ غیر میت کے یا آمر کے طرف سے حج بجالایا تو اونکی جانب سے حج ادا نہوگا بارہوین یہہ کہ نائب حج کو نکرے فاسد پھر جو آگے وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر مال کا ضامن ہوگا تیرہوین یہہ کہ آمر کے حکم کی مخالفت نکرنا چاہیے یعنے جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہو اور نائب تمتع یا قارن کے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضمان مال کا نائب پر لازم آوے گا چودہوین یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندہے پھر اگر فرد حج کا احرام باندہا

نے ایک حج کا احرام برائے خود اور حج ثانی کا احرام واسطے شخص غیر کے تو حج جائز
نہین ہی پندرہوین یہہ کہ ایکہی شخص کے واسطے احرام باندہنا چاہیے سولہوین
یہہ کہ آمر نائب اور ماسور مسلمان ہون ولیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نہین ہے
سترہوین یہہ کہ آمر اور وصی عاقل ہون اٹہارہوین یہہ کہ ماسور ممیز ہووے
کیونکہ صبی غیر ممیز اور مراہق کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی انیسوین یہہ
نائب اپنے اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال ادا کرنے مین قاصر
اور سستی نکرے بیسوین یہہ کہ نائب کو تعین کرے یعنے اسطور پر کہے کہ فلانی
شخص کو اپنا نائب مقرر کیا ہون اور یہ سب شروط بنا بر اداے حج فرض کے
ہین لیکن حج نفل کے لیے ان شروط مذکورۂ بالا سے کوئی شرط ضرور نہین
ہے ہان مگر اسلام اور عقل اور تمیز اور نیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر
کے واسطے اپنے مال سے حج نفل ادا کیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے
ادا کرکے کسی دوسرے کو بخشدیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل مین اولی
ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض ادا کیے ہوا اور مناسک حج
کے سب جانتا ہو اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہی کہ نیابت کیصورت
مین حج فرضیت میت سے جاتی رہتی ہی پہر نائب نے اگر اپنا حج فرض آگے
سے ادا نہین کیا ہی تو دوسری بار ادا کرے اور جو جنایات کہ نائب سے
ہووے اونکا دم اوسی کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے
اور جو مال کہ بچے گا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثونکو لوٹہا دینا واجب ہی کیونکہ
بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو
اپنی خوشی سے بخشدے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بمذہب
امام شافعی کے حنفیون کے لیئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اونکے مذہب کے

موافق پانچ مین ادا کرے اور دوسرے اپنے مذہب کے مطابق بجالاوے اور لڑکون کے حج مین اختلاف ہی قول بعضے یون ہی کہ اونکا حج صحیح نہین ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعضے بیان کرتے ہین کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے یہی قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے میقات کے پاس احرام باندہے اور نیت کرے اور ماموراتکو بجالاکے ممنوعات اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال اپنے ذات سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور ماموراتسے چہوڑ دیوے یا کوئی ممنوع ممنوعات سے عمل مین لاوے کسی قسم کا کفارہ دم یا صدقہ یا شکار کے قیمت سے اوسپر لازم نہووےگا اور جو وہ لڑکا ممیز نہین ہے تو اوسکا ولی اوسکے احرام کے نیت اپنے احرام کی نیت ساتہہ ملاکر تلبیہ کہے اور اوسکو بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکہے اور اوسکو گود مین لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتہہ اوسکے طرف سے طواف اور سعی اور وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل مین آوے تو اوسپر اور اوسکے ولی پر کسی قسم کا کفارہ دینا واجب العمل نہووےگا فقط

فصل ستر ہویں بیچ بیان داخل ہونے بیت ربی مین اور اوسکی و مسجد الحرام کے حدود وغیرہ مین اور زیارات اہل بقیع کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے دو دروازے ہین پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے اور مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکہنے اور معلومات حقایق مین جانا چاہیئے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیار ہی کتب کلان کلان اس فضائل سے پر اور مملو ہین شک رکہنے والا اس وادی کا پالنگ اور عقل سے دو رہزارون فرسنگ ہے بلکہ اگر اوسکو محروم ازلی کہا جاوے تو بجا ہی اور بے نصیب ابدی سمجہا جاوے تو محض سزا ہے پس اخلاص خاص اور عقیدۂ اختلاص اور لقمۂ حلال اور نیت نیک بہرحال درکار اور کذب سے دور اور خصائل احسن سے مامور ہونا پر ضرور اور ناچار نتیجۂ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل ہے اور آخرت دار نتیجۂ عمل سزائے دلیل انسب کہ بدل و جان حاضر و بدیدۂ قلب خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی باید اور نتیجہ را امید از زندگی شاید اللہ لایضیع اجر المحسنین والسلام علی من اتبع الہدیٰ واضح ہو کہ مصحف مین حضرت ابو البشر آدم ع کے سورہ مین نزول اجلال پایا ہی اور ترجمہ اوسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمتہ کے یون نظر مین سمایا کہ خلاق ارض و سما ارشاد فرماتا ہی کہ مین وہ خدا ہون کہ مکے کو پیدا کیا مین نے اور کعبہ گویا صاف ایک گہر کے بنایا اور شرف اور آبرو بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسائگان سے ہون اور کعبے کو اہل آسمان و زمین کا مسجود معمور کہا اسلئے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتون کو واسطے طواف کے بہیجون تا اوپر زمین کے جاوین اور طواف کعبۂ مکرمہ کرین اور وہان بزیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جاوین اور وہ لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ ستر ہزار فرشتے بہیجے جایا کرین اور ایام حج مین آٹہہ لاکہہ حاجی جمع ہون جو اس قدر آدمی مین کمی ہووے تو ملائک بہیجون تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہرگاہ فوج فوج با موئے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ تکبیر گویان و تلبیہ کنان اور باخروش تسبیح اور باجوش تہلیل کے مکے مین ساتہہ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گھرون سے باہر آوین پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہین اور ہماری
صاحب مین پونہچے اور ہماری جناب کبریائی مین داخل ہوئے پس مین
اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگون کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور
عطیات وافر اور کرامات متکاثر سے مخصوص اور محظوظ کرون اور اونکے سب
گناہونکو محو اور دور فرماؤن اور درجات اونکے بلند کرون ای آدم عمارات
کعبہ کو ہاتھہ سے ابراہیم تیرے لڑکے کی با تمام پونہچاؤن اور بہ طفیل اس
خانۂ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظیمہ بخشون اور بعد وے باولاد
اونکے اپنی رحمت اور کرم وعنایت سے معمور رکھون اور آخر کار کو سرگرونہ
سلطنت اور ہدیہ نبوت کو سناتہ آفتاب عالمتاب تیرے ہی اولاد سے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کرون و تا قیامت بامانت اونکے اس
خانۂ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور و معمور رکھون اور تیرے اس فرزند جگر بند
کو خاتم النبیین کرون پس جو کوئی موسم حج مین جاہے کہ ہمکو یاوے دریافت
کرلیوے کہ مین نزدیک جماعت فقیرون کے ہونگا اور وہ فقرا موی پریشان
اور روے گرد آلودہ ہون سگے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کچھہ
حاجیان راہ حج مین تفقد کرتے ہین عوض اوسکا اللہ تعالے اونلوگونکو دیوے
قبل از مرگ کے ہزار چند اور ساتھہ اوس خدا کے جان محمدؐ کے اوسکے ید قدرت
مین ہی پھر درہمی ازان درہم کہ وزن مین بھاری زیادہ ہوا اس پہاڑ سے کہ
اشارت طرف جبل ابو قبیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانۂ کعبہ مین درآیا
ہو رحمت اللہ تعالے مین درآیا پھر گاہ باہر آیا بخشیدہ گناہ اور پاک صاف
نکل آیا حدیث ثالث نہین ہے ایسا کوئی عمل فاضل تر حج سے پسندیدہ فرمایا
کہ جسنے حج ادا کیا اور ذکر رفث وفسوق نکیا اور فحش نبولا اور حرام نہ کہایا ہو پس

وہ شخص ایسا ہوگا گویا کہ اسوقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی بے گناہ حدیث ہی
حضور سے نے فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے ماں باپ کے واسطے
لکھا جاتا ہے بنابر اوسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اوسکے
پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے اوس سے
حدیث فرمایا آنسرور عالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے
گا بدون وصیت اوسکے لکھے پروردگار عالم واسطے اوس ہوئے کے
ایک حج اور واسطے اوس حاجی کے ستر حج حدیث فرمایا آنسرور عالم صلعم
نے جو حج کہ مقبول الٰہی ہوگا پر کفارت گناہ ستر سالہ کے ہوئے ہین پس
حج مقبول کے ثواب سنئے حساب ہین اور حج جس کسیکا مقبول ہوا ہو
وہ شخص گو مردون مین ہی کہ واسطے چارسوتن کے شفاعت کرے از
اہل بیت خود یا دیگر مسلمانان اور ایسے امر مین دوسری روایت سے صاف
واضح ہے کہ جسقدر کہ چاہے گا خداے تعالے اونکو بخشدیگا پس جب
کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی اقتدار اور صاحب کرم ولی نعم
کے بذریعہ فرمابرداری اداے حج کے دو نوجہان کی سرخروئی حاصل
کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصداق
اقوال استحباب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی
مین محض باستحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی پر ضرور
خالی اور نامقصد اپنے واسطے حصول اس دولت بابرکت اور ہاتہہ آنے
اس شرف نعمت کے اپنے کو ہرگز ترددات گوناگون اور تدبیرات بوقلمون
سے عاطل اور دور نما نے حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ مین داخل ہوگا نیکی مین اور نکلے گا بدی سے ایسا

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور اسمین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوگا بعد دو رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہون سے اپنے اسطور پر جیسا کہ ان سے لئے اوسکی اوسیدن اوسکو جنا ہوگا سو بہت انسب ہی کہ پہلے غسل کرے کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس مین خوشبو لگاوے جو محرم نہو تو اور نعلین کو پاؤن سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہوا اور شرمندہ بدل وجان ہوکر نو. دلی اور استغفار قلبی بجالاوے اور بیت اللہ شریف کی دروازے پر جاکے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز پر بوسہ دیوے اور داخل ہوتے اور نکلتے وقت اس دعا کو زبان پر لاوے کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ لیکن نکلتے وقت بجاے لفظ ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور ہر دو وقت مین یہہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا جب حضور دل سے تا تہہ بہت عاجزی اور انکساری کے اپنے گناہون سے شرماتا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوئے اور داہنا پانون آگے رکہہ کے سیدہا روبرو چلا جاوے یہانتک کہ درمیان اوسکے اور دیوار کے فاصلہ تین ہاتہہ سے زائد کا نہ رہے پہر وہان پر کہڑا ہوجاوے کہ وہی مصلا ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بعد ازان نفل نماز جسقدر ہوسکے ادا کرے ولیکن دو رکعت سے کم نہو اور اگر وہ مقام ہاتہہ نہ آوے تو پہر جس جگہہ اتفاق ہو وہین کہڑا ہوکر نماز گذارے

بعدہ نزدیک ہووے اوس دیوار کے جو اوسکے روبرو ہے اور ملے اپنے
رخسارے کو اوسپر اور حمد وثنا اور استغفار کہے اور دعا مانگے اور اسیطرح
ہر چہار کہم کے قریب حمد اور ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور اپنے ماں
باپ اور خویشان اور دوستان اور سائر مسلمان برادران کے حق مین دعا
خیر کرنا چاہیے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَیْتَکَ فَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَکَ
اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَاعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ
اَللّٰھُمَّ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
بایان پائون باہر رکہکے نکلے اور اس آنے جانے مین لحاظ رکہے کہ کسی کو
ایذا نہ پوہنچے اور عورتون کو بہی اس بیت اللہ مین داخل ہونا مستحب ہی
ولیکن اوسوقت مین کوئی مردون سے وہان پر نہ رہے اور وہ جاے
مکرم اون سے بہرحال خالی ہووے جیساکہ اب وہانکا معمول ہی کہ فقط
عورتون کے داخلے کے لیئے ایکروز مقرر کرتے ہین تا عورتون کو بہی
بآرام تمام یہہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہووے الحمد للہ علی ذلک
واضح ہو کہ حرم مکہ معظمہ کی اطراف کی زمین محدود وکو کہتے ہین اور اوسکے
حدود مقرر ہین پہر اون حدود سے جو زمین کہ خارج ہے اوسکو حل
بولتے ہین وہ حدود ہین کہ بجانب راہ مدینہ منورہ کے تین میل اور یمن
اور عراق اور جبل اور طائف اور جعرانہ کی طرف ۷ میل ہین اور بعضے جدہ

کیطرف دس میل اور جعرانہ کیطرف آٹھ میل تحریر فرماتے ہین پہر اون حدود مقرر ہونے اور اس زمین کی حرمت اور عظمت اور بزرگی ٹہہرنے کیوجہہ یہہ ہے کہ جب ابو البشر آدم علیہ السلام نے ابلیس علیہ اللعنہ کے فساد سے اللہ جل شانہ کے پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے فرشتون کو بہیجا اونہون نے مکہ مشرفہ کو ہر طرف سے گہیر لیا پہر اونہون نے جہان گہیرا تہا اللہ تعالے نے وہان تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور اوسکو جای امن ٹہہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا یعنے جو کہ اسمین داخل ہوا امن پایا پہر اس مقام مین اس عاجز ہیچمدان ہمہ دانی اور ہمہ دان ہیچمدانی نے چاہا کہ کعبہ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر با توقیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی دید سے دل مومنون کو عید اور آنکہون کو نور مزید حاصل اور ہویدا و معائنہ سے اوس مقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکہے توان کتابون کے اقوال مین جو اس رسالہ کا ماخذ ہین باعتبار بعض وجوہ کے احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے مین بہی بدعولے صحت یا غیر صحت کے شکل بہی مختلف نظر آئی اسواسطے خاطر عاطر کو جو بچشم ظاہر و باطن کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش مین ڈر آیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ اس اثناء مین مخصوص یہ مقام فرخندہ فرجام مندرج رسالہ مصباح الحج مین نظر آیا اور بہر دل مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین مجہے بہی پسند آیا اور منظور ہوے اسکو بغور دیکہنا شروع کیا حاصل مدعا یون پایا کہ صاحب مؤلف رسالہ مسبوق الذکر لکہتے ہین کہ مین نے بسیاری دقایق اور اکثرے حقایق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید دستگیر صاحب اور حاجی شاہ علیصاحب جو کہ واقفان امور کلی اور جزوی اور آگاہ رموز کہن و آشکار

دہان سکے تھے اور بہی بملاحظہ رسالہ مولفۂ مولوی صاحب معرکے اور جدود وتعداد
وشمار اور پیمایش مقامات متبرکہ اور مشرفہ کے بخوبی وقوف پایا اور بمرتبۂ مطلع اور
آگاہ ہوا تب رائے عاجز نے بہی اس نعمت غیر مترقب کو توفیق الٰہی جان کے
اونکے اقوال کے دوسرے رسایل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
کر کے اور خود بہی مقامات مافی الضمیر ومنظور النور کو دیکہہ بہال کے نقشہ اوسمقام
پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراد وتفریط کے یون ہے جو اعادہ کرتا ہون
واضح ہو کہ پہلے کعبہ مشرفہ وغیرہ کے حدود اور صفات تحریر مین لایا
بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اوسکے ترقیم کیا تا طالبین اور شایقین ہر چیز کی
حقیقت کو دلیل سے معلوم کرین اور اوسکے مطالعہ سے کیف عجب اور حظ غریب
اوٹہاوین جاننا چاہیے کعبہ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اوسکے چار
کونے کہ ہر کونہ رکن کہاتا ہے اور ہر واحد چار جہت کیطرف مایل ہین یعنے
پہلا رکن حجر اسود جو اس مین حجر اسود ہے جانب مشرق دوسرا رکن شامی شمال
کیطرف تیسرا رکن عراقی مغرب کیطرف چوتہا رکن یمانی جنوب کی سمت مقابل ہی
اور کعبہ شریف کے اندر دروازے کے آسمانی سکے نیچے سے لگا ہوا سنگ
مرمر کا فرش ہے اور اوس مین ساگوان کے مدوّر تین کہم ہین دور ہر کا دو بام
اونپر روپا مڑہا لگے تہا اب نہین اور اوسکی سقف اور دیوار مین دیباے سرخ
سے آراستہ اور کہمبون کے بیچ مین سونے روپے کے مشربے اور بخور
آویختہ ہین اور شمالی کونے مین ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیڑہیان ہین کعبے
پر غلاف اوڑہانے کے واسطے اوسپر چڑہ کے جاتے ہین اور اوسکی دیوارون
کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے ولیکن اندر سے ایکدرجہ سنگ مرمر کا اور اوسپر
حظ کوفی سے نقش کیا گیا ہی اور اونکی بلندی زمین سے آسمان طرف بیس گز

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۲۵ اور عرض ۲۰ اور اثار چوڑائی ۲ گز کی ہی اور شمالی
کی جانب کے سواے تین طرف کی دیوارون کے پایون مین سنگ مرمر سے
ایک گز کی پشتے مین جسکو شادروان کہتے ہین دروازہ وہ مشرقی دیوار مین
زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی روپا مڑھا ہوا
اور اوسپر روپے کی مینخین جڑی ہین اور اوسپر ایک زردوزی مکلل سیاہ پردہ
چھوٹا ہے دراری اونچائی مین ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی مین ۴ گز ہے اور چوکھٹ
اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض مین ایک گز ضخامت مین ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
پتھر ہی مدور ظاہر مین ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
کونے مین ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے مین جڑا ہوا تھا اب چاندی
مین ہی ملتزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی فقط
غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبہ شریف کے اطراف کے حاشیون پر تخمیناً
ایک بالشت کی دیوار چھت سے بلند ہے اور اوسکے پیچھے پیچ برنجی کے قلابی
لگے ہوے ہین اور اونمین رسا ڈال کے غلاف سیاہ کہ جسکے بافت مین لا الہ الا اللہ
کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کرکے اطراف سے پائی تک چھوڑ دیے
ہین پھر نیچے بھی ویسا ہی اوسکو پیچ برنجی کے قلابون مین سے دیے ہین
کمربند کعبہ وہ آدھے گز کے مقدار سے ایک زرین پٹہ ہے کہ جسپر سونے
روپے کے تارون سے پادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
کیے گئے ہین اور وہ اوس غلاف کے دو ثلث کے اوپر ٹکا ہوا ہے پھر اس
کمربند سے جو حطیم کیطرف نیچے میزاب کے ہی اوسپر بادشاہ کے نسب نامے
کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف ہین اوسپر قرآن کے آیات کا نقش
میزاب رحمت وہ کعبے کی چھت سے پانی گرنے کا نالا وہان روپا مڑھا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط مین لگا ہوا ہی اور اوسکے منہ کے نزدیک سے ایک روپے
کا جہاڑ آویزان ہی اوسکا پانی حطیم پر گرتا ہی حطیم کہ اوسکو حجر اور خیطرہ بہی بولتے
ہین سو وہ اوس زمین کا نام ہی جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدور کے
اندر کعبے سے متصل ہی مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز
کا رستہ ہی اور اس زمین کا طول کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک
۱۷ گز ہی اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۲۰ گز ہی پہر اس مین
سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا
واجب ہی دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہی بلندی مین ۱ عرض
پاے کا ۲ گز باہر کا دور ۳۸ اندر کا دور ۲۰ گز ہی اور اس مین سیاہ اور سبز
اور سپید اور سُرخ اور زرد پتہر کا فرش ہی آخضر وہ ایک گڑہا ہی کعبہ معظم کے
دروازے کے بائین طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق مین ۱۰ اونگل
طول مین ۳ گز ۵ اونگل عرض مین ۲ گز ۱۱ اونگل اور اوسمین تین مصلے سنگ مرمر
سے بچہائے گیے ہین اوسپر نماز پڑہتے ہین کہ وہ جاے محل اجابت ہی اوسکو
مقام جبرئیل کہتے ہین کیونکہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ پانچوقت کی نماز اوسجگہہ ادا
کر کے نماز کے وقتون کو تعین کیے اور کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہان
کی مٹی سے کعبے کی دیوارین اوٹہائی ہین اسواسطے اوس جاگہہ کا نام معجنہ بہی
ہے مطاف طواف کی جاے کو بولتے ہین سو اس جاے کا فرش سنگ مرمر
سے ہی اور اوسکے حدود کعبہ شریف کے روبرو مقام ابراہیم کی جالی سے
کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہی اور کعبے کے پیچہے ۲۱ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے
داہنی طرف ۲۳ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے بائین طرف حطیم کے باہر سے ۲۴ گز ہی

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور مسطح اور قریب مدور کے ہی پھر اوسکے اطراف قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتھر کا فرش کئے ہین اور اس زینے کے کنارے پر اطراف مطاف کے پنجرس کے ۳۳ کہم ہر ایک کو ونش قدم کے فاصلے سی نصب کیے ہین اور ان کہمبون پر ایک لوہے کی پٹی سے کھلے اوس کے ہر حشمے کے بیچ سات سات قلابدے ایک ایک قندیل آویزان کی ہین اس حساب سی اس حلقے کے ۳۲ حشمے اور ۲۲۴ قندیل ہوتی ہین پھر زینۂ مذکور سے ۳ گز کے فاصلے تک وہی سیاہ پتھر کا فرش ہی پھر وہان سے دوسرا زینہ ۶ اونگل کا بلند ہو کے پھر وہان سے سیاہ پتھر کا فرش کعبے کے بائین طرف مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور روبرو اور پشت کیطرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہو گا اور باقی صحن مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پھر اوسپر فرش سنگ سے لیکر مسجد کے زینے تک اوسکے برابر ہر طرف سے سیاہ پتھر کی روشین بنی ہین اور وے روشین تمام ۱۰ ہین عرض ہر واحد کا دو گز ۱۲ اونگل ہی مصلاے حنفی وہ سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جسکا قبہ خشتی بطور قینچی کے شیش کا ورق مڑھا ہوا ہے اور اوسکے ہر دو درجے مین تین تین سنگ شتشے سے ہین اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک طاق اور شمال اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہین اوپر کا درجہ تکبیر ونکا مقام ہی اور اوسپر چڑھنے کی سیڈہی تختون سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک پتھر ہے کہ جسپر ابراہیم علیہ السلام کے قدمونکا نقش ہی پھر جس مکانین کہ وہ پتھر رکھا ہی اس مقام کو مجازاً مقام ابراہیم کہتے ہین اور وہ مکان ہی مستطیل ہی اور اوسکا قبہ خشتی ہی شیش کا ورق مڑھا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے پر

اوسکے مقابل عرصہ مطاف مین واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اوسکے اور حجر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اوس مکان کے اطراف پنجرس کی جال اور اوسکا دروازہ مشرق کیطرف ہی اور اندر اوس مکان کے چھوٹا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اوس مین اس مقام کو کہے ہین وہ ۲۱ اونگل کا بلند اور ۱۸ اونگل کا مربع اور عمق قدمونکا قریب ۱۰ اونگل کی ہین اور اوس قبے پر غلاف مکلل ڈالے ہین مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ قتادہ سے روایت ہی کہ لوگون نے آگے اسلام کے دیکھا ہی کہ اوس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیون اور اونگلیون کا نقش تہا پہر لوگون کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیا ہے کہتے ہین کہ وہ قدم کا نقش نظر نہین آتا ہی اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ حجر اسود اور یہہ پتھر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی ہین اور قیامت مین اون کو آنکہین اور لب اور زبان دیوینگے تاکہ وے اون لوگون کے حق مین جو لِلّٰہ اونکی زیارت کیئے ہین گواہی دیوینگے اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونون پتھرونکو کوہ ابوقبیس مین دفن کر رکہے تہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیوار اوٹھانی کے وقت دیوار قدآدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند چیز کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السّلام نے اون دونون پتھرون کو لا دئے پہر حجر اسود کو کعبے کے کونے مین آپ ساتہہ رہ کے لگائے اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کہڑے رہکر دیوار اوٹہانے لگے پہر جسقدر بلند ہوتی تہی یہ پتھر بہی اونچا ہوتا تہا اور پست مصلا ہی شافعی وہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچھے اس سے لگا ہوا بطور تہلے

کے ۸ کہم پر بنایا گیا ہی منبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف
کے کنارے پر بنایا گیا ہی اور اوسکے ۱۱ درجے ہین اور آخر کا درجہ مربع ہی
اور اوسکے چار کونون پر ۴ کہم سنگ مرمر کے ہین اور اون کہمبون پرپیچ رس کا
دراز قبہ سونے سے ملمع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک کمان
ہے سنگ سیاہ کی مقام ابراہیم کے پیچہے ۱۰ گز کے فاصلے پر کہتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین مسجد الحرام کا یہی
دروازہ تہا مصلائے مالکی وہ ایک قبہ چوبی ہی سیاہ پتہر کے ۸ کہمبون
سے بنایا گیا ہی اور اوس قبے پر شیشہ کا ورق مڑہا ہوا ہی اور وہ بشکل مربع
صحن مسجد کے سنگین فرش سے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب
واقع ہی طرف گوشۂ جنوب مشرقی کے ہی مصلائے حنبلی وہ بہی مانند مصلائے
مالکی کے سنگین فرش سے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل
واقع ہوا ہی مگر اوسکا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین خوجے بیٹہتے ہین
چاہ زمزم وہ ایک کنوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل مین پہر وہ مکان حجر اسود
کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اوسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان
۷ گز کا بعد ہی اوسکے نیچے کے درجے کی دیوارین سیاہ پتہر کے ہین پہر
اس درجے مین دو چشمے ہین اون سے ایک ابدارخانہ ہی کہ جسکا دروازہ
جنوبی ہی پہر اوسمین بالاخانے پر جانے کی سیڑہی ہی اور دوسرے
چشمے مین کہ اوسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے مین
بہی تین طرف سیاہ پتہر کے دیوارین ہین اور چوتہی طرف کعبے کے مقابل دق
دار چوبی دروازے ہین اوس درجے مین موذنون کا رئیس ہتا ہی
زمزم کے اوپر کی چہت مین جو ساگوان کے پٹون سے مسقف ہی ایک دریچہ

ہے رئیس وہان سے پانی زمزم کا شبینہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے اطراف کی دیوار مین سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر مین دو حلقے تراشے ہوے اوسپر رکھے گئے ہین بلندی مین ۲ گز عرض
مین ۱ گز ہی اور اوس کنوی کا قطر ۱۱ گز اور عمق ۲۷ گز ہی اور پانی کے اندر
۴ گز کے عمق مین پنجرس کی جال مستحکم کئے ہین تا اگر کوئی آدمی یا کوئے
چیز سیاہ اگر جاوے تہ کو پہونچنے نپاوی اور اوسپر ۴ چرخ پنجرس کے لگے
ہوئے ہین وہان کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تاکہ ہوا کو اوس مین مدخل ہو اور سلم یعنی کھبے
شریف کی سیڑہی ہی اور وہ چاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکھے جاتے ہی اور دو گنبد لداؤ کے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے زینے پر چاہ زمزم کے پیچھے بنا کئے گئے ہین
اونمین سے ایک گھڑیال خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چارون طرف جہت مین بنا کی گئی ہین زینہ اوسکا صحن سے ۱۱ اونگل بلندہی
فرش اوسکا سیاہ پتھر سے ہی اور مسجد کے دالان مین بہی ۱۱۲ اونگل کا زینہ
ہے اور ہر جہت مین مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہین اور اکثر قطار طاقون
کی لداؤ قبہ وار ہین اور بعض بے قبہ اور بعض جہت مین تین قطارون سے
بہی زائد ہین پیچھے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہین ہی نسخہ حیات القلوب
مین لکھا ہی کہ جملہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہین اور یہی ۳ قسم کے ہین رخام
یعنی سنگ مرمر سفید سیسہ یعنی سنگ زرد صتوان یعنی سنگ سخت پہر سنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتھر مین مدور تراشے گئے ہین ۲۹۳ ہین اور سیسہ کے
کہم جو جدے جدے پتھرون کو گچ سے وصل کر کے ہتت پہلو باندہی گئے

ہین سو ۲۴۴ باقی ۲۰ اصتوانکی سے اور سب لداؤ طاقون سے کے ۱۵۲ اور کنگرے دیوار
کے جو اکثر سنگ شمسہ اور بعض سنگ رخام سے ہین سو جملہ ۱۳۷۹ ہین اور مسجد
کے شمالی طرف محکمۂ قاضی اور مدرسۂ سلیمانیہ مسجد سے متصل ہین اور بدستور
مشرق کیطرف مدرسۂ سلطانی قایتبائی اور مغرب کی جانب مدرسۂ داؤدیہ سے
اور اونکے دروازے مسجد کے اندر ہین اور مسجد کا طول باب السّلام سے جو
مشرقی کونے مین ہے باب العمرہ تک جو مغربی کونے مین ہی ۴۰۴ اور عرض
باب الصفا سے باب الزیاد کیطرف مسجد کے اصلی دیوار تک ۳۰۴ گز ہی اور
منارے مسجد کے ۷ ہین ۴ کونون مین ۴ پانچوان باب الزیاد کے پاس ۶
محکمے قاضی کے نزدیک اور ۷ مدرسہ سلطان کے قریب اور مسجد مین آنے کے
دروازے ۱۹ ہین کسیکا ایک رواق ہی کسیکا دو کسیکے تین کسیکے پانچ ۳۹
رواق ہی جب کہ مسجد کے باہر کی زمین بلند ہی ہر طرف کے دروازے کی دہلیز
سے مطاف تک اوتر آنے کے لیے سیڑہیون کے پائے ۱۲ عدد سے کم اور
۲۰ سے زائد نہین ہے تفصیل دروازون کی معہ نام اور تعداد رواق اور سمت یہ ہی

شرقی				مغربی		
دروازے معہ رواق				دروازے معہ رواق		
معروف نام	دروازہ اصلی	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازے	تعداد	رواق کی تعداد
بنی شیبہ	باب السلام	یک	۳	باب الوداع	یک	۲
+	باب النبیؐ	یک	۲	باب ابراہیم خلیلؑ	یک	۱
باب الجنائز	باب العباس	یک	۳	باب العمرہ	یک	۱
باب بنی ہاشم	باب علی	یک	۳	+	+	+
+	+	+	+	+	+	+
		[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]

جنوبی: معروف نام	دروازہ معروف	تعداد	رواق کی تعداد	شمالی: نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
	دروازہ معہ رواق ۱۲			دروازہ معہ رواق ۱۲		
باب البازان	باب النقوش	یک	۱	باب العتیق	یک	یک
باب مخدوم	باب البغلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم	باب الصفا	یک	۵	باب القطبی	یک	یک
باب اجیاد	باب الحاکم	یک	۲	باب الزیادہ	یک	۳
باب المجاہدین	باب الرحمۃ	یک	۲	باب الدریبہ	یک	یک
+	باب الشریف	یک	۲		۵	۷
باب العجلان	باب ام ہانی	یک	۲			
		۷	۱۵			

نقشہ بھی چھپا ہوا یہاں پر چسپان ہی
اوسکی زیارت سی مشرف ہونا پر ضروری

دروازہ دوسرا مکے مین جاکر رہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور
وداع کے بیان حالات مین ای برادران بخوبی جانو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام
کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو یہہ شغل اذکار کے باب مین رکھنا
موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور مستحب
ہے ادا کرنا نفل کا نماز ونکی پیچھے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ
مطاف پر اور رکن عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور
خضری مین جو مقام جبرئیل کر کے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن
یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں اور رکن شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پیٹھ کے پیچھے

پڑھی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان کیونکہ ان سب مقامون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے نمازین پڑھی ہین اور مستحب ہی نمازین پڑھنا اُمّ المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر مین کہ یہہ مقام افضل موضع ہے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی پیدایش کی جگہہ مین اور حضرت ابی بکر رضہ کے گھر مین اور حضرت عمر رضہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدایش کی جگہہ مین اور دار ارقم مین جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے پیچھے اور غار مرسلات مین اور جبل ثور اور جبل حرات کے غار مین اور مستحب ہی کہ اہل معلی کی زیارت کرے معلے قبرستان کا نام ہی وہان بہت سے صحابہ اور تابعین اور اولیا اور صالحین مدفون ہین لیکن کسی کی قبر معین نہین ہی مگر بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی قبر جو فُضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہی اور اوسپر گنبد بنائے گئے ہین اور اسکا تعین بہی کسی بزرگ کے خواب دیکھنے سے ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبرین بہی مشہور ہین لیکن روایت صحیح سے معین نہین ہی اور تابعین مین سے سفیان بن عتبہ اور فضیل بن عیاض اور امام یافعی وہان مدفون ہین غرض ان سب مقربان بندۂ الٰہی کی زیارت اجمالاً اور تخصیصاً مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہو بجالاوے اور آداب زیارت سے ہی کہ زایر کو چاہیے کہ سورۂ بقر سے اول کی چند آیات مقبور کے سرہانے اور اٰمن الرسول سے آخر تک اوسکے پائین کہڑا رہ کے پڑھے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ اور قرآن شریف سے جو میسر ہو خصوصاً آیۃ الکرسی اور سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک اور سورۂ تکاثر ایکبار اور سورۂ اخلاص ۱۱ یا ۱۲ یا ۷ یا ۳ بار پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ اَوْ اِلَیْھِمْ

بعد وہ مقبور کے اور اپنے لیئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت چاہے اور مستحب ہی کہ سب
مساجد ستورہ کی زیارت کرے اور وہان نماز پڑھے وے سب مسجدین یہی
ہین مسجد رایہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ اوسکو مسجد اجنابہ ہہی بولتے ہین
مسجد جبل ابوقبیس مسجد ذی طوبی مسجد عقبہ مسجد جرانہ مسجد عائشہ مسجد عرفات مسجد
کبش مسجد حنیف پہر جو شخص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا
چاہیے تو طواف وداع یعنے رخصت کا طواف جو آفاقی پر ہی واجب ہے
طواف دوسرون کے مانند ادا کرے مگر اس طواف مین رمل اور اضطباع اور
سعی نہین ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا نچاہیے جو توقف
ہوجاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت
نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام مین ادا کرکے چاہ زمزم پر آوے
اور اوسکا پانی اس آداب ساتہہ جو آگے ذکر ہوگیا ہے پیٹ بہر کر کے
بار پئی اور ہر بار کعبۂ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانکے
اپنے سر اور آنکھون اور منہ پر ملے اور میسر ہو تو اوسکو اپنے بدن پر اور
کپڑون پر بہی ڈالے اور بہاوے بعد کعبۂ شریف کے آستانے پر بوسہ
دیوے اور ملتزم پر اپنا سینہ اور منہ رکہہ کے اسی حالت مین سید ہاہاتہہ کعبے کے
دروازے کی طرف اوٹہا کے کہے السَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ
اور کعبے کے پردون کو پکڑ کے بہت سا گریہ وزاری کرے اور اوسکی دیوار سے
رخسارے ملاوے خار ہاے فراق سے اس کعبہ پاک کے دل اور جگر کو اپنی
چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار
جلشانہ کے زبان کو طراوت اور دل غمدیدہ کو لذت حلاوت کی بخشے اور رسول
کریم شفیع امم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود بہیجے اور بہت عاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے مان باپ اور خویشون اور دوستون کے حق
مین دعاگو ہو اور اوس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ مین التجا کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے کے تکبیر اور تہلیل کہے بعد نہایت اندوہگین اور
حسرت آگین ہو کر اوس درگاہ رفیع الشان اور مکان ملائک آشنان سے
رخصت ہو کر مُنہہ اودہر کے ہوئے اولٹے قدمون مسجد حرام کے باب
حزورہ سے باہر آوے اور نکلتے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا
بَیْتُکَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ
کَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا
ھَدَیْتَنَا فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ
فَعَوِّضْنِیْ مِنْہُ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل چہاردہم بیچ بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج اور احرام کے شروع سے آخر تک ساتہہ ترتیب کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور ساتہہ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی
آفاقی بنا براداے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور میقات
کے پاس یا مقابل مین پونہچے اوسوقت اوس پر واجب ہوتا ہی
اوسمقام پر احرام باندہنا پس اگر مہینے حج کے جیسا کہ ماہ شوال اور ذی قعدہ
اور دس دن ذی حجہ کے پہلے ہووے اور اونہین دنون مین مکے مین پونہچا
ہے تو اوسکو اختیار ہی کہ قران کا احرام باندہے یا تمتع یا افراد حج کا اور جو
حج کے مہینے مین مکے نہین پونہچا ہی تو احسن ہی افراد عمرے کا احرام
باندہے الغرض بوقت عزیمت احرام بندہی کے بال موچہون کے کترا وے

اور ناخن ترشواسے اور بغل کے اور ناک اور زیر ناف کے بال دور کرے
ولیکن سر کے بال نہ مونڈا وے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے
اپنے ساتھہ ہو تو اوس سے موقع پا کے صحبت داری کرے بعد وضو
کر کے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کوے
عورت حائض ہو یا نفسا اور میل بدنکا دور کرے اور سر اور داڑہی کے بالونکو
مین خوب شانہ کرے اور اوسکو صاف بناوے اور تیل لگاوے اور بدنمین
خوشبوئی ملے نہ کپڑونمین مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نرہے یعنے ویسی
ہی خوشبوئی کپڑونمین لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہین
کمر سے باندہے اور ایک چادر کاندہونپر سے اوڑہے پر چادر دوختہ
نہووے بلکہ قبل احرام کے سب کپڑے دوختہ کو دور کرے بدن سے
کہ یہ واجب التعمیل ہی اور یہ ضرور ہی کہ دونون کپڑے پاک اور صاف
اور نئے ہون اور مستعمل بہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اولے تر ہے
اور مجاز ہے تہمت طول مین تا ۵ ہاتہہ اور چادر ۶ ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے کم
نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے بنانا چاہیے
پہر دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام کے پڑہنا چاہیے رکعت اول مین سورۂ
فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی مین سورۂ اخلاص پڑہے
بعدہٗ سر برہنہ ہو کے اوسی جا ے نماز پر بیٹہا ہوا اگر نیت قران کی رکہتا
ہو تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا
وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی
معنی یہہ ہین کہ ای خدا بتحقیق ارادہ کرتا ہون مین حج اور عمرے کا
پس اسان کراون دونون کو ہمپر اور قبول کراون دونون کو مجہسے اور جو قصد تمتع

یا افراد عمرے کا رکھتا ہو تو یون کہنا ضرور ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ
فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اور جو نیت افراد حج کا کرنا
چاہیے تو یون بولے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہی اور زبان
سے ادا کرے الفاظ سنت ہی اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہووے
تو اوسکو لازم ہی کہ نیت حج فرض کی کرے یعنی اسقدر الفاظ بڑہا کے کہنا
چاہیے کہ یہ نیت مین جو کرتا ہون سو واسطے بجالانے حج فرض کے جو مجھ پر
فرض اللہ تعالے کا ہی اور پہر اون نیت کے ساتھہ ہی بدون فصل کے
آواز بلند سے اسطور پر تلبیہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور بہتر ہی کہ جس
عبادت کی نیت کیا ہووے اوس عبادت کو تلبیہ مین ملا کر ذکر کرے اور یون
کہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود بہیجے اولے درودون سے
وہی درود ہی جو نمازون مین پڑہا جاتا ہی اور دعا کرے مطابق اون دعاؤن
کے جو حدیثون مین وارد ہین اون سے مختصر یہہ دعا مستحب ہی لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ حَقًّا
یا لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ حَقًّا یا لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ حَقًّا اور بعد لبیک کی یہی دعا مستحب
ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْنَ
رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَارْتَضَیْتَ وَقَبِلْتَ اَللّٰھُمَّ اُحْرِمُ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ
وَعِظَامِیْ مِنَ النَّارِ وَکُلَّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ فقط
اور بعد درود خوانی بشرح بالا آواز پست یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ فقط پس جو شخص کہ اپنے ہمراہ مین

ہدی رکھتا ہی اور اوسکو ساتھ لے چلے تو چاہیے کہ بجاے تلبیہ کے اوسکو تقلید
کرے یعنے اوسکے گلے مین پٹہ نشانی باندہے اور ہمراہ لے چلے اوسوقت
اہل نیت قران وتمتع یا افراد حج بوجہ کرنے تلبیہ باندہنے پٹہ بدنے کو
ثبوت احرام محرم ہوجاوے گا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ
فصل احرام کے بیان مین ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور حسب منشاے اوسی فصل کے
ممنوعات سے بچتا رہے اور جسوقت حدود حرم مین پونہچے تو افضل یہ بات
ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہوکر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب
احدیت جلشانہ مین گڑگڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والدین
کی مغفرت کے لیئے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات
کے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ
عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ فقط اور مقتضاے آداب یون ہی کہ
بوقت قریب پونہچنے مکہ معظمہ کے سر و پا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار
کے بارگاہ حضور عالی مین دست بستہ ہوکے معافی گناہ چاہے اور بوقت
نظر پڑنے کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِھَا رِزْقًا حَلَالًا فقط
اور جسوقت نظر بیت اللہ پر پڑے اوسوقت بہی بکمال خشوع اور انکساری
سے یہ دعا پڑہے بلکہ یہ ہر جگہہ پڑہنا مناسب ہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہہ بہی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ
کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے
براہ ثنیہ کدا یعنے عقبہ علیا جو کہ ساتھ باب معلے کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

مین در آوے ولیکن مدینہ و مکہ شریفہ کا نسبت شب کے دن کو داخل ہونا بہتر پھر اندر
آبادی کے اسباب اور اشیای ہمراہی کو پہلے جہان جاہے وہان رکہکر باب
سلام سے جسکو باب بنی شیبہ بہی کہتے ہین تلبیہ گویان بطہارت تمام اپنے کو
بڑا ذلیل اور خوار اور روسیاہ غریق گناہ بسیار جانکر اور کعبہ مکرمہ کی نہایت عظمت
اور جبروت ملاحظہ کرتا ہوا ولامسجد الحرام مین بہ نیت طواف داہنا قدم رکہہ کے
داخل ہووے اور یہ دعا پڑھے اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فقط اور جب حجر اسود کے پاس آوے
تو یون پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ فقط اور بیت اللہ کے دیکہنے بعد پڑھے تین تکبیر اور تہلیل اور
درود کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً فقط
اور دعا بہی جو یاد ہووہ پڑھے اور اللہم انت السلام الی آخرہ بہی پڑھے اور
بغیر ہاتہ اوٹہانے کے جو چاہے سو مانگے اور حجر اسود کو چوم کے جو
جگہہ نہ پاوے تو ہتیلیون کے اشارے سے یا کسی چیز کے اشارے سے
اوسکو چوم کے یہ کہتا ہوا بغیر ادا ے تحیت المسجد کے طواف کعبہ شروع
کرے یعنے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فقط اور ملتزم کے متصل سے یون کہے رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فقط اور عین

حالت طواف مین جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کر ترک کرے پہر اگر معتمر یا متمتع ہی تو تلبیہ موقوف کرکے اضطباع کرے بشرطیکہ اس طواف کی سعی کا ارادہ رکہے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے حجر اسود کے روبرو آکے اس وضع پر کہڑا رہے کہ تمامی حجر اسود اسکے سیدہی طرف رہے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل ہووے اور وہ کعبے کے کونے پر اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے بیچ مین ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو متمتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو طواف عمرہ کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقط اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور درود گویان دونون ہاتہون کی ہتلیان حجر اسود کیطرف لاکے کانون تک اوٹہاکے ارسال کرے جیسا کہ نماز مین بنا بر تکبیر اوٹہاتے ہین تحریمہ کو پہر اون ہتلیون کو حجر اسود پر رکہہ کے بدون بر آمد آواز کے بوسہ دیوے اور اوسپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہووے اور بسبب ہجوم کے معذور ہووے تو صرف ہاتہہ پہونچاوے ورنہ کسی عصا یا چہڑے کے ذریعے سے چہلاکر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبوری اشارے سے ہاتہون پر بوسہ دیوے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ فقط پہر وہان سے اضطباع کے ساتہ کعبے

کی گرد سیدہی ہاتہ کیطرفسی پہرنا شروع کری اسطورپر کہ بیت اللہ بائین ہاتہ کیطرف رہی اور حطیم طواف مین آجاوی اور رکن
یمانی کو پونہچی اگر ممکن ہی اوسکو اپنی سیدہی ہاتہ سی چہووی ورنہ چلا جاوی پہر جب حجر اسود کی نزدیک آوی تو ایک
شوط یعنی ایک دور ہوا پہر اسطرح سات دور پورا کری اور ہر شوط مین رکن یمانی کو چہووی اور جب مقابل حجر اسود کی آوی
تو کہڑا رہی اور تکبیر و تہلیل اور حمد کری اور درود پڑہی جو ممکن ہو تو ایک بوسہ لیوی اور اول کی تین شوط مین رمل
کری یعنی مونڈہون کو ہلاوی اور جلدی سی چلی بشرطیکہ اوس نی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکہا ہو اور
تمامی طواف مین تکبیر اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑہی اور باب کعبہ پر یہ دعا پڑہی ربنا اتنا
اللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْأَمْنُ أَمْنُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ
بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ
لِي بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور رکن عراقی پاس یون پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ
وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
اور میزاب پاس یہ پڑہنا چاہیی اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ
اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي بِكَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا اور رکن شامی پاس یہ پڑہنا چاہیی
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ أَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ٥
اور رکن یمانی پاس یون پڑہنا چاہیی اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥
اور یہ ہر جگہ پر پڑہی اور یہ آیہ کریمہ میان رکن یمانی و حجر اسود کی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ بہی پڑہتا رہی اور فقط طواف قدوم مین نہ دوسری طوافون مین یا قارن کو تلبیہ کہنا درست
ہی لیکن دعا یہان پر با سوی پڑہنا افضل ہی اور قارن کو لازم ہی کہ بعد طواف عمرہ کے
طواف قدوم بہی بجالاوی کیونکہ آفاقی اور میقاتی پر جو مفرد حج یا قارن ہو وی یہ طواف سنت موکدہ سی پہر جب ختم طواف کا

حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور اوس سے فارغ ہو جاوے تب مقام ابراہیم پر آکر بدون اضطباع کے دوگانہ نماز بنیّت سے واجب طواف کے ادا کرے جو بسبب ہجوم کے وہان پر ادا نہ ہو سکے تو جسجگہہ مسجد حرام مین چاہے پڑہ لیوے رکعت اولے مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور ثانی مین اخلاص پڑہے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑہے وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فقط پہر دعا حضرت آدم علیہ السلام پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فقط

اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے اور اپنے والدین کے حق مین اور سب خویش واوند و دوستان اور سایر مسلمین اور مسلمات کے حق مین دعا کرے کہ یہ جاے محل اجابت دعا ہے پہر وہان سے نزدیک ملتزم کے جو حجر اسود اور کعبے کی دروازے کے بیچ مین چار گز کی مقدار ایک جگہہ ہے آوے اور اوس جگہہ کو اور کعبے کے پردے کو اپنے سینے سے لگاوے اور رکہے سیدہا رخسارہ اور رکہے بایان رخسارہ اوسپر رکہے اور دونون ہاتہون کو سر کے اوپر سے دراز کر کے تمام بدن کو دیوار سے کعبے سے چسپان کرے اور بہت زاری اور انکساری سے اپنی بہلائی اور بخشایش کے واسطے چاہے سو مانگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے کہ یہ مقام بہی دعا کے مقبول ہونے کا ہے بعد ازان چاہ زمزم کے پاس آوے اور پانی اوسکا پیالے مین لیکر کے اور کہڑا ہو کے یا بیٹہ کے قبلہ رو ہو کے اسقدر پیے کہ پیٹ بہر جاوے اور بہتر ہی کہ اوسکو تین دم مین پیوے اور ہر دم

مین کعبے کیطرف نگاہ کرکے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے اور یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَلَیَّ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِكَ لَعَالِیْ
وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ فَاَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ
اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِكَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَیْرِكَ اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ
الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَصْحَابِنَا وَاَحْبَابِنَا مِنَ النَّارِ یَا كَرِیْمُ
یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ قِنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ
وَاَقْنِعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ پہر پانی زمزم پینے کے وقت یہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا
وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

یہان سے طواف کے احکام پورے ہوچکے بعد بغیر تاخیر کے صفا اور مروے
مین سعی کرنا واجب ہی اس صورت مین جو وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے
اوسکو اختیار ہی کہ بعد اس طواف قدوم کے سعی کرے یا بعد طواف زیارت
ولیکن افضل یہ ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی کرے کیونکہ جو مفرد حج
طواف کرچکا سو وہ طواف قدوم تہا اور قارن ہی عمرے کا طواف مع سعی
ادا کرنے کے بعد جو طواف کیا سو وہ طواف قدوم تہا اگر وہ شخص مفرد عمرہ یا متمتع
ہے بعد اس طواف کے اسکو سعی کرنا لازم ہی کیونکہ یہ طواف جو اوس نے
ادا کیا سو وہ طواف عمرہ تہا بہرحال جب سعی کا ارادہ کرے تو آب زمزم
پینے کے بعد بلا توقف پہر حجر اسود کے پاس آوے اور اسکو بوسہ دیوے
اگر نہ دے سکے تو مطابق مذکور بالا عمل کرے بعد مسجد حرام سے بایان پاؤن
آگے رکھہ کے باہر آوے اور باب الصفا سے طرف صفا کے برہنہ پا جاوے

اور جب صفا کے نزدیک ہوے تو یہ آیہ کریمہ پڑھے ابدء بما بدء اللہ بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم۔

اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پر اسقدر چڑہے کہ کعبہ مبارک صفا کے دروازے سے نظر آوے پہر بیت اللہ کیطرف منہ کر کے کہڑا رہے اور نیت سعی کی دل میں کر کے یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد الحمد للہ علی ما ھدٰنا الحمد للہ علی ما اولانا الحمد للہ علی ما الھمنا الحمد للہ الذی ھدٰنا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی توفانی وانا مسلم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین اللھم اغفر لی ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین اجمعین والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

اور دونون ہاتہونکو آسمان کیطرف اوٹہاوے جیسا دعا کے وقت اوٹہاتے ہین پہر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنے انی ارید ان اسعٰی بین الصفا والمروۃ سبعۃ اشواط لوجہک الکریم فیسرہ لی وتقبلہ منی فقط تین بار کہہ کے یہ دعا پڑھے اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا مسلم اور درود اوپر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بھیجے اور تمامی مومنون کے حق مین دعا کرے کہ یہ جای بھی محل اجابت ہی اور صفا پر ایک سورہ طوال مفصل کے قدر کھڑا رہکر وہان سے رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اوتر آوے اور کہتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعدہ مروے کیطرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کرے اور اوسوقت یہ دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ فقط اور جب بطن وادی مین پونہچے میل اخضر سے دوسرے میل اخضر تک جلدی اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مروے پر آوے لیکن اسقدر نہ چڑھے جیسا صفا پر چڑھا تھا اور روبقبلہ کھڑا ہوکر جیسا صفا پر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کہتا تھا ویسا ہی کہے یہ ایک دور ہوا پھر باقی چھہ دور اسیطرح پھرے اور ختم مروے پر کرے اور ہر دور مین درمیان دونون میل کے اخضرین کے تیز تیز جلدی کرے اور درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ آخر تک پڑھا کرے اور تلبیہ کہتا رہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے ادا کے جاوے تو اوسکو دوہرانا لازم آتا ہی اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہین ہے مگر اوسکے طہارت سے عمل ہے اور اسیطرح وقوف عرفات اور مزدلفے اور رمی جمار بھی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور باطہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط ہی اور طواف اور سعی کرتے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہو چکے پھر مسجد حرام

مین جاکر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا متصل باب عمرے کے ادا
کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ متمتع جو اپنے ساتھ
ہدیا رکھتا ہے اونکو واجب ہی کہ حلق نکرین اور احرام سے نہ نکلین بلکہ
اسی احرام سے مکے مین اقامت کرین اور طواف نفل جسقدر چاہین بدون
اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کرین اور بعد ہر طواف کے دو رکعت
نماز پڑہین اور تمام اوقات اور حالت طواف مین اکثر تلبیہ کہتے رہین جمرہ
عقبہ کے رمی تک اور عمرہ نہ بجالاوین حج کے مہینے مین وہی تینون شخص
یعنے مفرد حج اور قارن اور متمتع اور آگے ان مہینون کے فقط وہ مفرد حج
جو حج کے مہینون کے پہلے احرام باندہا ہے پہر جو بجالاوین دم لازم ہوگا
اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور
حکم اس متمتع کا جو وہ اپنے ساتہ ہدایا نہین رکھتا ہے وہ مختار ہی کہ
احرام سے نکلے یا نہین پر احرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہی لازم ہی
کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافون سے جسقدر ہوسکے بدون اضطباع
اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ آفاقی کے حق مین طواف بہتر ہی
نماز نوافل سے پہر متمتع کو عمرہ بجالانا ناجائز ہے اور معتمر جسنے عمرے
چاہے بجالاوے مگر حج کے مہینون مین مکروہ ہے کیونکہ مکے مین
اقامت کرنے کے بعد آفاقی یا میقاتی کو اشہر حج مین عمرہ ادا کرنا مکروہ
ہے اور مکی کو بطریق اولے ہوگا پہر جب حج کے دن آوین تب جو کوئی
احرام کہول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا آٹھوین تاریخ کو ذیحجہ
کی غسل یا وضو کرکے بدنمین خوشبوئی ملے اور مسجد حرام مین اگر تحیت المسجد
کی نیت سے سات دور طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز نفل بدستور

سابق ادا کرکے اسی جگہہ بیٹہا ہوا حج کی نیت دلمین لا کر زبان سے اسطرح کہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ فقط اور تلبیہ گویان درود ماثورہ
اور یہ دعا پڑہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ
وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ اور ممنوعات اور مکروہات اور مفسدات حج اور احرام
جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی اوس مطابق پرہیز کرے اور دور رہے پہر بعد
احرام کے جو چاہے اسی اور طواف زیارت کی اور سعی مقدم کرے تو
چاہیے کہ طواف نفل کو ساتہ اضطباع اور رمل ادا کرکے سعی کرے
کسواسطے سعی کا صحیح ہونا اوپر طواف کے منحصر ہی گوکہ بطریقہ نفل کے
ہووے یعنے اول کے تین دور مین بعد ازان افعال حج کے جو
بیان کی جاتی ہین بجا لاوے اور جس نے احرام نہین کہولا ہی وہ
اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے مین مشغول اور مستعد ہووے
یعنے تاریخ ہفتم کو خطبۂ امام کہ جسمین منا جانے کے احکام اور عرفات
مین نماز پڑہنے کا بیان اور وہان سے ساتہ امام کے پہرنے کی
حقیقت درج ہی اور بیان کرتا ہی سنکر آٹہوین کو احرام بستہ بعد نماز
فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور تکبیر گویان مکے سے پیادہ
منا کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب و عشا منا مین پڑہے
اور اوس رات کو منا مین رہے کہ فجر کی نماز صبح صادق مین یعنے پانچ
وقت کی ادا کرکے بعد طلوع آفتاب ضیت کی راہ سے عرفات مین جاوے
اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور درود
جسقدر ہو سکے پڑہے اور استغفار کی کثرت کرے اور عرفات کے
قریب پہونچکے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہہرے مگر متصل

سیاہ پتھرون کے جبل رحمت کے دامن مین جہان پر آن سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقف ہوئے تھے اوترنا از ہمہ اولی
اور افضل ہی اور وہان پر تلبیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور درود اور استغفار
مین بہت مشغول رہے اور اپنے مان باپ اور خویش اوند اور دوستون
کے حق مین دعا کرے اسطور پر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ
نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ بِهٖ نَبِیُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
اور اوس روز واسطے پڑہنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے
پیغمبرون نے پڑہی ہین پڑہے اور وہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ
وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ
بعدہ آگے زوال آفتاب کے عرفات مین ٹہرنے کے واسطے غسل کرے

کہ یہ وقوف یعنے ٹھہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرضون سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہووے اور بعد فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بمجرد زوال کے بلا توقف اور تاخیر کے بلکہ کسیقدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم بہی بولتے ہین جاکر دونون خطبے کہ جس مین وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہون امام سے سُنے اور جلد امام کے ساتہ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور مابین ان دونون نمازون کے کوئی نماز نہ پڑہے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بہی نکرے بعد ازان بدون توقف کے ساتہ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات مین جبل رحمت کے پاس امام کے پیچہے روبقبلہ ہوکر ٹھہرے لیکن سواری پر ٹھہرنا چاہیے خصوصًا اونٹ بہتر ہی پہر کہڑے رہنا پہر بیٹہے رہنا پہر لیٹے رہنا موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچہے جائے نہ ملے اوسکے داہنی طرف ورنہ بائین طرف کہڑا رہے اور دونون ہاتہ اوٹہاکر تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار مین شغل کرے اور اپنے والدین اور خویشان اور دوستان کے حق مین دعای مغفرت کرے جیسا کہ اوپر لکہا جاچکا ہی اور ہر دعا مین عاجزی بسیار اور انکساری بشیمار اور بہت گڑگڑا کر نا دل سے منظور رکہے کہ مستحب ہی کہ بوقت کہنے تلبیہ کے تہوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑہے اور امیدوار اجابت کا رہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا کرے اور یہ دعائین باربار پڑہے اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر وللّٰہ

الحمد للہ اللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد اللہم اہدنی بالہدی ولقنی بالتقوی واغفر لی فی الاخرۃ والاولی
بعدہ ہاتہون کو کہینچ لیوے اور سورہ فاتحہ پڑہے اسقدر توقف کرکے پہر
ہاتہہ اوٹہاکر یہی دعا پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر سو بار اور سورہ اخلاص سو بار اور
یہ درود اللہم صل علی محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید
مجید وعلینا معہم سو بار پڑہنے مین بہت اجر ہی اور تلاوت قران جملہ
دعاؤن سے افضل اور اولی ہی اور آفتاب کے غروب تک تکبیر اور
تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور درود پڑہا کرے اور واسطے سائر
مومنین کے دعاء خیر کو دست بدعا ہووے اور اس مجمع خلق کو معائنہ
کرکے خیالات حشر کا بخوبی دل عبرت پذیر سے ملاحظہ کرنا چاہیے اور
حساب وکتاب کو وہان کے بغور نظر مین لانا اور قہر الہی کو اور اپنے گناہونکو
جسقدر ہوسکے دہیان مین لاکر اپنی چشمان اشکبار کو رشک افزای غنچون کا
بنانا اور امیدوار بخشایش کے رہنا اور اوسکی رحمت کی توقع کو بجاے
تکیہ آرام کے زیر سر خاطر مضطر کے استوار اور محکم رکہنا پر ضرور ہے
اور پس از غروب آفتاب عالمتاب کے تلبیہ گویان اور براہ تہلیل اور
تکبیر اور استغفار اور درود کے جویان جمعیت اور آہستگی کے ساتہ مازمین
کی راہ سے مزدلفے کو امام کے ہمراہ جاوے اور پیش وپس نہو کسواسطے
کہ عرفات سے امام کے ہمراہ جانا واجب ہی اور بوقت پونہچنے قریب مزدلفہ
کے سواری سے اوتر لیوے اور بعد غسل کے اوسمقام سے پیادہ پا
مزدلفے مین اگر بدون تاخیر کے نماز مغرب اور عشا کو عشا کے وقت باقامت

اور افذان و احد کے بمعیت امام کے پڑہے اور درمیان ان دونون نماز فرض
کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر بعد سنت و نوافل و وتر عشا کے
پڑہے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے بعد از
نماز عشا وہین پر شب باش ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ
تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور حمد وثنا اور استغفار اور
درود مین اور تلبیہ مین مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز
فجر اول وقت باجماعت یا منفرد ادا کرکے مزدلفے وادی محسّر کے ورای
چاہیے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل وقوف
واجب ہی اور مستحب یون ہی کہ بہ شمول امام ہوکر اوسکے عقب مین یا چپ
و راست سے مشعر حرام مین کہ جسکو جبل قزح بولتے ہین قبلہ رو ہوکر پہر ذکر
اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود مین مثل وقوف عرفات
مصروف اور موظف رہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پہر مسنون
ہے قبل طلوع آفتاب کے بہمراہی امام بمرتبہ ثانی جانب منا کے راہگیر
ہووے اور مزدلفے سے یا راہ مین سے سات یا ستر کنکر بمقدار تخم خرما یا
ثمر کے اوٹھا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید
گویان اندر منا کے آوے اور ہر گاہکہ بانثناء راہ جب وادی محسّر کو پہونچے
تب وہان بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہان سے گذرتے وقت
یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ فقط
پہر منا کیطرف آنے کے بعد بلا توقف جمرۂ اولے اور وسطے کو چہوڑ کے
جمرۂ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گز کے فرق سے یا کچہہ زائد کے
انداز سے روبرو جمری کے نشیب مین کہڑا رہے اسطور پر کہ منا داہنی

طرف اور مکہ مکرمہ بائین جانب پڑے بعد ایک کنکراون سات کنکرون سمی داہنی ہاتہہ کے انگوٹہے کے پشت پر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور سے یا چنگی مین لیکر اسقدر ہاتہہ اوٹہا کر پہینکے کہ بغل کی سفیدی دیکہائی دیوے اور وہ کنکر جمرے پر یا اوسکے قریب کچہہ کم تین ہاتہہ کے فرق سے جا پڑے اگر سوار ہوکے کنکر پہینکنا اولی ہی اور پہلا کنکر پہینکتے ہی تلبیہ کہنا بند کرے خواہ وہ شخص مفرد حج ہووے یا متمتع یا قارن اور ہر کنکر کے ساتہہ تکبیر اور تہلیل کہتا رہے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطَانِ وَرِضَاءً لِّلرَّحْمٰنِ فقط جب اسطرح پر سات کنکر پہینک دیوے تب یہ دعا پڑہے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ حَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا بعد ازان بغیر توقف کے جہان اوترا ہی وہان آکر قربانی کرے اور ذبح سے پہلے یا اوسکے بعد یہ پڑہے اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ہٰذَا النُّسُکَ وَاجْعَلْہَا قُرْبَانًا لِّوَجْہِکَ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ عَلَیْہَا اوسکے بعد حلق یا قصر کراوے مگر مسنون ہی حلق کرنا مردون کو اور مباح ہی قصر کرنا اونکو اور عورتون کو قصر کرنا مسنون ہی اور حلق کرنا حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے کے بعد حلال ہووینگے یعنے اوس شخص پر وہی سب چیزین جو باعث احرام کے حرام ہوئے ہین مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چہونا اور بوسہ لینا نادرست ہی الحاصل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسی دن منا سے مکے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام مین داخل ہوکے طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم یا طواف عمرے کے ادا کرے
و لیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل مین نہ کیا ہووے تو اوس مین بجا
لانا ضروریات سے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
بہی حلال ہو جاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبوق سے معلوم ہوا کہ بروز
عید چار عبادتونکا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانیاً ذبح
کرنا ہدایا کا ثالثاً حلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پہر جب طواف
زیارت سے فارغ ہو جاوے تب اوسی دن یعنے بروز عید بعد نماز
ظہر کے مکے سے برآمد ہو کے منا کو آوے اور دو رات یا تین رات
یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بہی منا مین رہے اور اون راتون مین مسجد حنیف مین
با جماعت نماز پڑہا کرے خصوص اس مسجد مین جہان رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے نمازین پڑہی ہین وہان پر نفلین پڑہتا رہے اور
جاننا چاہیے کہ گیارہوین کو ظہر کی نماز منا مین بجماعت ادا کرکے اور
امام کا خطبہ جس مین احکام رمی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہی
اوسکو سنکے اول جمرہ اولے کے نزدیک مکے کے راہ کیطرف سے
آوے اور اوس جمرے پر جو جمرۂ عقبہ سے بلند ہی اسقدر چڑہے کہ
اوس شخص کے اور کنکرے گرتے سو مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق سی
کم نرہے پہر قبلہ رو ہو کے اسطور پر کہڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
کا ایک حصہ بائین طرف اور دو حصہ داہنی طرف ہووے بعد اوس سات
کنکری پہینکے جیسا کہ بروز عید جمرۂ عقبہ پر پہینکا تہا اور ہر کنکر پہینکتے وقت
تکبیر کہنا چاہیے بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضَاءً لِلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا فقط

بعدہ تہوڑا آگے بڑہ کے اپنے بائین طرف تہوڑا ہٹے اور رو بقبلہ ہو کے
واسطے دعا کے ہاتہ اوٹہاوے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کہے اور تکبیر
اور تہلیل اور درود پڑہے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور
دل سے اپنے اور مان باپ اور خویشون اور دوستون اور مومنون کے
واسطے درگاہ اللہ تعالی مین دعا مانگے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے
کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسجگہہ ایسی
دعا فرمائی ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ
معنی اوسکے یہ ہین ای خدا بخش حاجیونکو اور ان کو جنکے واسطے بخشایش
چاہین حاجیان اور مستحب یہ ہی کہ اسمقام مین پاؤ جزو قرآن شریف کا پڑہی
اُتنے وقت ٹہہر کے دعائین اور اذکار مین مشغول اور مصروف رہے پہر
وہان سے جمرۂ وسطے پاس اپنے بائین جانب سے اوتر آوے
اور نشیب مین یون کہڑا ہووے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے
پہر جسطرح جمرۂ اولے پر کنکریان مارا تہا ویسا ہی اسکو بہی سات کنکری
مارے بعد اوسکے تہوڑا زمانہ ٹہہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت
آگے نہ بڑہے اوسکے بعد جمرۂ عقبہ کے قریب آکر نشیب مین کہڑا رہے
اور جسطور نحر کے روز اسکو کنکری مارا تہا ویسا ہی پہر اسکو سات کنکریان
مارکے وہان ٹہرے نہین بلکہ بہت جلد نکل جاوے کیونکہ وہان پر تنگی
جاگہہ کے باعث لوگون کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات
کے کہ کشادہ جاگہہ ہے اور افضل یون ہی کہ رمی جمرۂ اولے اور
وسطے کے پیادہ کرے اور جمرۂ عقبہ کے رمی سوار ہی سے ادا کری
۱۲ اکو بہی ویسا ہی بعد زوال کے تینون جمرات کو کنکریان مارکے اگر

چاہے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہان تاب کے مکے کو چلا آوے خواہ ۱۳ کو بہی منا مین رہ کر ویسا ہی تینون جمرات کی رمی سے فراغت پاوے مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے نکلنے سے دم لازم آتا ہی کسواسطے طلوع کے وقت وہان رہنے سے تینون جمرات کی رمی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جمار کے نماز ظہر کے قبل منا سے باہر ہوکے وادی محصّب مین آکے ایک دو ساعت ٹھہرے اور وہان سے مکہ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ محصّب مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ادا کرکے وہان پر تہوڑا وقت سو رہے پہر بعد اوسکے مکہ شریف مین داخل ہووے فقط مقام شکر ہی اور خوشی کا کہ قبولیت دعا مین بہی کچہ شک نہین ہے ہیچ دنیا اور عقبی کے بہ فضل الٰہی نتیجہ اوسکا ظاہر ہوگا او تعالی حلیم کریم ہی اگر دنیا مین کسی مصلحت سے اجر ندیوے گا اپنے بندونکو تو آخرت مین ضرور ثمرہ دعاے قبولیت کا عطا فرماوے گا اور اجر کرامت کرے گا فقط

تتمہ فصل چودہوین بیانمین مقامات اجابت دعاے بقید وقت و روز کے

اى بہا ئى مسلمانون گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام الٰہی اور رحال اتبان مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بہ طفیل و عنایت خاص آن صدر نشین چار بالش قاب قوسین او ادنی کے عائد اور نازل ہی کہ دیکہنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعاے کے زائد از چالیس بلاشک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہوے اونمیں سے جسقدر اس راقم کو ہاتہ آئی اوسقدر درج رسالۂ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقہ گوش ارباب سامعین اور ذہن نشین اہل شائقین ناظرین کے ہوگا فقط

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام	یک	سحر	+	+
تحت میزاب	یک	سحر	+	+
قریب رکن عراقی	یک	ایضاً	+	+
اندر خضری کی	یک	ایضاً	+	اسجگہہ کو مقام جبرئیل بھی کہتی ہیں اور
قریب رکن شامی	ایضاً	+	+	مُعجّبہ بھی فقط
رکن یمانی	ایضاً	نماز فجر	+	+
نزد حجر اسود	ایضاً	دوپہرن	+	+
نزد ملتزم	ایضاً	آدھی رات	+	+
اوپر چاہ زمزم	ایضاً	غروب آفتاب	+	+
اندر خانہ کعبہ	ایضاً	زوال آفتاب روز دن	یک	میان ہر دو ستون اول وقت زوال در
بالای صفا و مروا	دو	بعد نماز عصر	+	وقت آمدن ارباب السلام بجو
درخانۂ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	یک	وقت شب جمعہ	+	کہ آن امکان را قبۃ الوحی نیز میگویند
مطاف	یک	بعد طواف	+	+
کعبہ معظم	یک	بایام دیدن آن	+	+
ہر سہ سعی جمرات	۳	باداے شرط تعدد بدن	+	این ہر سہ جمرات بجانب زمین جاے اجابت دعا ہا است

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہاں کی
در غار حرا	یک	•	•	
در مغارہ فتح	یک	•	•	زمین کہ صخرہ عائشہ میگویند رضی اللہ عنہا و عندہا مجید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبل النبوۃ و لدعا سوگند منہا
رباط موقف	یک	•	•	•
بالای جبل قبیس	ایضاً	وقت ظہر	•	از سر کے بعض روایت فی خراوبر مطلقاً
نزدیک قبر حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	ایضاً	•	•	•
نزد قبر سلیمان بن عتبہ	ایضاً	•	•	•
نزد قبر حضرت فضیل بن عیاض	ایضاً	•	•	•
نزد قبر امام عبد الکریم ابن ہوازن رضی اللہ عنہ	ایضاً	در روز آخر	جمعہ	ابن ہوازن القشیری رضی اللہ عنہ
نزد قبر شیخ ابو الحسن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•
نزد قبر عبد اللہ الحسن بن ابی مجید علیہ الرحمۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•

اور احوال اجابت دعا کے اعیان ہر روزہ ہفتہ روزہ کی تقیید وقت کے یوں ہی ہے یعنی ہر روز شنبہ وقت صبح یکشنبہ وقت عصر دوشنبہ وقت ظہر سہ شنبہ وقت خور و چہارشنبہ ظہر پنجشنبہ سحر جمعہ میان ظہر و عصر

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضہ مکرم اور قبہ محترم اور مسجد معظم اور مدینہ منورہ برکت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور آداب مین درآنے مدینہ منورہ کے اور زیارات قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان رخصت ہونے مین ساتھہ تشریح کے

ای بہائی مسلمانون بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور سمجہو کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام ہمام ابو حنیفہ کوفے رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الروایت احسن کے اپنے شرح متوسط مین تحریر فرماتے ہین احسن یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے وطن سے ہیت اداے حج فرض کے نکلے اولاً حج ادا کرے بعد واسطے حصول شرف زیارت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینہ منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سعادت زیارت سے ذخیرہ تشریف حاصل کرے اور بعد اوسکے اداے حج کرے تو بہی صحیح اور جائز ہی کیونکہ تقدیم نفل اوپر فرض کے جائز آتا ہی ولیکن شرط یہہ ہی کہ جو کوئی عازم حج فرض ماقبل مہینے حج کے مکہ مکرمہ مین جاوے مجاز ہی کہ اول ہی مشرف بزیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر مہینے حج کے مکے مین پونہچے تو زیارت کا قصد کرنا ناجائز ہے اور جو حج نفل کو آوے تو اوسکو اختیار ہی چاہے پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہی کہ اولا بفراغ از حج ادب زیارت کے مقدم جاننے پر ظاہر ہی کہ اول حج کرنے سے گناہون سے پاک ہوتا ہی پہر

جب پاک صاف ہوگیا تو پاک صاف ہو گے زیارت حضور پاک مین حاضر ہونا
موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکوکار کا ہی انتہی
پہر جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہوجاوے اور ادا ے ارکان
حج سے مطمئن تب پہر وے اس حدیث شریف کے مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي
فَقَدْ جَفَانِي سبعے جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نگیا پس تحقیق اوسنی
ہمپہ ستم کیا او سپر واجب العمل ہی کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سربلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
بعد ادا ے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
سب عبادتون سے اولی اور افضل ہے مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور تمامی سنن اور مستحبات سے بہتر اور اکمل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
[illegible] وسیلہ ہی اور واسطے استحصال نعماے شفاعت کے ذریعہ جمیلہ جیسا
کہ حدیث والا وارد اور نافذ ہے مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي
سبعے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہوگی اوسکے واسطے
شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت قدوم فیض لزوم سے فائز
اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي
كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي سبعے اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح بے نصیبی اور بد نصیبی ہے اور
زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی عورتون کے حق مین مستحب ہے
واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہین کہ زیارت کی نیت ساتھ قبر شریف
کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت ملاوے تاکہ بہت اجر پاوے لیکن طحطاوی

ابن ہمام سے نقل لاتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرے نزدیک اولی یون ہی کہ پہلے
قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر پیچھے مدینۂ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے
کیونکہ اسصورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تعظیم ہی اور
فرمانبرداری اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے من جاءنی
زائراً لا یعملہ حاجۃ الا زیارتی کان علی ان اکون لہ شفیعا یعنے جو کوئی آوے گا
میری زیارت کے واسطے کہ اوسکو سواے اسکے کوئی حاجت نہو تو پہر
جاوے گا مجھپر یہ کہ مین اوسکے شفاعت کرون الغرض جب کہ ارادہ زیارت
کا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی کوئی کرے تب اوسکو لازم ہے کہ
طواف وداع سے فارغ ہوکے مکہ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو راہی ہووے
اور راہ مین درود بے حساب پڑہا کرے اور مدح وثنا حضور پر بڑے
صدق دل وجان سے بیان کیا کرے اور اثنا راہ مین جہان جہان آنحضرت نے
نماز پڑہی ہین وہان پر نماز پڑہے اور دعا مانگے کہتے ہین کہ وہی جگہ
ہین اور درمیان راہ کے جو جو مشاہد اور مقابر ہین اون سب کی زیارت
کرے اور جسقدر مدینۂ منورہ قریب آتا جاوے اوسیقدر ترقی ذوق اور افزونی
شوق کی ہوتی جاوے اور جب اوسمقام پاک کے سرحد مین داخل ہوا اور
وہان کے درختون اور گہرون کا معائنہ ہوئے یعنے جب نظر آوین تب غسل کرے
اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہوکے نہایت عجز اور غایت انکساری سے بمرتبہ مزید
درود خوانی کرتا ہوا اوس بلدۂ طیب اور خطۂ پاک مین داخل ہوتے وقت
ساتہہ پڑہنے اس دعا کے شرف فراوان اور ابروی بے پایان حاصل کرے
بسم اللہ ما شاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعلنی من لدنک

سُلطانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِنَ النَّارِ
وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ
اَوْلِيَاءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَانْقِذْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیشتر رکھتا ہووے تو اوسکو کسی جاے محفوظ اور مطمئن مین رکھدیوے اور بحالت نکرنے غسل کے بشرط امکان غسل کرلے ورنہ وضو ہی کافی ہی اوسکے بعد لباس پاک اور صاف پہن کے خوشبوئی خوب لگاوے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب اور حضور قلب کے آنکھین نیچے کیے ہوئے باب جبرئیل یا باب السلام سے بڑی عاجزی اور انکساری سے مسجد مین اپنے پاے راست کو راست کرکے در آوے اور اوسوقت مین یہ دعا جو مستحب ہی زبان پر لاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پس ازان منبر شریف کیطرف متوجہ ہوکے عمود منبر کو برابر کندے جانب راست کے رکھکے بجانب مصلاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تحیت المسجد کا دوگانہ بجالاوے جو جماعت اور نماز سنت موکدہ کے جانے کا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑھے کیونکہ نماز تحیت ضمنا اور نماز بین فرض اور سنن کے ادا ہوتی ہین اور جو سبب ہجوم خلائق کے نماز تحیت کے ادا سے معذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام مین مناسب جانے

پڑھ لیوے اور بعد اسکے اس دوگانہ کے پہلے میں سورۂ کافرون اور ثانی مین سورۂ
اخلاص پڑہے کہ مستحب ہی پہر اس توفیق کا شکرانہ بجالانا پر ضرور جاننے پہر بعدہ
حمد و ثنا مین مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشایش
گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پیچہے قبر شریف کے مقابل
آجاوے وجہ مبارک سے بمفاصلہ ۳ گز کے وجہ مبارک کے برابر قبلے
کی جانب پیٹھ کرکے اور اوسکو بھی پیٹھ کرکے بڑی عاجزی اور ادب سے اور
بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکھیں کئے ہوئے کھڑا رہے
واسطے کھڑے رہنے کے اوس مقام طیب اور برگزین مین پروردگار عالم
سے توفیق رفیق اور امداد ڈہونڈہی اور اپنے دلکو خطرات اور تعلقات ہرگونہ
سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور جماوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم رونق بخش ہین اور مین حضور معلے مین حاضر ہون اور مجہہ عاجز مسکین اور
گدائے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر
ہوش سے سماعت فرماتے ہین اور اونکی عظمت و شان اور بزرگی علو مکان
کا لحاظ کرے اور اپنے کو نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت نادم اور پر تقصیر سمجھے اور
بڑے ادب اور سعادت طلب سے باواز نرم اور متوسط یون درود اور سلام
مین طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
تین مرتبہ پڑہکے کہے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ جَزَاکَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا جَزٰی رَبُّہٗ
رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَنَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ
پہر جسقدر چاہے اوس پر زیادہ کرے پہر واسطے شفاعت کی التجا اور آرزو بھی کہو اور یہ کہے

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تین بار اور اَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ
مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ پہر جو کسی نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے اپنا سلام عرض کرنے کو پیغام دیا ہووے تو اوس پیغام کو اوسکے یون
ادا کرنا چاہیے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ یا یون بیان کرے فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يُسَلِّمُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جو بہت سے لوگون کے پیغام سلام کے ہون اور اونمین کسیکے
نام یاد نہون تو یون کہنا لازم ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَانِيْ
اِلَيَّ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ اور بوسہ دینا حجرۂ اقدس واعلی کی دیوار مبارک کو اور حجرۂ شریف
کے گرد مین پہرنا بطور طواف کے اور لحد مبارک کے روبروے جہکنا اور
زمین کو بوسہ دینا بدعت اور مکروہ ہی اور جو بحالت ہیجان عشق اور جذب محبت
مین ہووے تو وہ امر خاص بلکہ اختصاص ہی اور سجدہ کرنا حرام اور معصیت
کیونکہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی تم میری قبر کو صنم نبنانا
پس انسب ہی کہ زائر مدام ارتکاب ان بدعتون اور حرام کامون سے بچتا رہی
اور جو لوگ جاہل صفت ہین اور ان کامون کے عمل درآمد مین بہت چالاکی اور
دلیری کرتے ہین سو ہرگز ان لوگون کی پیروی نکرنا چاہیئے بلکہ پرہیز کرے
اور اس سے بچنے کی سعی کرے مگر علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار
کے اتباع کرنے مین جہد بلیغ اور کوشش فراوان اور سعی نمایان کرے جیساکہ
حیات القلوب مین لکہا ہی الغرض جب زیارت سے قبر مبارک کی فراغت
بہم پونہچاوے تب لازم ہی کہ وہان سے بفاصلہ ایک گز کے داہنی طرف
ہٹ کے جناب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی
واسطے کہڑا رہے اور کہے یون اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا صَاحِبَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلٰى

الْاَسْرَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ

زان بعد وہان سے بفاصلہ ایک گز بجانب راست ہٹ کے جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کھڑا ہووے اور یہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ نَطَقَ بِالصَّوَابِ وَوَافَقَ قَوْلُہٗ بِحُکْمِ الْکِتَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَجَابَ اللّٰہُ فِیْکَ دَعْوَۃَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَظْہَرَ اللّٰہُ بِکَ الدِّیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاٰلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ

پس پیچھے بفاصلہ نیم گز کے جانب چپ جدا ہو کے کھڑا رہے اور یون کہے [۱۶] اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَفِیْقَیْہِ وَوَزِیْرَیْہِ وَمُشِیْرَیْہِ وَالْمُعَاوِنَیْنِ لَہٗ عَلَی الْقِیَامِ فِی الدِّیْنِ وَالْقَائِمَیْنِ بَعْدَہٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ جَزَاءٍ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَسْاَلَ رَبَّنَا اَنْ یَّتَقَبَّلَ سَعْیَنَا وَیُحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیُمِیْتَنَا عَلَیْہَا وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ

زان بعد پھر وہان سے الگ ہو کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روبرو حاضر ہو کر حمد وثنا وشکر وسپاس بے قیاس درگاہ الٰہی مین اور تسبیح وتہلیل باری تعالی زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑہے اور وسیلہ جمیلہ اس شفیع گناہگاران اور رحمت عالمیان کا کر کے درگاہ الٰہی سے امید وار بخشش اور معافی کا رہے اور اپنی قضاء ہر حاجت اور عفو تقصیرات ہر گونہ کی درخواست بیچ درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یوں التجا کرے اور دل سے گڑگڑاوے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ
اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا
قَوْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا اِلٰی نَبِیِّكَ ھٰذَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
مُسْتَشْفِعِیْنَ بِہٖ اِلَیْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُھُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِیْنَ
اِلَیْكَ مِنْ ذُلَلِنَا مُعْتَرِفِیْنَ بِخَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَتُبْ عَلَیْنَا وَشَفِّعْ نَبِیَّكَ ھٰذَا
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْنَا وَاغْفِرْ لَنَا بِمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَكَ وَقُرْبِہٖ لَدَیْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَقَدْ جِئْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ
مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِكَ وَاَنْ
یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِكَ وَاَنْ یُّوْرِدَنَا حَوْضَكَ وَاَنْ یَّسْقِیَنَا
بِكَاْسِكَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ

اور تین بار یہہ کہے اَلشَّفَاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سوا
اسکے جو دعا دلمیں آوے سو سب مانگے اور ہر دعا ہی کو خدا یتعالے کی حمد
سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد
ازاں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف
متوجہ بدل ہوکے یوں زبان پر لاوے اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بَضْعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَۃَ النِّسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا حَبِیْبَۃَ
حَبِیْبِ اللّٰہِ جَزَاكِ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَآءِ وَرَضِیَ
عَنْكِ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاكِ زَائِرِیْنَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِكِ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَہٗ لِیَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ
رَبِّنَا الْعَظِیْمِ فَیُمِیْتُنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیَحْشُرُنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَیَجْعَلُنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَیَسْقِیْنَا
مِنْ حَوْضِہِ الْکَرِیْمِ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا نَظْمَاُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

واضح ہو کہ حیات القلوب مین لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
کا حجرہ مبارک کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر
فاروق علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ ہین سو اوسکی دیوارین کی بنا سنگ
منقوش سونے سے ہی اور اسمین کسی طرف سے دروازہ نہین ہی مگر اوسکی
چھت کی ایک جانب مین دریچہ ہی اور اوسکی چھت پر قبہ سبز مسجد کی سقف سے نصف
قد کی مقدار بلند کیا گیا ہی سید نور الدین مشہودی نے خلاصۃ الوفا مین تحریر کیا ہی
کہ جب مین دریچہ مذکور سے حجرہ شریف مین داخل ہوا خرمے کی شاخ سے حجرہ
مبارک ناپا تو طول مین قبلے کیطرف مشرق و مغرب کے مابین ۱۰ گز ۱۶ اونگل
پایا اور شمال کی جانب مشرق و مغرب کے درمیان ۱۱ گز ۱۰ اونگل اور عرض مین طرف
مشرق قبلے اور شمال کے مابین اور مغرب کی طرف بھی قبلے اور شمال کے
مابین ۷ گز ۱۵ اونگل انتہی اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ مخمس کی شکل سے
ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کیطرف حجرہ شریف کی
دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی
مابین فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی چھت سے ۴ گز نیچے ہے
صندل کے تختون کے جال مسجد کی چھت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے
پر غلاف چھوڑا جاتا ہی اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار
بنائی گئی ہی اور اوسمین چار دروازے ہین پہر اون سے دو دروازون کو دو
بار یعنے صبح و شام کھولتے ہین اور دوسرے دروازون کو کبھی اور ششہ حجری

مین دو نصرانی کی نقب زنی سے حجرۂ شریف کے اطراف سے دیوارون کے پائون
مین گڈہا کر کے پنجرس سات سیس کے گلا کڈوال کے مضبوط کردی گئی ہین اور
مسجد نبوی کے دیوارون اور کہنبون کے سنگ منقوش سے بنا ہین اور بندش
اونکی گچ سے ہی اور چہت اوسکی ساگون کی بلیٹون سے بلندی دیوارون
کی ۱۸ گز طول مسجد شمال اور قبلی کے مابین ۲۳۰ گز اور عرض قبلے کیطرف ۲۰۰
گز اور شمال کی جانب ایکسو اسّی گز ہی اور مسجد کے کہنبون سے ۸ کہم شرف رکہتے
ہین پہلا اسطوانہ مخلق دوسرا اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتہا اسطوانہ
سریر پانچوان اسطوانہ علی چہٹا اسطوانہ وفود ساتوان اسطوانہ مرتعبۃ القبر
آٹہوان اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت مین چوبی تہا
اور اوسکے ۳ درجے تہے ہر درجہ ا مالیشب کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
دار ہی مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے درمیان
کی جگہہ کا نام ہی جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَقَبْرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ
رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنے وہ جگہہ جنت سے لائی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ مدینہ
کی مسجد کے ایک نماز دوسری جگہہ کی ہزار نمازون سے بہتر ہی اور مسجد حرام کی ایک
نماز دوسری جگہہ کی دس ہزار نمازون کے برابر ہے پہر مقام روضہ کی نماز
کا مرتبہ اسقدر زیادہ ہوگا قبہ بی بی فاطمۃ الزہرا کا روایت صحیح سے حضرت
کے حجرۂ شریف کے پیچہے شمال کیطرف مین ہے اور دروازے مسجد نبوی
کے چار ہین ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبرئیل بہی بولتے
ہین دوسرا باب النساء اور ۲ بطرف مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمۃ
اور یہی باب الرحمان اور ایک نیا دروازہ بطرف گوشۂ شمال اور مشرق کے چند سال ہوے
بنام سلطان روم باب مجیدی کر کے بنایا گیا ہی اور مشہور ہی اور اسصورت مین کل پانچ

نقشہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
قبلہ جنوب
باب السلام
روضہ فاطمۃ الزہرا رض
صحن مسجد
کمانوں کے اوپر کا دہانہ
کمانوں کے اوپر کا دہانہ
حدود اطراف کی
شمال
مطبوعہ مطبع نول کشور مقام کانپور

دروازے ہین الحمد للہ کہ راقم نے بہی اپنی آنکھون سے بکمال کرم الٰہی اور عنایت آنحضرت نامتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکھا اور تصدیق اپنی تحریر اور تالیف اس رسالہ کی بخوبی کی بمنہ وکمال کرمہ اور یہ حقائق مذکورہ بالا کو جو چاہیے سو نقشہ مشمول سے بہی برا العین دیکہہ کے ساتہہ وفور شوق اور مزید ذوق خاطر نشین کرلیوے کہ عین سعادت ابدی عاشقان نبوی اور طالبان رحمت مصطفوی کی ہی فقط

نقشہ متبرکہ یہہ ہے

واضح ہو کہ اے بہائی مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اوس مقام فرخندہ فرجام کی سعادت مآب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اوسکو بہر عنوان لازم ہے کہ ہر آن وبہر مکان حضور پر نور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو بدل وجان ملحوظ رکہے بلکہ موجب ترقی اپنی نور ایمان کا جانے اور عبادات اور مرات مین بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت پنجگانہ کو ہاتہہ سے نہ دیوے یعنے اوسکے ثواب کو نہ چہوڑے اور مسجد شریف کے ملازمت سے کبہی منہہ نہ موڑے اور آداب نوافل وقرآن خوانی اور درود اور دعا بقصد استغفار معاصی اور حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل الٰہی مین ہر وقت مشغول اور موظف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ مین اور ستونون کے درمیان متصل سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف مین ختم قرآن بہی مستحب ہے اور کثرت زیارت سے حضور پر نور کی اپنے دل اور جان کو بنور سرور اور سعادت مسرور بخشے اور مسجد مین جاوے اعتکاف کی نیت سے بہتا وقت قیام مسجد نظر حجرۂ شریف پر کرتا رہے کیونکہ یہہ نظر کرنا مانند نظر اندازی کے کعبے کو ہے

عبادت مین اور جب قبر مبارک کیطرف گذر ہووے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کھڑا رہ
جاوے اور درود و سلام بھیجے اور تا مقدور مسجد شریف مین عبادت کے ساتھ
ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو ہاتھ سے نہ دیوے اور اس شبکو شب قدر
سے کم نجانے مصرعہ آن شب قدری کہ گویند اہل خلوت این شب است
اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ مین ایکبار جمعہ کے اول روز اہل بقیع کی
زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکھا جاتا ہی عمل مین لاوے کتب محررہ
سے واضح ہی کہ بقیع مین دس ہزار تک صحابی مدفون ہین ان مین سے
جو مشاہد اور مشہور ہین وہ دس ہین پہلے مشہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کا ہی حاجی اوس جناب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ کہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا النُّوْرَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ
الْقُرْاٰنِ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَبُوْرًا عَلَى الْاَكْدَارِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهِيْدًا فِي الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَشَّرَهُ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ
بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جگر گوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اوس مشہد مین مدفون ہین بی بی رقیہ حضرت کی
بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضاعی اور عبد الرحمان بن
عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبد اللہ بن مسعود اور خنیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور مشہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس مشہد مین مدفون ہین حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمۃ الزہرا ایک قول سے اور سر مبارک سید الشہدا حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالے عنہم مشہد بی بی عائشہ
کا ہی اوسمین مدفون ہین حضرت کی ۱۱ بی بیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ مین دفن
ہین اور بی بی میمونہ شرف مین مکے کے نزدیک مشہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوسمین مدفون ہین ابو سفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونون صحابی
حضرت کے چچیرے بہائی ہین اور عبد اللہ بن جعفر طیار حضرت کے چچیرے بہائی
کے بیٹے لیکن مدفن عقیل مین اختلاف ہی یہی مشہد تا مکہ تا مدینہ تا شام مشہد
نزدیک مشہد عقیل کے ہی اوسمین دفن ہین حضرت کی لڑکیان زینب رقیہ
ام کلثوم مشہد سعد بن معاذ کا ہے مشہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پہوپہی تہین مشہد امام مالک بن انس کا ہی مشہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیے گئے ہین اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوف زیارت کا
اہل معلی کی فصل زیارت مین اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو اوسکے
مطابق عمل درآمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکورہ کے علی العموم جملہ مومنین
او مومنات کی جو بقیع مین ہین یون زیارت کرنا چاہیے کہ زائرین اونچے پر کہڑے
ہون اور قبرستان کیطرف متوجہ ہوکے جسقدر قرآن شریف سے پڑہا جاسکے پڑہکر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پہنچادین اور یہہ کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا آلَ وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ

اور ظاہر ہی کہ مشاہد مذکورہ کے سوا سے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر ہین اور زیارت اہل بقیع کی ان کی بہی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسماعیل فرزند امام جعفر صادق مشہد مالک بن سنان جو ابی خضری کے باپ ہین مشہد محمد بن عبد اللہ جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہین بعض سے جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ مین اور اوسکے اطراف مین ہین اون سب مین نماز پڑھے اور دعا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہین وہ جملہ مساجد ۲۴ ہین مسجد قبا مسجد جمعہ مسجد مضح مسجد قریظہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد منارتین مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابو بکر صدیق مسجد بنی حرام مسجد القبلتین مسجد الصفا مسجد ذباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمۃ الزہرا مسجد مصلے عید مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضی مسجد فضا کہ اوسکو تقویت الایمان بہی کہتے ہین وہان نفل نماز پڑہنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہان بہی نماز پڑہی ہی اور وہان کی مٹی خاک شفا ہی تبرکا لینا اور رکہنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے بعد پنجشنبہ کے روز احد اور شہداے احد کی زیارت جو مشہور ہین خصوصا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رض کی زیارت کرے اس طور پر کہ اون کی تربت کے پاس کہڑا رہی اور آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑہے اور یہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمْزَةُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۲۴ يَا ذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتہر ہے اور اوسپر یہہ لکہا ہوا ہے هٰذَا مَصْرَعُ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فتح اور مسجد رکن عینین اور مسجد وادی مین خواجہ کے نزدیک ہین نماز پڑہے اور دعا مانگے اور یاد لیا ن کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ کے اطراف مین ہین اون کا پانی تبرکاً پیوے اور اوس
سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت بے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے
اونکا پانی پیئے ہین اور بعضون مین لعاب دہن ڈالے ہین اور کوان سب ۱۹
ہین پہر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین بیر انیس وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکو
بیر حاتم کہتے ہین بیر عرس وہ بہی مسجد قبا کے پاس ہی بیر عیس وہ مدینے کے
پہاڑ مین ہی بیر ثقبہ وہ بقیہ کے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ مین ہی
بیر بضاعہ وہ مدینے کے متصل ہی بیر اذ حا وہ بیر بضاعہ کے پاس مسجد
نبوی کے قبلے کیطرف ہی بیر روحا اور بیر اہاب وی دونون مدینے کے
نزدیک مغرب کیطرف ہین بیر ابی حلتبہ وہ مدینے سے ایک میل پر ہی بیر انس
بن مالک وہ مدینے کی اندر مسجد نبوی کے غربی اور شامی طرف بابین مین ہی
اور وہ بیر رباطیہ یا زناطیہ کر کے مشہور ہے بیر سقیا وہ نزدیک مدینے کے ہے
واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق مسلوک پر واقع ہین سو مسجدون
مین بہی نماز پڑہنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہان
نزول فرمائی یا نماز پڑہی ہین وی ۱۰ مسجد ہین مسجد ذو الحلیفہ اوسکو مسجد الشجرہ
بہی کہتے ہین مسجد معرس وہ مدینے سے ۶ یا ۴ میل پر ہے مسجد عرق الظبیہ مسجد
شرف الروحا وہ مدینے سے ۳۴ یا ۴۰ میل پر ہے مسجد القرایم وہ روحا سے ۴ میل
پر ہے مسجد القفرا وہ مدینے سے ۳ روز کی راہ مین ہی مسجد بکرا وہ مکے اور مدینے
کے وسط مین ہی آٹہوین یا نوین یہ دونون مسجد جحفہ مین ہین اور دسوین جحفے سے
۲ میل پر ہی مسجد خلفین وہ مکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مر الظہران وہ
مکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ مکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد تنعیم وہ
مکے سے ۲ میل پر ہے جاننا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

کرے مستحب یہ ہی کہ مسجد نبوی مین رخصت کا دوگانہ بعوض طواف وداع کے
پڑھے اور دعا مانگے جو دلمین آوے امور خیر سے بعد بدستور سابق حضرت
صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہووے
اور اپنے لئیے والدین وغیرہ دوستون کے حق مین دعا کرے اور یہہ کہے
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ
اِلَيْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا
اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پھر وہان کے فقیرونکو بقدر اپنے مقدور کے خیرات کرکے اوس آستان ملایک
مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہوکر روتا
ہوا بہت سوز و درد کے ساتہ وہان سے برآمد ہوا اور جب اپنے وطن مین داخل
ہو نیک کامون مین مشغول رہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہی کہ جس نے
حج کیا وہ شخص کا حال نیک کامون مین آگے کی نسبت بہتر بہتر اور جملہ کار بد
اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام خایف رہے اور دعا سے اوسکے خاتمہ
کی دلیل قاطع ہی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ الْمُنِيْفِ وَزِيَارَةَ
قَبْرِ نَبِيِّكَ الشَّرِيْفِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْاِيْمَانِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ
رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

**بیان مین بارہ کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین و مومنات اور
مسلمین و مسلمات کی دیکھنا اور پڑہنا اوسکا موجب بہت برگزیدگی پیش خداوند
ذوالجلال کے بہر حال ہی**

اے بھائی مسلمانوں تم جو بھی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ
جو کوئی ان بارہ کلمات منتخبہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بہ صدق دل اور
طیب خاطر سے اپنے اوپر اوراق کاغذ کے تحریر کرے اور اوسپر ہر روز بلا تامل
نظر کیا کرے یا جو خود خوان ہو پڑھا کرے اور اوسپر عمل کرے وہ شخص مخصوص خالق
ارض وسما کے برگزیدہ اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ
یون ہین پہلا اللہ جلشانہ فرماتا ہے اے فرزند آدم غم روزی مخور ہمیشہ خزینہ رحمت
اور نعمت کا میری پُر اور معمور ہے اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہوگا دوسرا اے فرزند آدم
بادشاہان جبار اور امرا رکبار سے مت ڈر اور ہرگز ہرگز خوف نکر کہ بادشاہت ہمیشہ
کی دونو جہانکی ہمکو باقی ہے تیسرا اے فرزند آدم کسیکے ساتھ انس اور محبت مت کر
اور کوئی چیز اونسے نہ چاہ یعنے خواہش نکر کسی شی کی طلب پر کیون دوام مجکو پاوے
اور جب ہم سے مانگے پاوے چوتھا اے فرزند آدم سب چیزونکو مین نے تم لوگونکے
واسطے پیدا کیا اور تمکو اپنے لیے پھر تم لوگ اپنے کو غیرون کے دروازے پیجا کر خوار
کرتے ہو سو مت کرو بلکہ غیرون کیطرف سے منہ موڑو پانچوین اے فرزند آدم
مین جیساکہ تم سے عمل فردا نہین چاہتا ہون تم لوگ بھی ہم سے روزی فردا طلب کرو
شعر بزرگی تا توانی نخوری تو غم فردا امروز مخو چون بفردا برسی روزی فردا برسد
چھٹا اے فرزند آدم جیساکہ ہم پیدا کرتے مین نو آسمان اور سات طبق زمین کے
عاجز نہین لائے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے مین تیری عاجز
نہین ہین بلاشک تملوگونکو روزی دیتا ہون مین ساتوین اے فرزند آدم جسطرح پر
مین تیری روزی بند نہین کرتا تو بھی میری عبادت فوت نکر اور میرے حکم مین مخالفت
مت کر آٹھوین اے فرزند آدم جو کچھ کہ تیری قسمت مین نے کی ہے اوسپر راضی رہا وہ

ہواے نفسانی اور وسواس شیطانی سے اپنے دلکو کہائل نکرو نوین ایفرزند آدم مین تیرا دوست ہون تو میرا دوست ہو ذکر سے خالی مت رہو دسوین ایفرزند آدم میرے قہر سے نے پروا مت رہو جبتک کہ پل صراط سے نہ گذرے اور بہشت مین قدم نرکہے گیارہوین ای فرزند آدم مجپر غضب اور غصہ کرتا ہے اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہین ہوتا ہے تو نفس پر اپنے واسطے رضاجوئی میری کے بارہوین ای فرزند آدم اگر میری دی ہوے قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے رہائی دیوے تو اور جو اسپر راضی نہووے تو دیو نفس کو تجہپر مقرر کرون تو تجہکو مانند وحشیون بیابانی کے جنگلون اور صحراؤنمین دوڑانے والا ہو قسم ہی مجہکو اپنے عزت اور جلال کی کہ دنیا دے تو مگر جو کچہ کہ تیری تقدیر کی ہی مین نے فقط واللہ اعلم بالصواب

بیان مواعظ اور نصایح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جسکی منشا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بن بی بی ہاجرہ وحضرت اسحق نبی اللہ علیہ السلام بن بی بی سارہ رضی اللہ تعالے عنہا پوہنچے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ صحف مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرقوم ہے از انجملہ نصیحت پہلے یہہ کہ [illegible] یا ابن آدم اِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ وَالتَّعْجِیْلُ مَذْمُوْمٌ وَالْحَسُوْدُ مَغْمُوْمٌ وَالدُّنْیَا لَا تَدُوْمُ وَالزَّہَاقُ ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ دوسری ایپسر آدم یہانتک کہ مین خوشنود ہون تجہسے نماز اور خدمت روز بروز سے

تیرے تو بہی ہم سے راضی ہوساتہہ رزق رسانی ہر روزہ کے تیسرے یہہ کہ
ای پسر آدم پہلے بہیج جو کچہ اپنے ہاتہہ مین رکہے واسطے اوسدن کے کہ درپیش رکہی تو
چوتہے یہ کہ ای پسر آدم شکر گذاری کر جس کسیکو دربارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
دے تو بہی اوسکو جو تیری شکر گذاری کرے تو پانچوین ای پسر آدم تمام عمر طلب
دنیا مین جیا کیا پہر طلب آخرت کب کریگا تو چہٹے یہ کہ ای پسر آدم یہان تک
کہ پیدا کیا مین نے تیری آنکہون کے لیے پوشش پلکون کی تا چہپاوے تو
آنکہین اپنی چیزہاے نادیدنی سے بوقت درپیش آنے اوسکے اور ایساہی واسطے
وہان تم لوگون کے طبقہ لبونکے ترتیب دیا ہے تا کلمات کہ ناگفتنی ہون اوس سے
لب بند کرے ساتوین یہہ کہ ای پسر آدم اونمین سے نہو کہ طالب دنیا ہون سطول
امل اور آرزوے عقبی رکہے ساتہہ قلیل عمل کے پس سخن اونکے موافق عابدون
کے ہون ولیکن عمل اونکے مطابق منافقون کے پہر عطا پر قناعت نکرین اور
نامرادی پر صابر نہون اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجہے گرفتار بلا سے کرون مین
کہ تمامی عالم تجہے تجربہ یاد رہے آٹہوین یہ کہ ای پسر آدم جو شخص تجہکو دوست رکہتا ہی
سو اپنے واسطے دوست رکہتا ہی اور بقسم عزت خود مین جو دوست رکہتا ہون تجہکو
تو تیرے ہی واسطے دوست رکہتا ہون نہ ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے راہ
سنجل دور رکہہ نوین یہ کہ ای پسر آدم تیری گردنمین دو قلاوہ لٹکایا ہے ایک تیری
عیوب پر اوتار نی اور عیوب دوسرون کی پہر تو ہمیشہ اپنی عیوب سے چشم بند رکہتا ہی اور عیوب سی خلایق
پر کمر بند یہہ کیا شرط انصاف ہے دل از انصاف دور صاف دسوین یہ کہ ای
پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے بہشت میں در آوے مگر وہ شخص کہ اوسپر چند عمل
دیگر بہی جمع کرے یعنے تواضع کرے میرے درگاہ مین اور اپنی عمر بسر کرے میری
یاد مین اور اپنے نفس کو باز رکہے محرمات سے میرے واسطے اور غربا و مساکین کو

جگہہ دیوے اپنے جوار مین اور ساتہ فقیرون کے حولے اور یتیمون پر رحم کرے واسطے
رضامندی میرے گیارہوین یہ کہ اے پسر آدم ہرگاہ اپنے دل مین تو فسا د پاوے
اور بدن مین بیماری نظر آوے یا مال مین نقصان در آوے یا کمی روزی راہ
دیکہا وے ان سب کو جاننا چاہیے کہ بسبب ظہور شامت شیخیان لا یعنے کہ
جو تو نے اس کے ساتہ تکلم رانی کیا بارہوین یہ کہ اے پسر آدم اگر تو بہشت
کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالے طاعت کو دوست رکہتا ہے پس تو عمل وہ کر
جسکو مین دوست رکہتا ہون یعنے طاعت تو تجہے بلا اذن تیرے دوست ہی
یعنے بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خداے تعالے مکروہ رکہتا ہی
معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنے عصیان کو اور مین نگاہ رکہون
تجہے تیری مکروہ سے یعنے دوزخ سے تیرہوین یہ کہ اے پسر آدم اشتہات
سے اجتناب کرے تو مجہے پہچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجہے دیکہے
تو اور واسطے میرے اپنے کو اچہے وہی سے فارغ کر تو مجہ مین واصل ہووے گی
چودہوین یہ کہ اے پسر آدم جو واسطے بہشت کے اسقدر عمل کرے کہ جسقدر
دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اوسکو بی حساب بہشت مین در لاوے اور
جو اوپر عطاے الٰہی کے قناعت کرے پس کل خلائق سے بے پروا کر دیوے
اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک دروغ گوئی
کرے ازجملہ صدیقان ہو پندرہوین یہ کہ اے پسر آدم جو کچہ سکہے تو محتاجون
سے مت پہیر تو مین بہی نہ پہیرون تجہسے جو کچہ رکہتا ہون مین اور گرامی کہہ
میرے مہمان کو جیسا کہ مین گرامی رکہتا ہون تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ بارخدایا تیرا مہمان کون ہی تا اوسکو گرامی کرون مین
جواب آیا کہ جو فقیر اور حقیر کہ تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان وہ ہین

سولہوین یہ کہ اے پسر آدم تم سب خطا کار ہو اور مین تمام غفران میریطرف پہرو
اور توبہ کرو تو مین بخشدون اور امرزش مین باک نرکہون سترہوین یہ کہ اے
پسر آدم جب تجہر غضب غالب ہو تو مجہے یاد کر تو مین تجہکو یاد کرون اپنی رحمت
سے جسوقت تمکو غضب آوے اٹہارہوین یہ کہ اے پسر آدم جو کوئی ہم سے
راضی ہووے ساتہ تہوڑے رزق کے مین بہی راضی ہون اوسکے
تہوڑے عمل سے اونیسوین یہ کہ اے پسر آدم تین چیز ہے ایک خاصکر
اوس سے ہون اور ثانی تو اور ایک وہ ہے کہ جس مین ہم اور تم دونون
شامل ہین جانو کہ خاصہ میرا روح ہے تیری بدن مین اور خاصہ تیرا عمل
اور خاصہ مشترکہ یہ ہے یعنے کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محجوب مت
کرو دعا کو ہم سے ساتہ لقمہ حرام کے بیسوین یہ کہ اے پسر آدم جسقدر کہ تیرا دل
بجانب دنیا رغبت کرتا ہے اوسی قدر باہر کرتا ہو مین اپنی محبت کو تیرے
دل سے اور جتنا حریص دنیا ہوتا ہے اوتنا ہی باہر کرتا ہون حلاوت
ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہین پیدا کیا کہ تو دنیا کو
ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی
کہ باز رکہے دعوت مظلمون کو میری درگاہ سے حالانکہ مین دعاے
مظلومون کی قبول کرتا ہون اگرچہ مرتبے درمیان مین آوے اکیسوین
یہ کہ اے پسر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے نیا رزق
بہیجون اور اوسکے برابر فرشتگان میرے تمہارا عمل ناپسندیدہ میری
جناب مین لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو باوجود اسکے تم دعا کرتے
ہو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہ مانگتے ہو دیتا ہون اور بہشت مین
تمکو بلاتا ہون قبول نہین کرتے بائیسوین یہ کہ اے پسر آدم اگر میرے ساتہ

تقرب ڈہونڈہو تو نفل نماز پڑہو اور جو جواز رحمت چاہو تو عمارت مساجد بناؤ
اور جو رضامندی چاہو سطلب بہشت تو صحبت علماے باعمل عمل مین لاؤ
اور دروغگوئی کلیۃً چہوڑ دو تا ملائکہ بسبب تیرے مصاحبے کو تقرب چاہین
اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑو تو میری بہشت تیری مشتاق ہو اور ہمکو بعد
نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس ما بین دو وقت کے تجہے
کفایت کرتا ہون تیسوین یہ کہ اے پسر آدم دعا سے ملول نہو کہ مین اجابت سے
ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ معاصی مین اشرف گروہ ہو وے نا امید مت
ہو میری رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اے پسر آدم بے سوال اور
بے طلب تجہے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخیلی کرون
مین تیرے ساتہ تیری بہشت مین باوجود ان سب سوال اور طلب کے
چوبیسوین یہ کہ اے پسر آدم مت مل اوس سے جو تجہہ سے بہاگتا ہے اور
عطا دے اوسکو جو کہ تجہے محروم کرتا ہے اور باتین کر اوس سے جو تجہسے
زبان پہیرے اور پند دے اوسکو جو کہ ساتہ تیرے خیانت کرے اور عفو
کر اوسکو جو تیرے ساتہ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتہ جو تیرے ساتہ
بدی کرے تا از جملہ شائقان جنت کے ہو تو اور زمرۂ خالصان رحمت سے
اور تجہے ان معاملات سے ثواب ہفتاد پیغامبر و نکا کرامت کیا مین نے
پچیسوین کہ یا ابن آدم اَلرَّحِیْلُ الرَّحِیْلُ تَزَوَّدْ فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفِّفْ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ کَاْدٌ وَ
اَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیْرٌ فاگوئندیہ نصیحت آخری تہی نصائح سے صحف مذکورہ بالا
کے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور مین جناب حق تعالی
کے سوال کیا کہ خداوندا کیا ہے جزا اون بندون کی کہ اون کے رخسارے
آب دیدہ سے باعث خوف تیرے تر ہین حق تبارک و تعالے جواب مین فرماتا

سے ہے کہ اے ابراہیم جزاے اونکی میری مغفرت اور بہشت اور رضوان پھر سوال کیا کہ صاحب جزا کیا ہی جزاے اسکے جو متکفل یتیم و بیوہ ہوا جواب آیا اے میرے خلیل جزا اسکی وہ ہی کہ میں اوسکو زیر دربیان اپنے عرش کے جگہہ دونگا روز قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کیا اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْحَمْدُ

بیان عمر حضرت ابراہیم علیہ السّلام واخذ میثاق از حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور تفویض اونکی تابوت سکینہ حضرت کو

واضح ہو کہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمذہب اہل کتاب کے ایکسو ستر و پنج سال کی تہی اور معارف جانتے ہین دو دوست سال یعنے دوسو برس تعین کیا ہے اور اخبار الزمان مین مسعودی سے نقل ہے کہ یکسو نوّد و پنج سال تہے اور علماے تواریخ قول مسعودی کو ترجیح دیتے ہین اور محدثین نے دو دوست سال پر اتفاق کیا ہی واللہ اعلم اور محمد اسحاق محدث کہتے ہین کہ ہر گاہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخر کو پہنچی تابوت سکینہ کو کہ حضرت آدم نبیا علیہ السّلام سے آپکو پہنچا تہا اور وہ ایک تابوت تہا کہ ساتہ عدد ہر پیغمبر کے خانہ زبرجد سے سب کے اوسمین تہرت تہا اور آخر خانہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا کہ اس خانہ مین وساجہ تہا حمرا اوسپر صورت آنحضرت کی منقش و بطرف آنصورت صورت ثانی از کہلی لکہی ہوے سو وہ صورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور پیشانی پر اوسکی لکہا تہا کہ اول جو کہ دائرہ تصدیق حضرت قبول کیا صدیق تہے وجانب چپ اوسکے صورت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ثبت کی تہی اوسکی پیشانی پر لکہا تہا

گذشیداری مین مانند اہن محکم کے تہا اونکے پیچھے صورت ذی النورین عثمان رضہ
کی منقش تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ یہ ہر سہ خلفائی راشدین ہے اور مقابل اونکی
صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین مرقوم تہی اور شمشیر برہنہ دوش پر اون کے
آویزان تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ وہ شیر حملہ کنندہ ہی کہ ہرگز گریزان نہوا ورخدای تع
ورسول خدا اون کے تئین دوست رکہتے ہین اور وہ بہی خدا اور رسول کو دوست
اور حوالی مین خلفاے کی صور اصحاب مہاجر اور انصار سے تہے لکہی تہی اوسکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا اور اپنی اولاد کو فرمایا تا اوسمین
نظر کرین سو صور انبیا مین نگاہ کیا اور جانا کہ ہمہ انبیا صلب سے مہتر اسحق علیہ السلام
کے ہونگے الا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صلب سے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کے ہونگے اوسوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجھکو حکم محکم ہے کہ اولاد
سے اپنی عہد ومیثاق بخشے یون تا یہہ نور محمدی وضع نکرے الا مطہرات
نکاح اور اوسکو کوہ پر اکبر لیکر جاوے اور وہان ناروا بر سپید ظاہر ہوا و مشک
خالص اوپر برسا وعہد ومیثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہدنامہ مرقومہ
کراکے اونسے لے لیا اور تابوت سکینہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مراجعت
فرمایا اور وہان پر دعوت حق کی قبول کی انا للہ وانا الیہ راجعون
اور بعض روایت مین توثیق اوس عہد مین پس از اتمام بنا کعبہ مکرمہ کے ارادہ
پایا ہے واللہ اعلم دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام بطلب ضعیفے بیرون
پر آئے اور صحرا مین ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تہا جنازہ طلب مین اوسکے
پوہنچا تہا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کی اور باہم کہانا شروع
کیا وہ پیر لقمہ بر داشتہ اپنے کو کبہی بر بان اور کبہی بچشم لے گیا اور گاہے بسوے
گوش ہرگاہ لقمہ دہن مین فرو کیا مستراج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت معرنے

خداوند تعالے سے عہد کیا تہا کہ جب تک اللہ تعالے سے سوال نکرین جب تک
پیک اجل نہ آوے اوسوقت اوس پیر سے وہ سال پوچہا کہ تم ایسے ضعیف
کس شکل سے ہوسے اوس نے کہا سبب کبرسنی کے پوچہا کہ عمر شریف کسقدر
اوس نے بتعداد عمر خود دو سال زائد آپ سے بیان کیا آپ نے کہا کہ بعد
دو سال زائد کے یہی حال میرا بہی ہوگا اوس پیر نے کہا بلے تب حضرت نے
فرمایا خداوندا میری جان قبض فرما پہلے اوسکے کہ ضعف مبتلا ہون وہ پیر اوٹھا
کہ درحقیقت حضرت عزرائیل تہی قبض روح حضرت کی کی کہ آپکو مزرعہ حبرون
مین نزدیک بی بی سارہ خاتون کے مدفون کیا کذا فی عرائس امام ثعلبی رحمۃ اللہ
الحمد للہ کہ بعنایت الٰہی و ببرکت حبیب اوسکے اس رسالہ نے زیور تمامی اوپر
قامت زیبا اپنے راست کیا بمنہ و کمال اللہ حفظہ فقط

قطعۂ تاریخ اختتام رسالہ شریف

ہوا خوب نسخہ بفضل کریم
جو کی فکر عاجز نے تاریخ کی
کرین ضبط حجاج اسکو بدل

باحکام حج جون گل تازہ باغ
ملا غیب سے تب مجہے یہ سراغ
تب ارکان حج سے وہ پاوین فراغ

۱۲۸۱ ہجری

مناجات و مدح سرور کائنات صلعم

مسدس

زہے لطف و کرم ہمین نہون ہم کسطرح نازان
نہ محشر کا ہمیں ڈر ہے نہ خوف صدمۂ عصیان

غلامون مین تیری درگاہ کی ہون صاحب ذیشان
نہین پرواہ تلاطم کی اگر ہی کشتی دوران

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحران را کہ دارد نوح کشتی بان

سلف کی مرسلان محشر مین اُٹھین نعرہ زن بی حد — خطائین یاد کر اپنی وہ ہونگی بی سخن اُس حد
کہینگے نفسی نفسی ہر یگان اوس وقت مین بیکد — فقط بولین گی بیشک امتی اُن حضرت احمد

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحران را کہ دارد نوح کشتی بان

جہکا دی پشت مرسل کی تمہارے بار عصیان نے — خطائین بخشدین آدم کی دیکھو صاف یزدان نے
نکالا نوح کی کشتی کو طوفان سی ہی رحمان نے — بالطف خاص شہ پائی انگوٹھی بہی سلیمان نے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

دکہایا طور پر موسٰی کو کسنی نور تابان ہے — چڑہایا کسنے عیسٰی کو فلک پر کچہ یہ پنہان ہے
کیا آتش سے کسنی تازہ تر ظاہر گلستان ہے — نہو حامی ہمارا کسطرح وہ قبلہ جان ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

احد ہی باطن و ظاہر مین احمد نام ہی پایا — شفیع المذنبین اونکو خدا نے خاص فرمایا
عیان ہی خلعت لولاک کیسا حق نے پہنایا — کرو انصاف کب اوروں نے یہ تحفہ بہی پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

وہ ذات خاص اقدس آپکی محبوب سبحان ہے — رضا جوئی نبی کی بہی بہت مرغوب سبحان ہے
نہو کیونکر شرف وہ طالب مطلوب سبحان ہے — بجا ہی قدر دان شاہ شاہان خوب سبحان ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان

چہ باک از موج بحر آن راکہ دارد نوح کشتی بان

کیا جب پہلے تمکو ای شہ کون و مکان پیدا
خدا نے پہر تیری خاطر کئے دونون جہان پیدا
نہ تہا کچہ بہی یہان اوسوقت زمین و آسمان پیدا
فلک افلاک و غلمان پری و انس و جان پیدا

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن اکہ دارد نوح کشتی بان

رسولون پر شرف ہی آپکو ختم رسالت سے
نبی ہی اور شاہ انبیا روز قیامت سے
بجا اونی سخن حضرت کا عیسی کی کرامت سے
غلام اونی کو حضرت کی ہی عالم پر شرافت سے

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن اکہ دارد نوح کشتی بان

تصدق سے تمہارے دین و ایمان نے جلا پائی
ہوا ہی دینو کے واسطے کان طلا پائی
بزرگی اوسنی پائی جس نے حضرت کی رضا پائی
یہ فخر نام آدم سے ہمنے بہی عزت دلا پائی

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن راکہ دارد نوح کشتی بان

جو تمنے حق سے ای شاہ جہان اعزاز ہی پایا
رسولان سلف کی ہاتہ مین اعجاز یک تہا
بشر سے تا ملک رتبہ مین بہی ثانی نہین جسکا
یہان تو ذات عالی مین ہوا دو سبکا سیکجا

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنراکہ دارد نوح کشتی بان

فلک پر شاہ دین وقت طلب دیکہو کہان پہنچے
ملک کیسے نہ کوئی حور و غلمان انس و جان پہنچے
وہان پہنچے جہان آدم نہین ہر گز گمان پہنچے
نہ سدرہ کے سوا جبریل و اسرافیل وان پہنچے

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنراکہ دارد نوح کشتی بان

رسولان سلف پر بیگمان تمکو بڑائی ہی — دیا حق نی یہی قبضے مین تمہارے سب خدائی ہی
سبب اوسکا یہ ظاہر ہی کہ جو عظمت تمنی پائی ہے — وہ ہین مظہر تمہارے سب تو خود مظہر الٰہی ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

کیا خلقت خدا نے آپکی ہی وہ دُر یکتا — نہین پیدا ہوا تجھسا نہ کوئی حشر تک ہوگا
لکھے کیا وصف حضرت کا کوئی مقدور ہے کسکا — جو حق توصیف کا ہی جز خدا ممکن نہین حاشا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہی بیجا بیگمان گر آپکو کوئی خدا سمجھے — خرد حیران ہی اسجا پر کہ پھر سمجھی تو کیا سمجھے
ملک سی انبیا تک جنکو ہادی رہنما سمجھے — سوا اوس نور خدا کو حق سی کوئی کیون جدا سمجھے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

یہ نور احمدی نور نخستین حق سی جب آیا — اوسی سی مثل جوہر ارض آدم مین در لایا
ملائک کو یہ پیش بو البشر سجدے کو فرمایا — عیان ہوکر سے ہر جزو سی وسی اظہار کل پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہے وصف ذات پاک پنجتن قرآن سے ظاہر — یہ ہینگے وہ سنو تم کان اپنے کو ادہر دہر کر
محمد اور علی و فاطمہ شبیر اور شبر — جسے کچہ شک ہی منکر ہی سراسر حق سے باہر

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

محبت اون سبھون کی ہی مقدم بیگمان سب پر — محب اونکا سراسر ہی محب خالق اکبر

برای عاصیان بیشک وہی ہین ہادی محشر | | نہ اونسی دعای مغفرت بندونکو ہو کیونکر

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

شرف جنکو خدائی سائر مخلوق پر بخشا
نہین کونین مین اونکی مقابل ہی کوئی صلا | | ہین اہل بیت اور ازواج فخر مریم و حوا
خدا مداح جنکا ہو تو بندی کی حقیقت کیا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

سوا اونکی معظم ہین یہ اصحاب شہ والا
ہوئے وہ یار و شہ اور مطیع حق یکتا | | ابوبکر و عمر عثمان امیر حیدر اشجاع
غلام اونکی جو ہون عاجز او نہین کیا حشر کا کھٹکا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

مخمس دیگر

واہ کیا عظمت و جرأت ہی شہ مطلبے
کہتے ہین ہی عشاق بجذب قلبے | | جنکا مداح خدا ہو بزبان عربے
مرحبا سید مکی مدنے العربے

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبے

عالم حسن ملا تجھکو جو ہی فخر امم
بول اوٹھا کھینچ کے صورت تری قدرت کا قلم | | خواب مین یوسف کنعان کو نظر آیا کم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

کوئی عالم مین نہین خلق ہوا ہی ایسا
خلق مین حلم مین اور لطف مین تجھسا حاشا | | علم مین فضل مین اور جود و سخا مین یکتا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

خطۂ پاک عرب حضرت خالق کی حضور
مطلقاً ہی یہی تفسیر اس آیت کی ضرور
سارہی عرصات مین سی نہو کیونکہ پر نور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمد قرآن بزبان عربی

در پہ حاضر ہی سبھی خلق خدا بہر نجات
حلق ہی خشک زبان منہ سی نکلتی نہین بات
ای در بحر کرم قلزم رحمت حسنات
ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

کیا کرون عرض مین اب ہی جو مرو دلمین الم
ہوگئی ہی مجھسے خطا فاش یہ شاہ عالم
کھینچ از راہ کرم اب تو معافی کا قلم
نسبتی خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوئی تو شد بی ادبی

درد ہی دلمین کہ پہلو سی نکلتا ہی جگر
در ہی کہتی ہین اشارہ سی شفیع محشر
کیا کرون ظلم جو کرتا ہی یہ گردون مجھپہ
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ای صبا ہی جو ترا لطف خزان سی کیا کام
ہے تو وہ ابر کرم اس لئی ہر صبح و شام
دی بہار گل پژمردہ ارواح تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان سبب شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

سوئی تو روح قدس امد بیباک گذشت
در تہ ران تو چون توسن افلاک گذشت
ذات پاکت بہ شما از تنہ خاک گذشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

ای تو آن کہ ہمہ بی سببان را سببی
رحم کر عاجز خستہ پہ رسول عربی
درد دل کی کیا بیتاب ہوے جان بلبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدم سوئے تو قدسے پی درمان طلبے

مخمس فارسی

۱
در لزم از رخسار تو ہر صبح مہر خاوری — با جبین زلفت مشک را ہرگز نباشد ہمسری
چونتو نزاد در جہان از آدم و حور و پری — ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم لیکن ازان بالاتری

۲
والشمس سرتاپای تو فتنہ قد بالای تو — آفت رخ زیبای تو جان فتنہ در سودای تو
شد عاشقت مولای تو مفتون ہمہ لہای تو — عالم ہمہ یغمای تو خلق جہان شیدای تو

ای نرگس شہلای تو اورا چشم کافری

۳
من در بدر گردیدہ ام کوہ و بیابان دیدہ ام — مجنون صفت نالیدہ ام ہر دشت را کاویدہ ام
در جستجو کوشیدہ ام زاہل امل بریدہ ام — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

۴
ای نور اول جلوہ گر از ماہ رویت سر بسر — وی تاج عرفانت بسر ای جانہ رحمت ببر
خورشید خود آید اگر از آسمان گیرہ در بدر — ہرگز نیاید در نظر شکلے ز رویت خوبتر

شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

۵
حق گفت تو جانان شدی با خلق عالم جان سدی — از نور من تابان شدی آخر بمن پنہان سدی
من بو شدم تو گل شدی آن بو گل بوبان سدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان سدی

تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

۶
ای گیسوانت عنبری ابرو تو کیش کافرے — چشم تو در افسون گری تو ہمہ بکار دلبری
در پیش حسنت برتری شرمندہ حور و پری — تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری

در ہر چہ گویم برتری حقا عجائب دلبری

نسبت که داری با خدا ایشاه شاهان برملا — کی یافتند آن انبیا در بارگاه کبریا
عاجز فدای خاکپا افتاده دست و پا — خسرو غریب است و گدا افتاده در کوی شما
باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

قصیده

زدرد دل بآزارم اغثنی یا رسول الله — غمی در دل فزون دارم اغثنی یا رسول الله
زسوز آتش هجرت دلم در خانهٔ غربت — بسا می سوزد از شدت اغثنی یا رسول الله
زبار درد مینالم جبین بر خاک میمالم — ببین این خستهٔ حالم اغثنی یا رسول الله
بسر بار گران دارم سر خود بر درت آرم — سبک باشم ازین بارم اغثنی یا رسول الله
کشیدم رنجها در دل رسیدم در ره مشکل — ندیدم جز درت منزل اغثنی یا رسول الله
مرا دردیست بیپایان چو نرگس چشم و دل حیران — زلطف خود بکن درمان اغثنی یا رسول الله
گناه بابرون از حد نموده در دلم سرحد — حسابش از رقم بیحد اغثنی یا رسول الله
زظلم نفس بدخویشم شده آوارهٔ در پیشم — منم حیران و دلریشم اغثنی یا رسول الله
منم شرمنده هر دم بکار خود که من کردم — ندارم هوش گم در دم اغثنی یا رسول الله
چو زلفت روسیه دارم بننگ عاشقان زارم — بفعل خود گنهگارم اغثنی یا رسول الله
اطاعت را نشد کارم زطاعت ماند بیکارم — مرا لطف تو در کارم اغثنی یا رسول الله
زدرد دل شدم پرخون زرشک چشم با جیحون — شوم زین موجها بیرون اغثنی یا رسول الله
بکارم رهنمائی کن بمن مشکل کشائی کن — درونم را صفائی کن اغثنی یا رسول الله
نه زاد و راحله دورم زدوری راه مجبورم — بامداد تو مسرورم اغثنی یا رسول الله
امیدم در محشر زلطف تو سه انور — نباشد خوار این مضطر اغثنی یا رسول الله
زخوف حشر بیباکم بر دو رحمت پاکم — منم چون مشتهٔ خاکم اغثنی یا رسول الله

تو ئی آگاہ از رازم چہ حال خود بیان سازم (۱۷) باخلاق تو می نازم اغثنی یا رسول اللہ
درین گلشن دلم چندان نشد گاہی چو گل خندان (۱۸) چو بلبل بودہ ام نالان اغثنی یا رسول اللہ
اگر این طائر جانم کند پرواز از جسمم (۱۹) ہمین ہر دم نوا سازم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم گرچہ من نسبت گہی خود با سگی کویت (۲۰) ولی ہستم غلام انت اغثنی یا رسول اللہ
بحالم گر نظر داری مرا از غم فرو آری (۲۱) بنا شد ہیچ دشواری اغثنی یا رسول اللہ
ندارم کس بجز یاری کہ باشد او مددگاری (۲۲) بکار من گنہگاری اغثنی یا رسول اللہ
بکن بر من نظر رحمت ز روی لطف و ہم شفقت (۲۳) کہ باشم دور از رحمت اغثنی یا رسول اللہ
بہ صدیق و عمر عثمان کہ ہر واحد چو گل خندان (۲۴) بہار گلشن ایمان اغثنی یا رسول اللہ
بشاہ حیدر شجاع بازوی شہ والا (۲۵) شکن خیبر بیکدم وا اغثنی یا رسول اللہ
بہ عظمت فاطمہ زہرا بہ عصمت شان آن زہرا (۲۶) بہ عفت بانوی کبریٰ اغثنی یا رسول اللہ
بحق آن حسن اکرم باخلاق شہ اعظم (۲۷) شنیدہ سر بہ مجتم اغثنی یا رسول اللہ
بجان سید الشہدا کہ چون در مقتل آن والا (۲۸) شدہ رنگین چو گل لالہ اغثنی یا رسول اللہ
منم عاجز پریشانم بحال خویش ترسانم (۲۹) کہ باشد جز تو پرسانم اغثنی یا رسول اللہ

خمسہ دیگر

ہے طاق سجدہ ابروی محمدؐ (۱) جھکے ہر سر نہ کیون سوی محمدؐ
شفیع المذنبین خوئی محمدؐ ظہور کبریا روئی محمدؐ
نسیم صبحدم بوئے محمدؐ

جبین پرضیا نور اعلیٰ نور (۲) خم محراب طاق کعبہ معمور
خط زیبا بمثل آئینہ منظور سر قرآن بہ بسم اللہ مسطور
عیان ہے سطر ابروی محمدؐ

رخ پر نور بے شک ہمچو مصحف نہو تعریف ہرگز یار و مصحف	۵۳	خط رخسار آیہ ہے جو مصحف منور نور ایمان سے ہے جو مصحف
سجا ہے گر کہے روئے محمدؐ		
شفیع المذنبین از حکم بارے نہو کچھ خوف محشر ہمیہ طارے	۵۴	ہوئے ہی ذات احمد جو تمہارے وزن جب ہو عمل ہر کس کی جارے
جھکے پلہ ترازوئے محمدؐ		
دریکتائے ارکان نبوت منور شمع کا شان نبوت	۵۵	صدف جس سے بنے شان نبوت سہے شمشاد بستان نبوت
قد رعنائے دلجوئی محمدؐ		
خدا کے راز سمجھے کے محقق کیا ہر حکم داور کے مطابق	۵۶	حبیب اللہ ہوی سو جان سے عاشق نہ دم مارا کبھی بے حکم خالق
خدا بھی ہے رضا جوئی محمدؐ		
سبنے وہ قدردان کبریا ہے زبان شہ لسان کبریا ہے	۵۷	باذن رب نشان کبریا ہے وہ قامت شہ کا شان کبریا ہے
ہے رشک مہر و مہ روئی محمدؐ		
وہ نور خاص خالق بالیقین ہے سراج الانبیاء مرسلین ہے	۵۸	وہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے سلیمان کا بھی وہ زیب نگین ہے
دو عالم زیر قابوئی محمدؐ		
کیا ہے قید بد بینون کو اکثر ہوا مرحب بھی ضرب اوجھی سے بے سر	۵۹	اوتارے تیغ کے گھاٹون پہ کفر لیا خیبر بسر دست اونگلیون پر
تصدق زور بازوئے محمدؐ		

۱۰

ہوا یہ اون وزیر شہ پہ موزون
شرف موسیٰ پہ وہ یہ فخر ہارون
کہ اکر شتہ کے ہین دور مکنون
تمہاسے لنگر گشتے گردون

فلک سے ہے زیر قابوسے محمدؐ

۱۱

گیا معراج کو جب وہ شہ گل
ہوسے مہمان حق بعد از تامل
کیا خالق سے پہر مختار جزو کل
مگر تہا نہ کرتے تہے تناول

ازل سے تہی یہی خوئے محمدؐ

۱۲

نہ حاضر تہا وہان پر یار و اغیار
ہوسے پہر مستبشر وہ سوی غفار
نہ تہا ممکن کہ ہو کوئی بہی غمخوار
جو دیکہا غور کر در پردہ اسرار

عیان تہا دست و بازوی محمدؐ

۱۳

براقون پر شرف اوسکو بہت ہی
فقط ادنیٰ یہ اوسکی اک صفت ہی
صبا کی چال بجلے کی پہرت ہے
ترارا ایک اوسکا شش جہت ہی

نہ ران تہا جو یا بوسے محمدؐ

۱۴

اصل مین کیا زمین و آسمان ہے
کہ یا انداز تا ہشت آسمان ہے
ملے جب شاہی ہر دو جہان ہے
مکان خاص حضرت لامکان ہے

بہشت رب ہی اردوی محمدؐ

۱۵

جو تہا پژمردہ باغ تازۂ زیست
سنایون آخرش آوازۂ زیست
نہ تہا باقی کوئی اندازۂ زیست
ہوا تب منعقد شیرازۂ زیست

کہلا جب حلقۂ موسے محمدؐ

۱۶

اتباع شہ سے ہے مفتاح در خلد
نسیم کو ہی حضرت رہبر خلد
وہی کوچہ بہی ہے راہ در خلد
نہ خوش آئے شمیم عنبر خلد

میسر ہو جو خوشبوسے محمدؐ

معطر ہے خلقت زلفون کی بو سے عیان ہے معجزہ حلوتِ گلو سے	١٧	جہان ہیگا مسخّر تارِ مو سے جنان گلگون ہے رشکِ رنگِ رو سے
	عیان ہر گل سے ہی بوی محمدؐ	
ولای شہ کا ہو جو سینہ مسکن کہ لوہا چہوکے ہو پارس بہی کندن	١٨	تو مثل ماہ ہو وہ قلب روشن کہے جون طرف مقناطیس آہن
	کشش یون چاہیے سوی محمدؐ	
کلاہِ شاہ کو ضیغم پہ ہی فخر شہِ دین کو مرے آدم پہ ہے فخر	١٩	غلام ادنےٰ کو شاہِ جم پہ ہے فخر اونہین بالقیس اور مریم پہ ہے فخر
	کہ جو ادنےٰ ہے بانوے محمدؐ	
خیالاتِ زمانہ گو ہے توام مگر ہے بازگشت تجھہ تک مقدم	٢٠	خلل انداز ہے شیطان بہی ہر دم کہ ہے قبلہ نما تو قبلۂ عالم
	نہ کیون یہ دل پہرے سوی محمدؐ	
دلا کیون اسقدر اندوہگین ہے ہوا آخر پہ فخر اولین ہے	٢١	مرا مولےٰ شفیع المذنبین ہے رسالت مین وہ ختم المرسلین ہے
	اونہین عالم ہے بدگوی محمدؐ	
جو کی شہ نے صفائی عاصیون کی طفیلِ شہ بن آئی عاصیون کی	٢٢	سنی حق نے دوہائی عاصیون کی ہوئی عقدہ کشائی عاصیون کی
	کہلا جب عقد گیسوی محمدؐ	
بزرگ ہووے نہ کیون اہلِ زمان پر ملک پر حور پر او رانس و جان پر	٢٣	زمین پر گو ہے رفعت آسمان پر شرف رکھتا ہے شاہانِ جہان پر
	جو ہے ادنےٰ گدا کوی محمدؐ	

دونامی خاص ہو نزدیک یزدان مشائخ اہلِ دل اور اہلِ عرفان	ت ۲۳	بلاشک ہو مسلمان صاحب ایمان مقیم سے نئے تا ملِ روضۂ رضوان

جسے ہو الفت کوئے محمدؐ

جواب تشنہ پائی بھی انسان نہ کہے آب بلکہ آب حیوان	ت ۲۵	بہ لطفِ شاہدیں تاج ہو ایمان فردون ہو جس سے آب زدحیوان

ہے گر آب باشوئے محمدؐ

جہان ہین کوکب و اختر سحن زہی قسمت جھکین ہم گر سجن	ت ۲۶	مہ و خورشید ہین اکثر سجن نہ سمجھو چشم فلک سے سر سجن

بہ پیش طاق ابروئے محمدؐ

بچشم دل اگر دیکھو ہمیشہ یقین ہے یہہ دلا ہمکو ہمیشہ	ت ۲۷	ثواب حج حاصل ہو ہمیشہ وہ دل کعبہ ہے جس مین ہو ہمیشہ

خیال طاق ابروئے محمدؐ

امام المتقی سبط پیمبرؐ بجار نور حق کے دونو گوہر	ت ۲۸	ہین نور عین زہرا ابن حیدرؓ وہ حامی عاصیان شبیر و شبر

دو قرآن رحل زانوئے محمدؐ

نبیؐ کے یار اور اصحاب اکثر یہہ ہین ہر چار اور سب دلاور	ت ۲۹	مطیع حکم رب ہین تابع سرور ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

رہے ہر بار دل جوئے محمدؐ

مقرر ہینگی وہ مقبول سبحان برائے عاصیان بخشش کی خواہان	ت ۳۰	وزیر شاہ دین گلزار ایمان براہ دین کے کئے کار نمایان

خدا کے دوست بازوئے محمدؐ

زہے عزت ثنا خوانان حضرت زبان ہو سیف و گویا ہو نہ لکنت	۳۱	منور قلب و دل ایمان بکثرت لقب ہو بلبل بستان جنت

جو دل سے ہو ثنا گوئے محمد صلعم

بعاجز ای شفیع روز قیامت نہو روز جزا ہرگز ندامت	۳۲	بعین رحم من از راہ عنایت نہ کر عاجز تو آگے اب اجازت

کہاں تو اور کہاں روئے محمد صلعم

الحمد للہ و المنۃ کتاب مستطاب
مسمیٰ باحکام الحج جمادی الثانی
۱۲۸۷ ھ ہجری مین مطبع فیض
مرجع جناب منشی نول کشور
واقع کانپور مین بانتظام جلیل
مولوی محمد اسمعیل کی طبع ہوئی
اہل اسلام کی مطبوع
طبع ہوئی
تمام شد